روزنامہ ممبئی ابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 251, Thursday- 10 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۵۱ ۞ جمعرات،۱۰ر ستمبر،۲۰۲۶ء ۲۷ر ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے نکال کر پھینک دی اور فرمایا ''تم میں سے کسی کا یہ حال ہے کہ وہ اپنی خواہش سے دوزخ کا انگارہ لے کر اپنے ہاتھ میں پہن لیتا ہے۔'' (مسلم) یعنی مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی گویا دوزخ کی آگ ہے جو اس نے شوق سے ہاتھ میں لے رکھی ہے۔

نیٹ پیپر لیک معاملہ پر

مظاہرہ کرنے والے طالب علم کو مجسٹریٹ نے بھیجا نوٹس

چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے نوجوانوں کے خلاف کسی بھی کارروائی کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔ عدالت اس معاملے میں مجسٹریٹ سے وضاحت طلب کرے گی۔

چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت نے ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ملک کے نوجوانوں کے خلاف کسی بھی کارروائی کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔ عدالت اس معاملے میں مجسٹریٹ سے وضاحت طلب کرے گی۔ سپریم کورٹ نے نیٹ پیپر لیک سے متعلق احتجاج میں ایک طالب علم کو نوٹس جاری کیے جانے پر سخت رخ اختیار کیا ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا سوریہ کانت نے اس معاملہ پر اپنی ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک کے نوجوانوں کے خلاف کسی بھی کارروائی کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ عدالت اس معاملے میں مجسٹریٹ سے وضاحت طلب کرے گی۔ دراصل ایک وکیل نے جنتر منتر پر احتجاج کرنے والے طلبا سے متعلق معاملے کا ذکر سپریم کورٹ کے سامنے کیا۔ حقیقت جاننے کے بعد عدالت نے وکیل کی درخواست پر رضامندی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ وہ متعلقہ مجسٹریٹ سے اس معاملے پر وضاحت طلب کرے گی۔ قابل ذکر ہے کہ یکم ستمبر کو سپریم کورٹ نے نیٹ احتجاج میں شامل طلبا کے خلاف درج تمام ایف آئی آر منسوخ کرنے کا تاریخی حکم سنایا تھا۔ اس کے باوجود گریٹر نوئیڈا کے ایک ایگزیکٹیو مجسٹریٹ نے طالب علم کے خلاف 'وجہ بتاؤ نوٹس' جاری کر دیا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق گوتم بدھ یونیورسٹی کے طالب علم اکشت ترپاٹھی کو گریٹر نوئیڈا پولیس کی جانب سے 5 لاکھ روپے کا ذاتی مچلکہ بھرنے کا نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ پولیس کا الزام تھا کہ طالب علم نے دہلی کے جنتر منتر پر ہوئے احتجاج میں دیگر طلبا کو شامل ہونے کے لیے حوصلہ افزائی کی تھی۔ یہ نوٹس 4 ستمبر کو گریٹر نوئیڈا اتھارٹی کے تیسرے ایگزیکٹیو مجسٹریٹ کے دفتر کی جانب سے 'بی این ایس ایس' کی دفعہ 130 کے تحت جاری کیا گیا تھا۔ اسسٹنٹ پولیس کمشنر کی سفارش پر دفعہ 126 اور 135 کے تحت یہ کارروائی شروع کی گئی تھی۔ پولیس رپورٹ کے مطابق بنیادی طور پر پریاگ راج کے جھونسی باشندہ ترپاٹھی پر الزام لگایا گیا تھا کہ وہ طلبا کو احتجاج کے لیے اُکسا رہے تھے اور گمراہ کن وحکومت مخالف معلومات پھیلا رہے تھے، جس سے یونیورسٹی کیمپس میں امن و امان خراب ہونے کا اندیشہ تھا۔ نوٹس میں طالب علم سے پوچھا گیا تھا کہ کیوں نہ اسے 6 ماہ تک امن برقرار رکھنے کے لیے 5 لاکھ روپے کا ذاتی مچلکہ اور اتنی ہی رقم کے 2 مقامی ضامن پیش کرنے کا حکم دیا جائے۔ طالب علم اکشت ترپاٹھی نے پولیس کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ اس نے پرامن طریقے سے احتجاج میں حصہ لیا تھا۔ اس نے واضح کیا کہ احتجاج کے وقت یونیورسٹی 3 ماہ سے بند تھی، اس لیے کلاسز سے غیر حاضر رہنے کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ 20 جولائی کو پارلیمنٹ مارچ کے دوران دہلی پولیس کی کارروائی میں اسے چوٹ بھی آئی تھی۔ معاملہ طول پکڑنے اور قانونی رکاوٹوں کے بعد پولیس نے منگل کو واضح کیا کہ 4 ستمبر کو جاری کیا گیا نوٹس منسوخ کر دیا گیا ہے۔ ایڈمنسٹریٹو حکام کے مطابق 'امن بانڈ نوٹس' صرف ایک احتیاطی قدم ہوتا ہے اور یہ کسی شخص کو قصوروار ٹھہرانا یا سزا دینا نہیں ہوتا۔ سپریم کورٹ آف انڈیا نے نیٹ (NEET) پیپر لیک معاملے پر احتجاج کرنے والے ایک طالب علم کو مجسٹریٹ کی جانب سے نوٹس جاری کیے جانے پر سخت برہمی کا اظہار کیا ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) سوریہ کانت کی سربراہی میں تین رکنی بنچ نے اس معاملے پر شدید ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے گریٹر نوئیڈا کے ایگزیکٹو مجسٹریٹ سے باقاعدہ وضاحت طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔

سہارنپور مسجد انہدام معاملہ پہنچا الہ آباد ہائی کورٹ

مسجد کمیٹی نے دائر کی عرضی

سہارنپور: سہارنپور کلکٹریٹ کی مسجد کے انہدام کے خلاف مسجد کمیٹی نے الہ آباد ہائی کورٹ میں عرضی دائر کی ہے۔ کمیٹی نے بغیر نوٹس کارروائی اور 1991 کے عبادت گاہ قانون کی خلاف ورزی کا الزام لگایا ہے۔ اتر پردیش کے سہارنپور میں کلکٹریٹ احاطے میں واقع مسجد کے انہدام کا معاملہ اب الہ آباد ہائی کورٹ پہنچ گیا ہے۔ مسجد کمیٹی کی جانب سے اس کارروائی کے خلاف عدالت میں عرضی دائر کی گئی ہے، جس میں ضلع انتظامیہ پر قانونی طریقہ کار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسجد منہدم کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ مسجد کمیٹی کے متولی محمد تنویر کی جانب سے دائر کی گئی عرضی میں ضلع انتظامیہ، اتر پردیش حکومت اور اتر پردیش سنی سینٹرل وقف بورڈ کو فریق بنایا گیا ہے۔ عرضی میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ مسجد کو منہدم کرنے سے قبل قانونی نوٹس اور انہدام کا مناسب حکم جاری کرنے سمیت ضروری قانونی کارروائی نہیں کی گئی۔ مسجد کمیٹی نے اس کارروائی کو عبادت گاہوں سے متعلق قانونی تحفظات کے بھی خلاف قرار دیا ہے۔ عرضی میں عبادت گاہوں سے متعلق قانون، 1991 (پلیسز آف ورشپ ایکٹ، 1991) کی خلاف ورزی کا بھی الزام عائد کیا گیا ہے۔ اس عرضی پر آئندہ ہفتے الہ آباد ہائی کورٹ میں سماعت متوقع ہے۔ خیال رہے کہ سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں واقع مسجد کو انتظامیہ نے گزشتہ ہفتے ہفتہ، 5 ستمبر کی علی الصبح منہدم کر دیا تھا۔ مسجد کے انہدام کے بعد سیاسی اور سماجی سطح پر بھی معاملہ بحث کا موضوع بن گیا۔ سہارنپور کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود سمیت مسجد فریق سے وابستہ افراد نے کارروائی کو یکطرفہ اور من مانی قرار دیا تھا۔ مسجد کے انہدام کے بعد سہارنپور جانے کی کوشش کرنے والے سماجوادی پارٹی اور کانگریس کے بعض رہنماؤں کو پولیس نے نظر بند یا حراست میں لے لیا تھا۔ عمران مسعود نے اس معاملے کو سپریم کورٹ تک لے جانے کی بات کہی تھی۔ ان کا دعویٰ تھا کہ مسجد کی زمین کی ملکیت کا حق اب بھی مسجد کمیٹی کے پاس ہے۔ مسجد کی قانونی حیثیت سے متعلق مقدمہ مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر سماعت تھا۔ رپورٹ کے مطابق عدالت نے پیش کیے گئے دستاویزات کی بنیاد پر مسجد کی قانونی حیثیت سے متعلق دعویٰ مسترد کرتے ہوئے اسے منہدم کرنے اور 6 کروڑ روپے سے زائد کی تلافی کی رقم ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔ مسجد کمیٹی نے اس فیصلے کے خلاف ضلعی عدالت سے رجوع کیا۔

ستیہ نکیتن حادثہ: دکان بنانے کیلئے دیوار توڑنے سے عمارت منہدم ہوئی

گرفتار ٹھیکیدار نے پولیس کو بتایا کہ گراؤنڈ فلور پر دکان بنانے کیلئے دیوار توڑی گئی، جس کے بعد عمارت کا ڈھانچہ منہدم ہوگیا

نئی دہلی: دہلی پولیس نے بدھ کو بتایا کہ جنوبی دہلی کے ستیہ نکیتن علاقے میں اتوار کو عمارت منہدم ہونے کے معاملے میں گرفتار مزدور ٹھیکیدار سنوج کمار سے پوچھ گچھ کے دوران اہم انکشاف ہوا ہے۔ ٹھیکیدار نے پولیس کو بتایا کہ گراؤنڈ فلور پر دکان بنانے کے لیے ایک دیوار توڑی گئی تھی، جس کے بعد پوری عمارت کا ڈھانچہ اس کا بوجھ برداشت نہیں کر سکا اور منہدم ہو گیا۔ پولیس کے مطابق، سنوج کمار کو منگل کے روز اتر پردیش کے کاس گنج سے گرفتار کیا گیا تھا۔ 35 سالہ سنوج، جو موتی باغ میں رہتا ہے، نے مبینہ طور پر بتایا کہ تقریباً 10 روز قبل مہیش گپتا نے عمارت میں مرمت کا کام کرنے کے لیے اسے ٹھیکے پر رکھا تھا۔ پولیس افسر کے مطابق، عمارت کے زیر زمین حصے کو ہموار کرنے کا کام جاری تھا۔ اس دوران زیر زمین حصے میں تقریباً تین ٹرک ملبہ ڈالا گیا تھا۔ اس کام کے لیے سنوج کو مہیش گپتا کی جانب سے روزانہ 800,2 روپے ادا کیے جا رہے تھے۔ پوچھ گچھ کے دوران سنوج نے بتایا کہ گراؤنڈ فلور پر دکان بنانے کے لیے جگہ درکار تھی اور ایک دیوار اس میں رکاوٹ بن رہی تھی۔ حادثے کے روز اس دیوار کو ہٹا دیا گیا، جس کے فوراً بعد عمارت منہدم ہو گئی۔ پولیس ذرائع کے مطابق، اس معاملے میں ایک دیگر ملزم تیاگی فی الحال فرار ہے اور پولیس اس کی تلاش کر رہی ہے۔ پولیس نے اس معاملے میں عمارت میں طلبہ کے لیے پیئنگ گیسٹ (پی جی) چلانے والے 31 سالہ سدھانشو اوبیش کو بھی گرفتار کیا ہے۔ وہ بھجن پورہ کا رہنے والا ہے اور اس معاملے میں گرفتار ہونے والا پانچواں ملزم ہے۔ پولیس کے مطابق، سدھانشو نے اپنے دوست شبھم تیاگی کے ساتھ مل کر اگست 2025 میں اس عمارت کی چار منزلیں پی جی چلانے کے لیے ماہانہ 1.05 لاکھ روپے کے کرائے پر لی تھیں۔ سدھانشو نے مبینہ طور پر بتایا کہ اس علاقے میں اس کے سات پی جی چل رہے ہیں اور عمارت کی خستہ حالی کے باعث اسے نسبتاً کم کرائے پر لیا گیا تھا۔ تفتیش کاروں کے مطابق، سدھانشو کو اس بات کا علم تھا کہ عمارت کی حالت پہلے ہی خراب تھی اور جاری تعمیراتی کام سے پورے ڈھانچے پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ اس کے باوجود اس نے تعمیراتی سرگرمیوں پر توجہ نہیں دی اور خود کو اس معاملے سے لاعلم ظاہر کرتا رہا۔ ستیہ نکیتن میں اتوار کی دوپہر مرمت کے دوران عمارت اچانک منہدم ہو گئی تھی۔

بہار: سیلاب کے باعث ۱۴ر اضلاع کے ۴۰ر لاکھ سے زائد افراد متاثر

بارش کے باعث ندیاں اور برساتی نالے طغیانی پر ہیں، ایک افسر نے بدھ کو بتایا کہ مسلسل بارش کی وجہ سے ندیاں اور برساتی نالے طغیانی پر ہیں

بہار میں گزشتہ 4 سے 5 دنوں سے ہو رہی موسلا دھار بارش اور نیپال کے آبی جماؤ والے علاقوں میں شدید بارش کے باعث 14 اضلاع میں سیلاب کی صورتحال سنگین ہو گئی ہے۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کے مطابق ریاست میں 40.21 لاکھ سے زائد لوگ سیلاب سے متاثر ہیں۔ ایک افسر نے بدھ کو بتایا کہ مسلسل بارش کی وجہ سے ندیاں اور برساتی نالے طغیانی پر ہیں۔ نیپال میں ہوئی شدید بارش کے سبب کئی ندیاں مختلف جگہوں پر خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہی ہیں۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کی جانب سے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق پٹنہ، بھوجپور، سارن، ویشالی، بھاگلپور، بیگوسرائے، بکسر، سمستی پور، مونگیر، کٹیہار، لکھی سرائے، کھگڑیا، پورنیہ اور اروَل اضلاع کے 84 بلاکوں کی 514 گرام پنچایتوں کے تقریباً 40.21 لاکھ لوگ سیلاب سے متاثر ہیں۔ محکمہ کے تازہ ترین بلیٹن کے مطابق بھاگلپور کے سلطان گنج میں بدھ کی صبح 9 بجے گنگا کی سطح آب 78.36 میٹر درج کی گئی، جو 17 اگست 2021 کو ریکارڈ کی گئی 75.36 میٹر کی گزشتہ بلند ترین سیلابی سطح (ہائی فلڈ لیول) سے زیادہ ہے۔ حالانکہ سطح آب فی الحال مستحکم بنی ہوئی ہے۔ گنڈک، کوسی، بوڑھی گنڈک، گنگا، پنپن، باگمتی اور گھاگھرا سمیت کئی ندیاں مختلف مقامات پر خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہی ہیں۔ ڈمریا گھاٹ میں گنڈک، بلتر اور کرسیلا میں کوسی، کھگڑیا میں بوڑھی گنڈک، دیگھا، گاندھی گھاٹ، ہاتھیدہ، بھاگلپور، کہلگاؤں اور مونگیر میں گنگا، سری پال پور میں پنپن، بیتی باد میں باگمتی و رولی اور گنگ پور سسون میں گھاگھرا ندیوں کی سطح آب خطرے کے نشان سے اوپر ہے۔ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کے لیے ریاست کے مختلف اضلاع میں 723 کمیونٹی کچن چلائے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ 15 امدادی کیمپوں میں 13446 بے گھر لوگوں کے ٹھہرنے، کھانے، علاج اور دیگر ضروری سہولیات کا انتظام کیا گیا ہے۔ بلیٹن کے مطابق اب تک 1.94 لاکھ پولی تھین شیٹ اور تقریباً 29400 خشک راشن کے پیکٹ تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ متاثرین کو نکالنے اور آمد و رفت کے لیے 1979 کشتیاں لگائی گئی ہیں اور 5178 کو مکمل مویشیوں کا چارہ بھی تقسیم کیا گیا ہے۔ اہم بیراجوں سے پانی کے اخراج کی صورتحال کے بارے میں محکمہ نے بتایا کہ بدھ کی صبح 10 بجے گنڈک بیراج سے 86000 کیوسک پانی چھوڑا جا رہا تھا اور صورتحال مستحکم تھی۔ رواں سال گنڈک بیراج سے پانی کا زیادہ سے زیادہ بہاؤ 14 جولائی کو 2,24 لاکھ کیوسک درج کیا گیا تھا۔

مختصر مگر اہم خبریں

امریکہ میں ملا یکطرفہ طلاق کا فیصلہ ہندوستان میں قابل قبول نہیں، دہلی کی ایک عدالت کا اہم فیصلہ

نئی دہلی: دہلی کے ساکیت میں واقع فیملی کورٹ نے ایک اہم فیصلے میں واضح کیا ہے کہ امریکہ کی عدالت سے سنایا گیا طلاق کا فیصلہ ہندوستان میں خود بخود قابل قبول یا نافذ نہیں ہو جاتا۔ اے بی پی نیوز پر شائع خبر کے مطابق، عدالت نے کہا کہ اگر کسی غیر ملکی عدالت نے یکطرفہ کارروائی کے دوران طلاق دی ہو اور ہندوستانی شوہر یا بیوی کو اپنا موقف پیش کرنے کا مناسب موقع نہ ملا ہو تو ایسے فیصلے کو ہندوستانی عدالتوں میں حتمی اور قابل نفاذ نہیں مانا جا سکتا۔ فیملی کورٹ کی جج پوروا سرین نے یہ فیصلہ ایک ایسے معاملے میں سنایا، جس میں بیوی نے امریکہ کی ریاست میسوری کے سینٹ لوئس کاؤنٹی کے فیملی کورٹ میں طلاق کی درخواست دائر کی تھی۔ امریکی عدالت نے شوہر کی غیر موجودگی میں یکطرفہ کارروائی کرتے ہوئے شادی ختم کرنے کا حکم دیا تھا۔ طلاق کی بنیاد یہ بتائی گئی تھی کہ میاں بیوی کا رشتہ مکمل طور پر ٹوٹ چکا ہے۔ ساکیت کورٹ نے واضح کیا کہ ہندو میرج ایکٹ کے تحت صرف شادی کے مکمل طور پر ٹوٹ جانے کو طلاق کی براہِ راست قانونی بنیاد تسلیم نہیں کیا جاتا ہے۔ عدالت نے کہا کہ ہندوستانی قانون میں ظلم، زنا اور ترکِ رفاقت جیسے مخصوص اسباب کے علاوہ باہمی رضامندی سے طلاق کا راستہ بھی موجود ہے، لیکن 'شادی مکمل طور پر ٹوٹ چکی ہے' کی بنیاد پر عام فیملی کورٹ طلاق نہیں دے سکتی۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ سپریم کورٹ کو آئین کے آرٹیکل 142 کے تحت مکمل انصاف کے لیے خصوصی اختیارات حاصل ہیں، جن کا استعمال کرتے ہوئے وہ مخصوص حالات میں شادی ختم کر سکتی ہے۔ تاہم اس کا مطلب یہ نہیں کہ ماتحت عدالتیں بھی اسی بنیاد کو عام طلاق کے لیے استعمال کر سکتی ہیں۔ معاملے کے مطابق، جوڑے نے 20 دسمبر 2015 کو ساکیت میں واقع آریہ سماج مندر میں شادی کی تھی، جس کا بعد میں ضلع مجسٹریٹ کے دفتر میں اندراج بھی کرایا گیا۔ بعد میں دونوں کے درمیان مزاج اور نظریاتی اختلافات پیدا ہوئے اور ازدواجی تنازعہ بڑھتا گیا۔ اسی دوران بیوی امریکہ چلی گئی اور وہاں طلاق، بچے کی تحویل اور نان و نفقہ کے لیے کارروائی شروع کی۔ دوسری جانب شوہر نے ہندوستان میں فیملی کورٹ سے رجوع کرتے ہوئے ازدواجی حقوق کی بحالی کی درخواست دائر کی۔ اس نے عدالت سے بیوی کو دوبارہ ازدواجی گھر واپس آنے اور اس کے ساتھ رہنے کی ہدایت دینے کی درخواست کی تھی۔ بعد میں عدالت کو بتایا گیا کہ بیوی امریکی عدالت سے یکطرفہ طلاق حاصل کر چکی ہے۔ شوہر نے موقف اختیار کیا کہ اس نے امریکی کارروائی رکوانے کے لیے ہندوستان میں اس وقت درخواست دائر کی تھی جب امریکی عدالت نے ابھی طلاق کا فیصلہ نہیں سنایا تھا۔ اس لیے بعد میں آنے والا غیر ملکی فیصلہ اس کی ہندوستانی درخواست میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ ساکیت فیملی کورٹ نے غیر ملکی فیصلے کی قانونی حیثیت کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ سی پی سی کی دفعات 13 اور 14 غیر ملکی عدالتوں کے فیصلوں کو ہندوستان میں تسلیم کرنے سے متعلق شرائط طے کرتی ہیں۔ موجودہ معاملے میں امریکی عدالت کی کارروائی یکطرفہ تھی اور شوہر کو اپنا دفاع کرنے اور اپنا موقف رکھنے کا مناسب موقع نہیں ملا۔ عدالت نے قرار دیا کہ امریکی طلاق کا فیصلہ نہ تو مدعا علیہ کو مناسب سماعت کا موقع دینے کے اصول پر پورا اترتا ہے اور نہ ہی اس کی بنیاد ہندوستانی قانون کے تحت تسلیم شدہ ہے۔ لہٰذا یہ فیصلہ سی پی سی کی دفعہ 13 میں بیان کردہ استثنائی صورتوں کے دائرے میں آتا ہے اور ہندوستان میں اسے حتمی یا قابل نفاذ نہیں مانا جا سکتا۔ عدالت نے شوہر کو ہندوستان میں اپنی ازدواجی حقوق کی بحالی کی درخواست یا قانون کے تحت کوئی دوسری مناسب درخواست جاری رکھنے کی آزادی بھی دی۔ فیصلے سے واضح ہوتا ہے کہ صرف کسی غیر ملکی عدالت کا طلاق کا حکم حاصل کر لینا کافی نہیں، ہندوستان میں اس کی قانونی حیثیت اس بات پر بھی منحصر ہوگی کہ فیصلہ ہندوستانی قانون اور قدرتی انصاف کے بنیادی اصولوں کے مطابق دیا گیا ہے یا نہیں۔

مہاراشٹر: جس نشست پر ۵۱ر فیصد مسلمان تھے، وہاں ۴۹ر فیصد ووٹ حذف!

۳۸ر اسمبلی سیٹوں کے اعداد و شمار کے تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ تقریباً ۳۰ر فیصد نام ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں شامل نہیں کیے گئے ہیں

ریاست میں مسلم اکثریتی حلقوں میں بڑی تعداد میں ووٹ حذف کیے گئے ہیں۔ یہاں کی 38 اسمبلی سیٹوں کے اعداد و شمار کے تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ تقریباً 30 فیصد نام ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں شامل نہیں کیے گئے ہیں۔ مہاراشٹر میں خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کا عمل جاری ہے۔ یہاں کچھ اعداد و شمار کا جائزہ لینے کے بعد پتہ چلا ہے کہ ریاست میں مسلم اکثریتی حلقوں میں بڑی تعداد میں ووٹ حذف کیے گئے ہیں۔ یہاں کی 38 اسمبلی سیٹوں کے اعداد و شمار کے تجزیہ سے معلوم ہوا ہے کہ تقریباً 30 فیصد ووٹرس کے نام ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں شامل نہیں کیے گئے ہیں۔ ان سیٹوں پر مسلم آبادی مجموعی آبادی کا پانچواں حصہ یا اس سے زیادہ ہے۔ وہ سیٹ جہاں 51 فیصد مسلمان ہیں، وہاں سے 49 فیصد ووٹ حذف کیے گئے ہیں۔ ریاست کی 38 اسمبلی سیٹوں پر کل ووٹروں میں سے 37.51 لاکھ ووٹر، یعنی 29، 77 فیصد ووٹرس کو 'ریلیکٹیبل' کے طور پر مارک کیا گیا ہے، جبکہ پورے مہاراشٹر میں یہ اعداد و شمار 21، 14 فیصد ہے۔ انگریزی اخبار انڈین ایکسپریس کی رپورٹ کے مطابق ممبئی اور ممبئی میٹروپولیٹن ریجن کے کئی گھنی آبادی والے علاقوں میں یہ شرح سب سے زیادہ رہی ہے۔ بھیونڈی ایسٹ میں 49.10 فیصد ووٹرس کے نام ڈرافٹ لسٹ میں آگے نہیں بڑھائے گئے ہیں۔ اس کے بعد بھیونڈی ویسٹ میں 44.72 فیصد، ممبرا-کالوا میں 42.91 فیصد اور مان خورد شیواجی نگر میں 31.42 فیصد ووٹرس شامل نہیں کیے گئے ہیں۔ راجدھانی ممبئی میں چاندی ولی سیٹ جہاں مسلم آبادی کل آبادی کا 27، 6 فیصد ہے، وہاں 'ریلیکٹیبل' شرح 41، 44 فیصد درج کی گئی ہے۔ اسی طرح یہ شرح سائن-کولی واڑا اور پونے کینٹ میں بھی 40 فیصد سے زیادہ تھی۔ حالانکہ ان اعداد و شمار سے صاف نہیں ہو پایا ہے کہ کس سیٹ سے کتنے مسلم ووٹرس کو لسٹ سے باہر کیا گیا ہے۔ ایس آئی آر ڈاٹا کو مذہب کی بنیاد پر تیار نہیں کیا گیا ہے، اور یہ اعداد و شمار ان اسمبلی سیٹوں سے نکالے گئے، جہاں مسلم آبادی 20 فیصد سے زیادہ ہے۔ اعداد و شمار سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جن ووٹرس کے نام فہرست میں آگے نہیں بڑھائے گئے، ان کی تعداد کا تناسب ضروری نہیں ہے کہ کسی سیٹ پر مسلم آبادی کی آبادی کے حساب سے زیادہ ہو۔ مالیگاؤں سنٹرل سیٹ جس میں ان 38 سیٹوں میں سب سے زیادہ مسلم آبادی 78، 4 فیصد ہے۔

دہلی: اوکھلا میں آکسیجن سلنڈر دھماکہ، ایک کی موت، ۴ر زخمی

دہلی فائر سروسز کے مطابق آج صبح تقریباً 11:55 بجے کمیونٹی ہال کے پاس سلنڈر کے بلاسٹ ہونے کی اطلاع ملی تھی۔ اس کے بعد فائر بریگیڈ نے فوری طور پر 4 فائر انجنز کو جائے وقوع کے لیے روانہ کیے۔ دہلی کے اوکھلا فیز-1 علاقے میں بدھ (9 ستمبر) کو آکسیجن سلنڈر میں بلاسٹ ہونے کے باعث ایک بڑا حادثہ ہو گیا۔ یہ واقعہ کمیونٹی ہال کے پاس پیش آیا، جس میں ایک شخص کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جبکہ 4 دیگر کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ واقعہ کے بعد علاقے میں افراتفری کا ماحول بن گیا۔ دہلی فائر سروسز کے مطابق آج صبح تقریباً 55:11 بجے کمیونٹی ہال کے پاس سلنڈر کے بلاسٹ ہونے کی اطلاع ملی تھی۔ اس کے بعد فائر بریگیڈ نے فوری طور پر 4 فائر انجنز کو جائے وقوع کے لیے روانہ کیے۔ پولیس اور امدادی ٹیم بھی موقع پر پہنچیں اور حالات کو کنٹرول میں کیا۔ حادثہ میں زخمی چاروں افراد کو 'کیئس' ایمبولنس کی مدد سے نزدیکی اسپتال لے جایا گیا جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ فی الحال یہ واضح نہیں ہو پایا ہے کہ آکسیجن سلنڈر میں دھماکہ کس وجہ سے ہوا۔ پولیس نے معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ متعلقہ ٹیمیں جائے وقوع سے معلومات اکٹھی کر رہی ہیں اور حادثہ کی وجوہات کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد دھماکے کی اصل وجہ سامنے آ سکے گی۔ قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل دہلی کے ووویک وہار علاقے میں بھی سلنڈر بلاسٹ ہونے کا ایک واقعہ سامنے آیا تھا۔ چھوٹے ایل پی جی سلنڈر میں ہوئے دھماکے کی وجہ سے 2 افراد جھلس گئے تھے۔ یہ حادثہ شی بی ڈی شاہدرہ علاقہ میں ووویک وہار تھانہ کے پیچھے واقع جھگی نمبر 11 میں پیش آیا تھا۔ افسران کے مطابق حادثے میں 35 سالہ انل داس اور ان کی 30 سالہ اہلیہ خوشبو زخمی ہوئے تھے، دونوں تقریباً 60 فیصد تک جھلس چکے تھے۔ انہیں پی سی آر کی مدد سے راجیو گاندھی اسپتال پہنچایا گیا تھا۔ واقعہ کے بعد فائر ڈپارٹمنٹ نے موقع پر 2 واٹر ٹینڈر اور واٹر باؤزر بھیجا تھا۔

تباہی اور بربادی کے مناظر دیکھ کر افسردہ ہوں، لبنان پر اسرائیلی حملوں کی گوٹیرس نے مذمت کی

انتونیو گوٹیرس نے 'ایکس' پر لکھا کہ طاقت کے استعمال کا اختیار صرف لبنان کی حکومت کے پاس ہونا چاہیے، میں تمام فریقوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ لبنان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کا احترام کریں

انتونیو گوٹیرس نے 'ایکس' پر لکھا کہ ''طاقت کے استعمال کا اختیار صرف لبنان کی حکومت کے پاس ہونا چاہیے۔ میں تمام فریقوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ لبنان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کا احترام کریں۔'' جنوبی لبنان میں اسرائیل کے بڑھتے حملے اور فوجی کارروائیوں پر اقوام متحدہ نے تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوٹیرس نے بدھ کو اس پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے تل ابیب سے اپیل کی کہ وہ اپنی کارروائیوں پر روک لگائے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر انتونیو گوٹیرس نے لکھا کہ ''میں عام لوگوں کی موت، لوگوں کو جگہ خالی کرنے کے احکامات سے ہونے والی پریشانی اور نقل مکانی، نیز بڑے پیمانے پر ہونے والی تباہی اور بربادی کے مناظر دیکھ کر افسردہ ہوں اور اس کی مذمت کرتا ہوں۔'' انتونیو گوٹیرس نے 'فوری طور پر لڑائی روکنے' کی اپیل کرتے ہوئے اسرائیل سے کہا کہ وہ لبنان کے علاقے سے اپنی فوج ہٹا لے۔ اپنی 'ایکس' پوسٹ میں انہوں نے مزید لکھا کہ ''طاقت کے استعمال کا اختیار صرف لبنان کی حکومت کے پاس ہونا چاہیے۔ میں تمام فریقوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ لبنان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کا احترام کریں۔'' ان کے مطابق عام شہریوں اور شہری تنصیبات کا ہر وقت تحفظ کیا جانا چاہیے۔ انہیں حملوں کا نشانہ نہیں بنایا جانا چاہیے اور ان پر کیے جانے والے حملے ناقابل قبول ہیں۔ امن کی اپیل کرتے ہوئے انتونیو گوٹیرس نے کہا کہ اقوام متحدہ تشدد کے خاتمے، شہریوں کے تحفظ اور اس تنازعہ کا مستقل حل تلاش کرنے کی کوششوں میں تعاون کے لیے پرعزم ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اسرائیل گزشتہ کافی عرصے سے حزب اللہ کے خلاف کارروائی کی بات کرتے ہوئے جنوبی لبنان کو نشانہ بناتا رہا ہے۔ بدھ کو بھی گولہ بارود سے حملوں کی خبر سامنے آئی ہے۔ اسرائیلی فوج نے نبطیہ صوبہ کے جنوبی لبنانی قصبوں کفر ریمن اور کفر تبنیت پر توپوں سے گولے داغے۔ لبنان کی نیشنل نیوز ایجنسی کے مطابق مقامی لوگوں نے بنت جبیل ضلع کے حداثہ قصبے میں زوردار دھماکوں کی اطلاع دی۔ امریکہ کی ثالثی میں ہونے والی 'جنگ بندی' کے باوجود اسرائیل روزانہ حملے کر رہا ہے اور جنوب میں اس کا قبضہ بھی برقرار ہے۔ دوسری جانب ایران بھی مسلسل کہتا رہا ہے کہ جب تک لبنان پر اسرائیلی حملے نہیں رکیں گے، وہ بھی پیچھے نہیں ہٹے گا۔

سعودی عرب پر حوثیوں کے حملے تیل کی تنصیبات میں بھڑک رہی آگ۔

قاہرہ: یمن میں لڑنے والے سعودی قیادت والے اتحاد کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے کہا کہ حملوں نے سعودی شہروں میں "شہری اور اقتصادی تنصیبات" کو نشانہ بنایا۔ حوثیوں کے حملوں نے منگل 8 ستمبر کو سعودی عرب کے جنوبی علاقے میں تیل کی متعدد تنصیبات اور یوٹیلیٹی کو آگ بھڑکا دی اور 70 سے زائد افراد زخمی ہو گئے۔ یمن میں لڑنے والے سعودی قیادت والے اتحاد کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے کہا کہ حملوں نے سعودی شہروں میں "شہری اور اقتصادی تنصیبات" کو نشانہ بنایا۔ حوثی حملوں کی لہر ایک اہم امریکی اتحادی اور یمن میں ایرانی حمایت یافتہ باغیوں کے درمیان نئے سرے سے تنازعہ میں ایک بڑا اضافہ تھا۔ مملکت کی وزارت توانائی نے کہا ک

مہاراشٹر فریڈم آف ریلجن ایکٹ بنام لوجہاد قانون بامبے ہائی کورٹ میں چیلنج

ہائی کورٹ سے قانون پر اسٹے دینے کی گذارش کی جائے گی، عرض گذار مولانا حلیم اللہ قاسمی

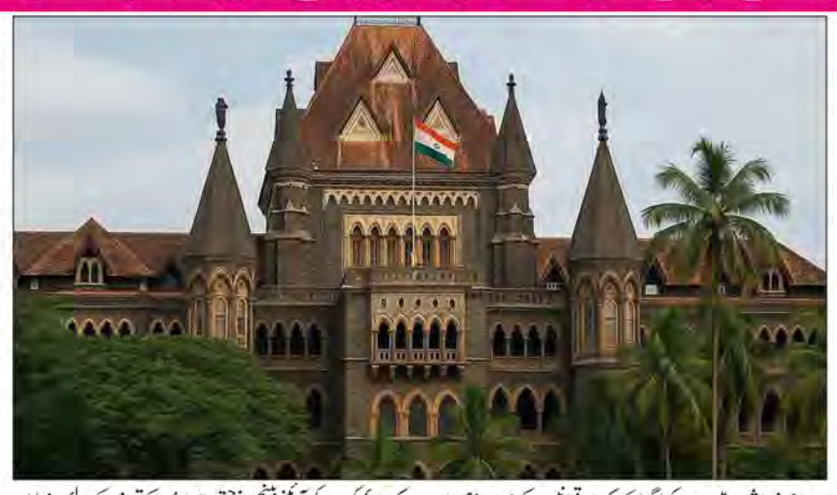

ممبئی: صوبہ مہاراشٹر میں مبینہ طور پر بڑے پیمانے پر ہورہے تبدیلی مذہب کو روکنے کے لیئے مہاراشٹر حکومت کی جانب سے بنائے گئے لوجہاد قانون بنام مہاراشٹر فریڈم آف ریلجن ایکٹ 2026 کی آئینی حیثیت کو آج جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے بامبے ہائی کورٹ میں چیلنج کردیا ہے۔ یہ قانون حالانکہ پورے مہاراشٹر میں 28/ اگست سے نافذالعمل ہے لیکن قانون کتابی شکل میں پرنٹ نہیں ہونے کی وجہ سے وہ مارکیٹ میں دستیاب نہیں تھی جس کی وجہ سے پٹیشن داخل کرنے میں تاخیر ہوئی۔ اب جبکہ مراٹھی اور انگریزی زبانوں میں قانون کتاب کی شکل میں شائع ہوچکا ہے اسے بامبے ہائی کورٹ میں چیلنج کردیا گیا ہے۔ ایڈوکیٹ متین شیخ نے بامبے ہائی کورٹ میں مولانا حلیم اللہ قاسمی کی جانب سے پٹیشن داخل کی ہے جس پر جلد ساعت متوقع ہے، بامبے ہائی کورٹ میں داخل پٹیشن کو ایڈوکیٹ آن ریکارڈ سپریم کورٹ آف انڈیا اعجاز مقبول نے حتمی شکل دی ہے جبکہ ایڈوکیٹ متین شیخ، ایڈوکیٹ شاہد ندیم، ایڈوکیٹ سیف ضیاء نے اسے تیار کیا ہے۔ پٹیشن میں تحریر ہے کہ جرم ثابت ہونے پر بہت سخت سزاؤں اور جرمانہ عائد کرنے کی شق شامل کی گئی ہے جو کہ غیر آئینی ہے کیونکہ آئین ہند نے ہندوستانی شہریوں کو مذہب پر قائم رہنے اور اپنے مذہب کی ترویج واشاعت کی اجازت دی ہے۔ عرض داشت میں مزید تحریر ہے کہ لو جہاد قانون کو بنانے کا مقصد درحقیقت ہندو اور مسلمان کے درمیان ہونے والی بین المذہب شادیوں کو روکنا ہے جو کہ آئین ہند میں دی گئی مذہبی آزادی کے خلاف ہے اور اس سے شخصی آزادی بھی مجروح ہوتی ہے، جس کا التزام آئین میں موجود ہے۔ عرضداشت میں مزید کہا گیا ہیکہ کہ ان قوانین کے ذریعہ مذہبی اور ذاتی آزادی پر قدغن لگانے کی کوشش کی گئی ہے اور برادران وطن میں نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے لہذا عدالت کو اس قانون پر فوری اسٹے دینا چاہئے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی کی جانب سے داخل کی گئی پٹیشن میں مزید تحریر ہے کہ یہ قانون غیر آئینی بنیادوں پر بنا ہوا ہے کیونکہ آئین ہند میں دیئے گئے بنیادحقوق کو بالائے طاق رکھ کر اسے اقلیت دشمنی میں اکثریت کو خوش کرنے کے لیئے بنایا گیا ہے۔ پٹیشن میں سپریم کورٹ آف انڈیا کی جانب سے حق رازداری پر دیئے گئے فیصلے کا بھی حوالہ دیا گیا ہے کہ سپریم کورٹ کی آئینی بینچ نے حق رازداری کے تحفظ کے لئے رہنمایانہ اصول واضح کیئے ہیں جبکہ اس قانون میں مذہب تبدیل کرنے والے کو مجسٹریٹ سے اجازت لینا اور پبلک نوٹس کی بات کہی گئی ہے۔ بامبے ہائی کورٹ میں پٹیشن داخل کیئے جانے کے بعد ممبئی میں مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ یہ قانون غیر آئینی ہے اور اس قانون کے نفاذ سے اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں میں شدید بے چینی ہے کیونکہ یہ قانون بغیر کسی ریسرچ یا اجتماعی مذہب تبدیلی کی خفیہ رپورٹ کے محض اقلیت دشمنی میں بنایا گیا ہے جس کی مہاراشٹر جیسی پرامن ریاست میں ضرورت نہیں۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے مزید کہا کہ یہ قانون اتنا غیر آئینی ہے کہ اس نے ایف درج کرانے کا اختیار تیسرے فریق کو دے دیا ہے جو نا تو مذہب تبدیل کررہا ہے اور نا ہی کسی کا کرا رہا ہے اسی طرح الزام ثابت کرنے کا بوجھ بھی ملزم پر ہی ڈال دیا گیا ہے جب فوجداری مقدمات میں الزام ثابت کرنے کا بوجھ پولس پر ہوتا ہے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے مزید کہا کہ ہندوستان کی 12/ ریاستوں کی جانب سے بنائے گئے تبدیلی مذہب قانون کی آئینی حیثیت کو جمعیۃ علماء ہند نے سپریم کورٹ آف انڈیا میں چیلنج کیا ہے نیز مہاراشٹر حکومت کی جانب سے بنائے گئے قانون کو آج بامبے ہائی کورٹ میں چیلنج کردیا گیا ہے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کہا کہ ابتک مبینہ جبراً تبدیلی مذہب کے خلاف اتر پردیش، مدھیہ پردیش، گجرات، راجستھان، اتراکھنڈ، چھتیس گڑھ، اروناچل پردیش، ہریانہ، کرناٹک، اڑیسہ، ہماچل پردیش اور مہاراشٹر حکومتوں نے قانون بنائے ہیں۔ صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید ارشد مدنی کی ہدایت پر جمعیۃ علماء ہند نے آئین ہند کے آرٹیکل 32/ کے تحت مفاد عامہ کی پٹیشن سپریم کورٹ آف انڈیا میں داخل کی ہے جو زیر ساعت ہے۔ جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے داخل پٹیشن میں پہلے گلزار اعظمی عرض گذار ہنے تھے، گلزار اعظمی کے انتقال کے بعد نائب صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا سید اسجد مدنی عرض گذار ہیں۔ اس اہم آئینی مقدمہ کی پیروی جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی کررہی ہے۔ سپریم کورٹ میں زیر ساعت سول رٹ پٹیشن 40/ 2023/ پر ستمبر کے ماہ میں 2026 کو چیف جسٹس آف انڈیا کی سربراہی والی بنچ ساعت کرسکتی ہے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی کی جانب سے بامبے ہائی کورٹ میں داخل پٹیشن کا نمبر رٹ پٹیشن 76759/ 2026 ہے۔

کوسٹل روڈ پر بیسٹ بس سروسز میں اضافہ کیا جائے

سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے رئیس شیخ کا بی ایم سی سربراہ اور بیسٹ جی ایم کو بیسٹ بس سروسز میں اضافہ کا مکتوب و مطالبہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) بیسٹ بسوں کی ناکافی سروس اور کوسٹل روڈ پر صرف دو بسیں چلائے جانے پر رکن اسمبلی رئیس شیخ نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے اسے عام ممبئی والوں کے ساتھ ناانصافی قرار دیتے ہوئے کہا کہ چھترپتی سنبھاجی مہاراج کوسٹل روڈ پر صرف دو بیسٹ بسیں چلائی جاتی ہیں، جو ٹیکس دہندگان کے پیسے سے بنائی گئی ہے، سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے رئیس شیخ نے اس روٹ پر بس خدمات میں اضافہ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوسٹل روڈ کو سفر کے وقت کو کم کرنے کے لیے بنایا گیا تھا اور اس لیے اسے مناسب پبلک ٹرانسپورٹ کنیکٹیویٹی پیش کرنی چاہیے ایم ایل اے رئیس شیخ نے بی ایم سی چیف اشونی بھیڑے اور بیسٹ کی جنرل منیجر ڈاکٹر سونیا سیٹھی کو خط لکھا ہے۔ "بی ایم سی نے ممبئی کے مغربی مضافاتی علاقوں میں ٹریفک کی بھیڑ کو کم کرنے کے لیے کوسٹل روڈ (دھرم ویر سورا جیہ رکھشک چھترپتی سنبھاجی مہاراج کوسٹل روڈ) کی تعمیر کی ہے۔ پیدل چلنے والوں، وزنی گاڑیوں، تین پہیوں اور دو پہیوں والے گاڑیوں کو سڑک کا استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے اوشیوارا ڈپو) اور A78 (NCPA تائیکلہ) کوسٹل روڈ پر بسیں چلائی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں بس سروسز کو مسافروں کی طرف سے اچھا رسپانس ملا ہے۔ اس روٹ پر بسوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔ میونسپل کارپوریشن اس پروجیکٹ پر 721,12 کروڑ روپے خرچ کررہی ہے۔ یہ سڑک عام ممبئی والوں کے ادا کردہ ٹیکس کی رقم سے بنائی گئی ہے۔ تاہم، روٹ پر بیسٹ بسوں کی ناکافی تعداد کی وجہ سے، عام ممبئی والوں کو کوسٹل روڈ کا استعمال کرنے کے لیے زیادہ ٹیکسی کرایہ ادا کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ کوسٹل روڈ سفری وقت بچانے کے لیے بنائی گئی تھی۔ "اس روٹ پر بیسٹ بس کے کرایے نسبتاً سستے اور کم ہیں، 12 روپے سے لے کر 50 روپے تک۔ تاہم، کوسٹل روڈ پر چلنے والی بیسٹ بسوں کی تعداد ناکافی ہونے کی وجہ سے، عام ممبئی والوں کو ٹیکسی سے سفر کرنے کے مہنگے متبادل کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔" انہوں نے مزید کہا بیسٹ کے پاس 533,2 بسیں کنٹریکٹ کی بنیاد پر چل رہی ہیں۔ اس لیے، کوسٹل روڈ پر اضافی بسوں کو متعارف کرانے میں بیسٹ کو کوئی دشواری نہیں ہونی چاہیے۔ شہریوں، پبلک ٹرانسپورٹ کے ماہرین اور سیاسی نمائندوں کی جانب سے مسلسل یہ مطالبات سامنے آرہے ہیں کہ اس اہم اور تیز ترین راہداری کا فائدہ عام ممبئی کارز (عام مسافروں) تک پہنچانے کے لیے بسوں کی تعداد بڑھائی جائے۔

این سی بی ۱۱۲۷ کلوگرام گانجہ ضبطی کیس میں دو منشیات فروشوں کو سزا

ممبئی نارکوٹکس کنٹرول بیورو (این سی بی) نے منشیات کے اسمگلروں کو سزا دلانے میں کامیابی حاصل کی ہے

ممبئی نارکوٹکس کنٹرول بیورو (این سی بی) نے منشیات کے اسمگلروں کو سزا دلانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ تجارتی مقدار گانجے کی اسمگلنگ کیس میں ایک بڑی سزا میں، ایڈیشنل سیشن جج، خصوصی این ڈی پی ایس کورٹ، بلولی، ناندیڑ، مہاراشٹر، نے ۸ ستمبر ۲۰۲۶ کو دو ملزمین، گوکل نارائن راجپوت اور سنیل یادو مہاجن کو، کے 112 کے یونی جی این سی جی این سی ممبئی کے زیر قبضہ کے سلسلے میں مجرم قرار دیا۔ یہ معاملہ ۱۵ نومبر ۲۰۲۱ کو گاؤں منجرم، تعلقہ نارگاؤں، ضلع ناندیڑ، مہاراشٹر کے قریب ایک ٹرک بیئرنگ رجسٹریشن نمبر AD-2165-MH-26 کو روکنے سے متعلق ہے۔ گاڑی کی تلاشی کے دوران این سی بی افسران نے 49 تھیلے برآمد کیے جن میں 1127 کلوگرام گانجہ تھا۔ ٹرک اور دیگر اشیاء کے ساتھ ممنوعہ اشیاء کو قانون کے مطابق ضبط کیا گیا۔ اس معاملے میں ملزمین، ٹرک کے ڈرائیور گوکل نارائن راجپوت اور ساتھی ڈرائیور سنیل یادو مہاجن کو گرفتار کیا گیا تھا۔ استغاثہ نے عدالت کے سامنے ثابت کیا کہ دونوں ملزمان گانجے کی تجارتی مقدار کے بارے میں ہوش میں تھے اور اپنے قبضے کی تسلی بخش وضاحت کرنے میں ناکام رہے۔ ریکارڈ پر موجود شواہد اور مواد کی جانچ کرنے کے بعد، معزز عدالت نے فیصلہ کیا کہ استغاثہ نے NDPS ایکٹ 1985 کی دفعہ 20(C(((ii(b)) کے تحت جرم کو معقول شک سے بالاتر ثابت کیا ہے۔ اس کے مطابق عدالت نے دونوں ملزمان کو مجرم قرار دیا اور ان میں سے ہر ایک کو سزا سنائی 10 سال سخت قید اور جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں اضافی 6 ماہ کی سخت قید کے ساتھ ہر ایک 1 لاکھ روپے کا جرمانہ۔ عدالت نے این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعات کے مطابق ٹرک اور دیگر متعلقہ ضبط شدہ اشیاء کو ضبط کرنے کا بھی حکم دیا ہے، جو قانونی عمل سے مشروط ہے۔ یہ سزا منشیات کی اسمگلنگ کے مقدمات کی موثر تفتیش اور مقدمہ چلانے کے تئیں NCB کے عزم اور منشیات کی اسمگلنگ کے نیٹ ورکس کو ختم کرنے کے اس کے عزم کی مثال دیتی ہے، اس طرح منشیات سے پاک ہندوستان کے وژن میں تعاون کرتا ہے۔ NCB منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف اپنی لڑائی میں شہریوں کا تعاون چاہتا ہے۔ کوئی بھی شخص MANAS - نیشنل نارکوٹکس ہیلپ لائن ٹول فری نمبر: 1933 پر کال کرکے منشیات کی فروخت، اسمگلنگ یا تقسیم سے متعلق معلومات شیئر کرسکتا ہے۔ اطلاع دینے والے کی شناخت خفیہ رکھی جاتی ہے۔

ایم پی شری کانت شندے کی خوش بختی

بابا صاحب امبیڈکر کے کالج میں ایل ایس ای میں ایک طالب علم

ممبئی: لندن اسکول آف اکنامکس اینڈ پولیٹیکل سائنس (LSE) کا کیمپس اس وقت ایک خاص وجہ سے منظر عام پر ہے۔ وہ ادارہ جہاں بھارت رتن ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر نے تقریباً ایک صدی قبل اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی اب وہی مقام پر کلیان سے رکن پارلیمنٹ (ایم پی) ڈاکٹر شریکانت شندے ایک طالب علم کے طور پر ایک نئے تعلیمی سفر کا آغاز کررہے ہیں۔ ڈاکٹر شری کانت شندے نے LSE میں TRIUM گلوبل ایگزیکٹو MBA پروگرام کے پہلے ماڈیول کا آغاز کیا ہے۔ اس سے پہلے میڈیکل کے شعبے میں آرتھوپیڈکس میں ایم ایس مکمل کرنے کے بعد، اس نے اب اس بین الاقوامی کورس کا انتخاب کیا ہے تاکہ معاشیات، عوامی پالیسی اور قیادت جیسے مضامین میں بصیرت حاصل کی جاسکے۔ ایل ایس ای میں اپنے پہلے دن کے تجربے کا اشتراک کرتے ہوئے، ڈاکٹر شندے نے تبصرہ کیا کہ جہاں افتتاحی لیکچر اہم تھا، وہ لمحہ جس نے انہیں حقیقی معنوں میں جذباتی کردیا وہ ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کے مجسمے کے سامنے کھڑے تھے۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ اگرچہ وہ کلیان، مہاراشٹر کے ایم پی کے طور پر وہاں موجود تھے، لیکن اس وقت ان کی بنیادی شناخت ایک طالب علم کی تھی۔ باباصاحب کے تعلیمی سفر پر غور کرتے ہوئے، انہوں نے اظہار کیا کہ کس طرح اس لمحے نے انہیں یہ احساس دلایا کہ تعلیم، نظریات اور عزم کے ذریعے ایک فرد ان عظیم بلندیوں تک پہنچ سکتا ہے۔ ڈاکٹر امبیڈکر نے ایل ایس ای میں معاشیات میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی۔ اس کے مطالعے اور تحقیق نے بعد میں ہندوستان کی اقتصادی اور مالیاتی سوچ کو متاثر کیا۔ مالی مسائل ان کے اہم تحقیقی کاموں میں شامل ہے باباصاحب نے آزاد ہندوستان کے آئین کے مسودے میں بھی تاریخی کردار ادا کیا۔ کیمپس پہنچنے پر، ڈاکٹر شندے نے بابا صاحب کے تعلیمی سفر اور ان کی جدوجہد پر غور کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کے لیے یہ محض ایک غیر ملکی یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہیں تھا بلکہ ایک تاریخی ورثے سے جڑنے کا تجربہ بھی تھا۔ ڈاکٹر سے لے کر معاشیات اور پالیسی کے طالب علم تک ڈاکٹر شریکانت شندے کے لیے یہ دوسری ماسٹر ڈگری ہوگی۔ اس نے پہلے آرتھوپیڈکس میں ایم ایس مکمل کیا تھا۔ اب، عوامی زندگی میں اپنی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ، وہ معیشت، پالیسی سازی اور قیادت کی باریکیوں کو سمجھنے کے لیے اعلیٰ تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ ڈاکٹر شندے کے مطابق، ان کی طبی تعلیم نے انہیں مریضوں کا علاج کرنے کا طریقہ سکھایا، جب کہ اب وہ معاشی اور پالیسی کی پیچیدگیوں کو سمجھنے کے لیے نئے مضامین کا مطالعہ کررہے ہیں۔ وہ نوٹ کرتا ہے کہ اگرچہ مضامین مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن سیکھنے کا ان کا تجسس بدستور برقرار ہے۔ نوجوانوں کے لیے پیغام عمر بھر طالب علم رہیں ایل ایس ای کے نوجوانوں کو پیغام دیتے ہوئے ڈاکٹر شری کانت شندے نے کہا کہ سیکھنے کا عمل ڈگری، نوکری، یا عہدہ حاصل کرنے پر ختم نہیں ہوتا۔ تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا میں، مسلسل نئی چیزیں سیکھنا اور اپ ڈیٹ رہنا ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عوامی نمائندے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے باوجود وہ خود کو سب سے پہلے ایک طالب علم سمجھتے ہیں۔

ہندوستان کو دنیا کے لیے فن ٹیک تیار کرنا چاہیے: راجیش اگروال

ممبئی: بھارت کو ڈیجیٹل مالیاتی خدمات کا ایک بڑا برآمد کنندہ بننے کے لیے آبادی کے پیمانے پر فنٹیک حل تیار کرنے کے اپنے تجربے سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ تجارت کے سکریٹری راجیش اگروال نے بدھ کے روز کہا کہ آئی ٹی اور پیشہ ورانہ خدمات سے آگے بھارت کی خدمات کی برآمدی نوکری کی توسیع کو بڑھانا چاہیے۔ گلوبل فنٹیک فیسٹ 2026 میں خطاب کرتے ہوئے، اگروال نے کہا کہ خدمات کی برآمدات پہلے سے ہی مضبوطی سے بڑھ رہی ہیں اور یہ کہ مالیاتی خدمات ہندوستان کے لیے ایک اہم موقع کی نمائندگی کرتی ہیں، خاص طور پر چونکہ ٹیکنالوجی لوگوں کی نقل وحرکت کے بغیر خدمات کو سرحدوں کے پار پہنچانے کے قابل بناتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی خدمات کی برآمدات روایتی طور پر آئی ٹی اور آئی ٹی سے چلنے والی خدمات اور پیشہ ور افراد کی نقل وحرکت کے اردگرد مرکوز رہی ہیں، انہوں نے کہا کہ پائیدار ترقی کے لیے تنوع کو اہم بنایا گیا ہے۔ اگروال نے کہا، "جب آئی ٹی ایس خدمات کی بات آتی ہے تو ہندوستان ایک پاور ہاؤس ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان اور بیرون ملک سے خدمات فراہم کرنے والے پیشہ ور افراد برآمدات میں ایک اور اہم حصہ بناتے ہیں۔ لیکن اس میں تنوع کی ضرورت ہے۔ اگر ہمیں ترقی کرنی ہے، اگر آپ کو طویل عرصے تک پائیدار ترقی کرنی ہے، تو میرے خیال میں ہمیں تنوع کی ضرورت ہے۔ اگروال نے کہا کہ فنٹیک اس تنوع میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے، ڈیجیٹل طور پر فراہم کی جانے والی مالیاتی خدمات میں ہندوستان کی حالیہ ترقی کے ساتھ دیگر مارکیٹوں میں ٹیکنالوجی سے چلنے والے حل برآمد کرنے کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے ہندوستان کے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کی ایک اہم مثال کے طور پر یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ نظام نے یہ ظاہر کیا ہے کہ کس طرح شناخت، رضامندی اور ڈیٹا ٹیکنالوجی کو مالی شمولیت فراہم کرنے کے لیے جوڑ کر ٹرانزیکشن کے اخراجات کو کم کیا جاسکتا ہے۔

یو پی آئی کی عالمی چھلانگ، وزیر اعظم مودی نے

مزید ممالک کے ادائیگی نظام سے جوڑنے کا ہدف دے دیا

ممبئی: وزیر اعظم نریندر مودی نے بھارت کے یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) کو مزید ممالک کے مقامی ادائیگی نظام سے براہ راست جوڑنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ بھارتی ڈیجیٹل ادائیگی نظام کے عالمی پھیلاؤ کا اگلا مرحلہ بین الاقوامی مالیاتی نیٹ ورکس کے ساتھ گہرا انضمام ہونا چاہیے۔ یو پی آئی اس وقت 11 ممالک میں فعال ہے، جن میں سنگاپور، متحدہ عرب امارات، فرانس اور نیپال شامل ہیں۔ 2023 میں یو پی آئی کو سنگاپور کے PayNow نظام سے منسلک کیا گیا تھا، جس کے ذریعے موبائل نمبر یا ورچوئل پیمنٹ ایڈریس کی مدد سے فوری سرحد پار رقم منتقل کی جاسکتی ہے۔ بھارت کے ڈیجیٹل ادائیگی نظام کے حجم کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ صرف اگست 2026 میں یو پی آئی کے ذریعے 51.24 ارب ٹرانزیکشنز ہوئیں، جن کی مجموعی مالیت تقریباً 82.29 ٹریلین روپے، یعنی 314 ارب ڈالر تھی۔ 2025 کی آئی ایم ایف رپورٹ کے مطابق ٹرانزیکشنز کی تعداد کے اعتبار سے یو پی آئی دنیا کا سب سے بڑا ریئل فاسٹ پیمنٹ سسٹم ہے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ اگلی ترجیح ایسے ممالک ہونے چاہئیں جہاں بڑی تعداد میں بھارتی شہری آباد ہیں یا جن کے ساتھ بھارت کی تجارت نمایاں ہے۔ اس طرح بیرون ملک مقیم بھارتیوں کے لیے وطن رقم بھیجنا زیادہ آسان اور کم خرچ ہوسکتا ہے، جبکہ تاجروں اور مسافروں کے لیے بھی سرحد پار ادائیگیاں تیز ہوسکتی ہیں۔ بھارتی حکومت اور ریزرو بینک آف انڈیا طویل عرصے سے یو پی آئی کو عالمی سطح پر وسعت دینے پر کام کررہے ہیں۔ مقصد صرف بھارتی مسافروں اور تارکین وطن کو سہولت فراہم کرنا نہیں بلکہ بھارت کے تیار کردہ ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کو عالمی مالیاتی نظام میں زیادہ نمایاں مقام دلانا بھی ہے۔ یو پی آئی کا مزید قومی ادائیگی نظاموں سے براہ راست رابطہ بھارت کے لیے ایک اہم فن ٹیک برآمد بھی بن سکتا ہے۔ اس سے بھارت کی ڈیجیٹل ٹیکنالوجی میں عالمی موجودگی بڑھنے کے ساتھ سرحد پار ادائیگیوں کی لاگت کم کرنے اور تجارت کو آسان بنانے کے نئے مواقع پیدا ہوسکتے ہیں۔

ناسک میں حجاج کرام کیلئے طبی جانچ کیمپ کا کامیاب انعقاد

خادم الحجاج گروپ کی جانب سے ۱۱۰/ عازمین حج کی طبی جانچ

ناسک: آئندہ حج پر جانے والے خوش نصیب عازمین حج کے لیے خادم الحجاج گروپ، ناسک کی جانب سے

ایک خصوصی ہیلتھ چیک اپ کیمپ کا اہتمام کیا گیا۔ یہ کیمپ اشوکا روڈ واقع جلسہ ہال میں منعقد ہوا، جس میں کل 110 حجاج کرام کی خون کی جانچ اور مکمل طبی معائنہ کیا گیا۔ اس کیمپ میں دھنوانتری ہومیوپیتھک میڈیکل کالج کی ڈاکٹر گلفشاں مرزا، ڈاکٹر ابھیشیک پگارے، ڈاکٹر تنویر ہاشمی، ڈاکٹر رخشندہ ہاشمی اور حج ٹرینر ڈاکٹر جویریہ خان نے حجاج کرام کو طبی خدمات فراہم کیں اور دوران حج صحت کا خیال رکھنے کے متعلق تفصیلی رہنمائی کی۔ خون کی جانچ کے لیے میونسپل کارپوریشن کے ڈاکٹر ذاکر حسین ہاسپٹل کے کرشنا بلڈ لیب کے محسن شیخ، منگیش، خوشحال، سمرین، منتشا، صالحہ اور ہمنت ہرک نے خصوصی محنت کی۔ اس کیمپ کو کامیاب بنانے میں البراق ٹورزم کے صادق شکلیکر، اسرار شیخ، شاداب شیخ، سلمان شیخ، حاجی رؤف شیخ، ذاکر انصاری، رؤف ٹیلر، غنی بھائی شیخ، شکیل مرزا، جلیس شیخ، سلیم مرزا، عادل شیخ، ابراہیم شیخ، ارکان شیخ و دیگر حضرات نے سرگرم کردار ادا کیا۔ اس سلسلے کی معلومات خادم الحجاج گروپ کے حامد خان نے دی۔

الخدمت خواتین گروپ کی جانب سے ۶/ مستحق جوڑوں کا اجتماعی نکاح

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں کی سرزمین ایک بار پھر سادگی، خدمتِ خلق اور سنتِ نبویؐ کی پاسداری کی ایک خوبصورت مثال کی گواہ بنی، جہاں الخدمت خواتین گروپ مالیگاؤں کے زیر اہتمام مسجد ام سلمہ، باغ اسحاق میں بعد نماز ظہر ایک نہایت باوقار، سادہ اور بابرکت اجتماعی نکاح کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر 6 مستحق اور ضرورت مند جوڑوں کو رشتۂ ازدواج میں منسلک کیا گیا۔ نہ مہنگے ہال، نہ نمود و نمائش، نہ فضول خرچی اور نہ ہی غیر ضروری رسومات؛ بلکہ ایک سادہ نکاح، دعاؤں کی گونج اور مستقبل کی نئی زندگی شروع کرنے والے جوڑوں کے لیے نیک تمناؤں کا حسین ماحول۔ یہی وہ سادگی ہے جو نکاح کو آسان، بابرکت اور معاشرے کے ہر طبقے کے لیے قابل رسائی بناتی ہے۔ تقریب کی رونق اور معنویت اس وقت مزید بڑھ گئی جب ملک کے معروف عالم دین، بے باک مقرر اور ممتاز خطیب حضرت مولانا مفتی محمد ہارون ندوی صاحب قبلہ نے بصیرت افروز خطاب فرمایا اور بنفسِ نفیس خطبۂ نکاح پڑھایا۔ اپنے پُرجوش اور فکر انگیز خطاب میں مفتی صاحب نے معاشرے میں بڑھتی ہوئی غیر ضروری رسومات، جہیز، نمود و نمائش اور شادی بیاہ کے نام پر ہونے والی فضول خرچیوں کے خاتمے پر زور دیتے ہوئے نکاح کو آسان بنانے کی ضرورت اجاگر کی۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:
شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور موثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

رتناگیری میں مکاتب کی اہمیت وضرورت پر فکری وتربیتی پروگرام کا انعقاد

مکتب محض قرآن پڑھانے کا مرکز نہیں بلکہ بچوں کے ایمان، عبادات، اخلاق اور اسلامی زندگی کی بنیادی تربیت کا اہم ادارہ ہے

رتناگیری: (پریس ریلیز) بچوں کو توحید، رسالت، آخرت اور بنیادی اسلامی عقائد کی تعلیم دینے، ناظرہ قرآن، صحیح تلفظ، تجوید اور بنیادی سورتوں کی یاد دہانی کرانے، وضو، نماز، اذان اور دیگر ضروری عبادات کا صحیح طریقہ سکھانے، کلمے، دعائیں، احادیث، اسلامی آداب اور ضروری مسائل سے واقف کرانے، سچائی، امانت، ادب، والدین کی فرمانبرداری، بڑوں کا احترام اور چھوٹوں سے محبت پیدا کرنے کے لئے جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب کی ہدایت پر پورے صوبہ میں معلمین مکاتب کے لئے تربیتی کیمپ منعقد کئے جارہے ہیں۔ اسی بابت گذشتہ کل جمعیۃ علماء تعلقہ رتناگیری کے زیر اہتمام جامع مسجد حیات نگر میں "مکاتب کی اہمیت وضرورت" کے عنوان سے ایک فکر انگیز اور تربیتی پروگرام منعقد ہوا، جس میں تعلقہ بھر کے مکاتب دینیہ کے معلمین، ذمہ داران اور ائمۂ کرام نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز مولانا اسید مگاؤنکر صاحب کی پُرسوز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جبکہ حافظ محبوب ٹھاکور صاحب نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عقیدت ومحبت سے نعتیہ کلام پیش کیا۔ ابتدائی خطاب میں جمعیۃ علماء تعلقہ رتناگیری کے صدر مفتی سمیع اللہ دستا صاحب نے پروگرام کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے موجودہ دور میں مکاتب دینیہ کی دینی، اخلاقی اور تربیتی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ نئی نسل کے ایمان، عقیدہ، اخلاق اور اسلامی تشخص کی مضبوط بنیاد رکھنے میں مکاتب کا کردار نہایت اہم ہے۔ انہوں نے معلمین اور ذمہ داران پر زور دیا کہ وہ مکاتب کے نظامِ تعلیم کو مزید منظم اور مؤثر بنائیں۔ اس موقع پر مختلف مکاتب کے معلمین سے ان کے مکاتب کی تعلیمی کارکردگی، طلبہ کی تعداد اور درپیش مسائل کے حوالے سے بھی گفتگو کی۔ مفتی توفیق مظاہری صاحب (سیکریٹری جمعیۃ علماء ضلع رتناگیری) نے اپنے جامع اور فکر انگیز خطاب میں مکاتبِ دینیہ کے فضائل، مقاصد اور افادیت کو تفصیل سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ مکتب محض قرآن پڑھانے کا مرکز نہیں بلکہ بچوں کے ایمان، عبادات، اخلاق و کردار اور اسلامی زندگی کی بنیادی تربیت کا اہم ادارہ ہے۔ انہوں نے معاشرے میں دینی تعلیم کے فروغ کے لیے مکاتب کو مزید فعال، منظم اور مضبوط بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ مولانا الیاس بغدادی صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع رتناگیری) نے "مکتب سے دوری اور اس کے نقصانات" کے عنوان سے مؤثر اور مدلل خطاب کیا۔ انہوں نے والدین اور سرپرستوں کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ بچوں کی دینی تعلیم اور تربیت کو نظر انداز کرنا مستقبل میں سنگین نتائج کا سبب بن سکتا ہے۔ پروگرام کے دوران دینی وملی خدمات کے اعتراف میں صدر جلسہ مفتی توفیق مظاہری صاحب، جامع مسجد حیات نگر کے صدر جناب ذاکر ملا، ذمہ دار جناب محبوب مخل اور امام مسجد حافظ فرید انجی صاحب کو شال پیش کرکے اعزاز سے نوازا گیا۔ جمعیۃ علماء ضلع رتناگیری کے صدر مولانا زبیر ناکاڑے صاحب نے تمام مہمانانِ کرام، معلمین، ائمۂ مساجد اور شرکائے پروگرام کا شکریہ ادا کیا اور مکاتب کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے باہمی تعاون کی ضرورت پر زور دیا۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض جمعیۃ علماء رتناگیری کے خازن مولانا فہیم ہاپاری صاحب نے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیئے، آخر میں مولانا الیاس بغدادی صاحب کی رقت آمیز دعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

چین کی 'کلین انٹرنیٹ' مہم: تبت میں سیلاب کی اصل تباہی بھی سنسرشپ کی زد میں

چین کی 'اتحاد' کی پالیسی وسطی ایشیا کے لیے خطرے کی گھنٹی

بیجنگ: نیپال اور تبت کی سرحد پر آنے والے تباہ کن سیلاب کے بعد چین میں معلومات پر سخت کنٹرول نے متاثرہ خاندانوں کے لیے اپنے لاپتا عزیزوں کے بارے میں جاننا بھی مشکل بنا دیا ہے۔ چینی حکام کی ''کلین انٹرنیٹ 2026'' مہم کے تحت سیلاب سے متعلق ایسی معلومات اور سوشل میڈیا پوسٹس کو نشانہ بنایا جا رہا ہے جو سرکاری بیانیے سے مختلف ہوں۔ 26 اگست کو گلیشیئر کے انہدام کے بعد آنے والے شدید سیلاب نے نیپال اور تبت کے سرحدی علاقوں میں بڑے پیمانے پر تباہی مچائی۔ نیپال میں ہلاکتوں اور لاپتا افراد کے بارے میں مسلسل معلومات سامنے آتی رہیں، لیکن تبت کی جانب صورتحال کہیں زیادہ مبہم رہی۔ متاثرہ خاندانوں کا کہنا ہے کہ انہیں اپنے رشتہ داروں کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل کرنے میں بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ سیلاب کے فوراً بعد چینی سوشل میڈیا پر اس سانحے سے متعلق پوسٹس اور عوامی دلچسپی میں تیزی سے اضافہ ہوا، لیکن بعد میں متعدد پوسٹس اور تبصرے ہٹا دیے گئے۔ وی چیٹ پر بعض صارفین کو بتایا گیا کہ سیلاب سے متعلق ان کی پوسٹس ''سیاسی طور پر حساس'' یا پالیسی کی خلاف ورزی پر مبنی مواد کے باعث حذف یا شیئر کرنے سے روک دی گئی ہیں۔ 30 اگست کو تبت کی پولیس نے سیلاب کے بارے میں مبینہ ''افواہیں'' پھیلانے کے دس معاملات میں کارروائی کی اطلاع دی۔ ان میں ایسے دعوے بھی شامل تھے جن میں سرکاری امداد سے کہیں زیادہ لوگوں کے بہہ جانے یا لاپتا ہونے کی بات کی گئی تھی۔ حکام کا مؤقف ہے کہ غیر مصدقہ معلومات عوام کو گمراہ کرتی اور امدادی کارروائیوں میں خلل ڈال سکتی ہیں۔ تاہم انسانی حقوق اور تبت سے متعلق تنظیموں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ''غلط معلومات'' روکنے کے نام پر اصل تباہی کی شدت بھی چھپائی جا رہی ہے۔ چین کی جانب سے تبت میں 43 ہلاکتوں کا سرکاری عدد جاری کیا گیا ہے، جبکہ تباہی کی ویڈیوز اور بڑی تعداد میں لاپتا افراد سے متعلق دعووں کے باعث اس تعداد پر سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔ چینی میڈیا کے سابق صحافیوں کے مطابق بحران کے دوران سرکاری کوریج کا بڑا حصہ یہ دکھانے پر مرکوز رہتا ہے کہ حکومت اور امدادی ادارے سرگرم ہیں، جبکہ لاپتا افراد کی شناخت، آخری معلوم مقام اور متاثرہ علاقوں میں تلاش کی حقیقی صورتحال جیسی بنیادی معلومات محدود رہتی ہیں۔ یہ صورتحال ایک بڑے سوال کو جنم دیتی ہے کہ قدرتی آفت کے دوران معلومات پر سخت سرکاری کنٹرول کہیں امدادی کوششوں اور متاثرہ خاندانوں کے حقِ معلومات کو نقصان تو نہیں پہنچا رہا۔ نیپال کی جانب نسبتاً زیادہ معلومات دستیاب ہونے کے برعکس تبت میں موجود خاندانوں کی بے یقینی اس فرق کو مزید نمایاں کر رہی ہے۔ چین کی وسطی ایشیا میں بڑھتی ہوئی موجودگی اب صرف تجارت، سرمایہ کاری اور بنیادی ڈھانچے تک محدود نہیں رہی بلکہ سکیورٹی، نگرانی، ڈیٹا اور سیاسی تصورات تک پھیل رہی ہے۔ حالیہ شنگھائی تعاون تنظیم اجلاس کے بعد یہ خدشات مزید نمایاں ہوئے ہیں کہ بیجنگ خطے میں اپنے سکیورٹی ماڈل اور سیاسی ترجیحات کو بتدریج ادارہ جاتی شکل دے رہا ہے۔ چین طویل عرصے سے دہشت گردی، علیحدگی پسندی اور انتہا پسندی کو ایک مشترکہ سکیورٹی چیلنج کے طور پر پیش کرتا آیا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ یہی اصطلاحات سنکیانگ میں ایغور مسلمانوں اور دوسری ترک نژاد آبادیوں کے خلاف سخت اقدامات کے جواز کے طور پر بھی استعمال ہوئی ہیں۔ اب خدشہ ہے کہ یہی سوچ وسطی ایشیائی ممالک کے سکیورٹی نظام میں بھی زیادہ گہرائی سے داخل ہو سکتی ہے۔ خصوصاً قازقستان، کرغزستان اور ازبکستان کے لیے معاملہ حساس ہے کیونکہ ان ممالک کے چین کے سنکیانگ خطے سے تاریخی، نسلی اور ثقافتی روابط موجود ہیں۔ اگر مذہبی سرگرمی، سیاسی اختلاف یا بیرون ملک موجود ترک برادریوں سے روابط کو وسیع پیمانے پر ''انتہا پسندی'' یا ''علیحدگی پسندی'' کے دائرے میں لایا جاتا ہے تو اس کے اثرات قومی سرحدوں سے باہر بھی محسوس ہو سکتے ہیں۔ ایک اور اہم تشویش چینی نگرانی اور مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی کا پھیلاؤ ہے۔ وسطی ایشیا میں چینی کمپنیوں کی موجودگی بڑھ رہی ہے، جبکہ بائیومیٹرک اور جینیاتی ڈیٹا کے تحفظ سے متعلق سوالات بھی سامنے آ رہے ہیں۔ ایسے حساس ڈیٹا کے ذخیرے، رسائی اور ممکنہ طور پر بیرون ملک منتقل ہونے کے معاملے کو قومی خودمختاری سے جوڑا جا رہا ہے۔ اسی طرح چین خطے میں معدنی وسائل، کان کنی، جیولوجیکل سروے اور ٹرانسپورٹ منصوبوں میں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ چین، کرغزستان اور ازبکستان کو ملانے والی ریلوے تجارت کے نئے مواقع پیدا کر سکتی ہے، لیکن اس کے ساتھ بیجنگ کی اقتصادی اور اسٹریٹجک رسائی میں بھی اضافہ ہوگا۔

کابل نے مسعود اظہر پر پاکستان کے دعوے کو مسترد کر دیا

کہا جیش محمد کا بانی افغانستان میں نہیں ہے

کابل: طالبان حکومت نے پاکستان کے بار بار ان دعووں کو مسترد کر دیا ہے کہ جیش محمد کے بانی مسعود اظہر افغانستان سے کام کر رہے ہیں۔ افغان وزارت خارجہ کے ایک سینئر اہلکار نے تصدیق کی ہے کہ وہ ملک میں نہیں ہے۔ کابل نے اس بات کا اعادہ کیا کہ افغان سرزمین کسی دوسرے ملک کے خلاف استعمال نہیں ہونے دی جائے گی۔ اسلام آباد نے طویل عرصے سے کہا ہے کہ اظہر افغانستان فرار ہو گیا، خاص طور پر جب اسے فنانشل ایکشن ٹاسک فورس (ایف اے ٹی ایف) کی جانب سے دہشت گرد گروپوں اور ان کی قیادت کے خلاف کریک ڈاؤن کے لیے دباؤ کا سامنا ہے۔ پیرس میں قائم عالمی واچ ڈاگ اپنے آئندہ اجلاس میں پاکستان کی انسداد دہشت گردی کی کوششوں کا جائزہ لینے کے لیے تیار ہے۔ اظہر 2001 کی پارلیمنٹ پر حملہ، 2008 کے ممبئی حملے، 2016 کے پٹھانکوٹ ایئربیس حملہ، اور 2019 کے پلوامہ بم دھماکے سمیت بڑے دہشت گردانہ حملوں کے لیے بھارت کو مطلوب ہے۔ پاکستان کو 2018 اور 2022 کے درمیان ایف اے ٹی ایف کی گرے لسٹ میں اینٹی منی لانڈرنگ میں نظامی کمیوں اور دہشت گردی کی مالی معاونت کے انسداد میں ناکامی کی وجہ سے رکھا گیا تھا۔ ایف اے ٹی ایف کے اقدامات پر نظر رکھنے والے لوگوں نے بتایا کہ اہم وجوہات میں دہشت گردی کی مالی معاونت کو روکنے میں ناکامی، خاص طور پر جیش محمد اور لشکر طیبہ کے دہشت گرد نیٹ ورکس کے علاوہ اقوام متحدہ کے نامزد کردہ افراد پر مالی پابندیوں کا کمزور نفاذ شامل ہے۔ گرے لسٹنگ سے باہر نکلنے کے لیے، پاکستان کو کئی اقدامات کرنے پر مجبور کیا گیا، جس میں جیش محمد اور لشکر طیبہ اور اس کے محاذوں پر پابندی لگانا اور ان تنظیموں کے رہنماؤں کو سزا دینا شامل ہے۔ پاکستان نے جن افراد کو 2021 میں غیر حاضری میں سزا سنائی ان میں سے ایک اظہر تھا۔ اسے مئی 2019 میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے عالمی دہشت گرد کے طور پر نامزد کیا تھا۔ 2022 میں، پاکستان کو اس شرط پر گرے لسٹ سے نکلنے کی اجازت دی گئی کہ اے پی جی (ایشیا/پیسفک گروپ آن منی لانڈرنگ) کچھ مخصوص نکات پر اپنی کوششوں پر اپنی کارکردگی کا جائزہ لینا جاری رکھے گا۔ ایک نکتہ جس پر پاکستان ایف اے ٹی ایف کی درخواست پر اے پی جی کے زیر جائزہ لے رہا ہے وہ اظہر کی گرفتاری کے لیے جاری کوششیں تھیں۔ گرے لسٹ سے نکلنے اور بین الاقوامی دباؤ اور اسپاٹ لائٹ میں کمی کے بعد، پاکستان گرے لسٹ سے نکلنے کے لیے ایف اے ٹی ایف کو دی گئی یقین دہانیوں سے پیچھے ہٹ گیا۔

آبنائے تائیوان کا تنازع عالمی معیشت پر دوسری جنگ عظیم سے زیادہ بڑا اثر ڈال سکتا ہے: اعلیٰ امریکی سفارت کار

تائی پے: تائیوان میں ریاستہائے متحدہ کے ڈی فیکٹو سفیر ریمنڈ گرین نے خبردار کیا کہ آبنائے تائیوان کے ساتھ تنازعہ عالمی معیشت کو دوسری جنگ عظیم سے بھی زیادہ نقصان دہ معاشی جھٹکا دے سکتا ہے۔ گرین، جو تائیوان میں امریکن انسٹی ٹیوٹ (AIT) کے سربراہ ہیں، نے تائی پے میں ایک دفاعی فورم میں یہ تبصرہ چین اور تائیوان کے درمیان فوجی تصادم کو روکنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کیے۔ امریکی انسٹی ٹیوٹ امریکی سفارتی مشن کے بہت سے کام انجام دیتا ہے کیونکہ واشنگٹن تائیوان کے ساتھ رسمی سفارتی تعلقات برقرار نہیں رکھتا ہے۔ گرین نے بیجنگ پر زور دیا کہ وہ تائیوان پر فوجی دباؤ ترک کرے اور تائی پے کے ساتھ بات چیت کو آگے بڑھائے۔ تائیوان عالمی ٹیکنالوجی اور سیمی کنڈکٹر سپلائی چین کا ایک بڑا حصہ ہے۔ بیجنگ، جزیرے کے ارد گرد فوجی تنازع یا طویل ناکہ بندی بین الاقوامی مینوفیکچرنگ اور تجارت کو متاثر کر سکتی ہے۔ گرین کا یہ انتباہ تائیوان پر چین کے فوجی دباؤ کے بارے میں بڑھتی ہوئی تشویش اور اس امکان کے پس منظر میں آیا ہے کہ تنازعہ مشرقی ایشیا سے بہت آگے کی معیشتوں کو متاثر کر سکتا ہے۔ رائٹرز نے رپورٹ کیا کہ گرین نے آبنائے تائیوان میں امن برقرار رکھنے کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے اپنے ریمارکس کا استعمال کیا۔ گرین نے تصادم کے خطرے کو کم کرنے کے ایک موقع کے طور پر آئندہ امریکہ۔چین سربراہی اجلاس کی طرف بھی اشارہ کیا۔ توقع ہے کہ چینی صدر شی جن پنگ اس ماہ کے آخر میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے ملاقات کے لیے امریکہ کا دورہ کریں گے۔ گرین نے کہا کہ سربراہی اجلاس واشنگٹن اور بیجنگ کو منصفانہ اور باہمی تعاون کی بنیاد پر ''اسٹریٹجک استحکام'' کے تعلقات کے طور پر بیان کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اعلیٰ سطح پر رابطے سے دونوں ممالک کو غلط فہمیوں اور غلط حساب کتاب سے بچنے میں مدد مل سکتی ہے۔

پاکستان میں قید انسانی حقوق کے وکلا کی رہائی کا مطالبہ

اسلام آباد: پاکستان میں انسانی حقوق کے وکلا ایمان زینب مزاری حاضر اور ہادی علی چٹھہ کی مسلسل قید پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ان کی فوری رہائی اور ان کے خلاف کارروائی ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ دونوں وکلا انسانی حقوق، جبری گمشدگیوں، بلوچ شہریوں کے حقوق اور دیگر حساس معاملات سے متعلق مقدمات میں قانونی معاونت فراہم کرتے رہے ہیں۔ ان کی گرفتاری اور قانونی کارروائی نے پاکستان میں وکلا اور انسانی حقوق کے کارکنوں کی آزادی سے متعلق بحث کو ایک بار پھر نمایاں کر دیا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے پاکستانی حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ ایمان مزاری اور ہادی چٹھہ کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ انسانی حقوق کے دفاع اور قانونی پیشہ ورانہ سرگرمیوں کی بنیاد پر وکلا کو نشانہ بنانا آزادی اظہار اور منصفانہ قانونی عمل سے متعلق سنگین سوالات پیدا کرتا ہے۔ ایمنسٹی کے مطابق دونوں وکلا کو اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں انجام دینے اور انسانی حقوق کے معاملات پر آواز اٹھانے کے باعث طویل عرصے سے دباؤ، مقدمات اور قانونی کارروائیوں کا سامنا رہا ہے۔ تنظیم نے اس امر پر بھی تشویش ظاہر کی کہ پاکستان میں انسداد دہشت گردی اور سائبر کرائم سے متعلق قوانین کو انسانی حقوق کے کارکنوں، وکلا اور ناقدین کے خلاف استعمال کیے جانے کے الزامات سامنے آتے رہے ہیں۔ انسانی حقوق کے حلقوں کا کہنا ہے کہ وکلا کو خوف یا دباؤ کے بغیر اپنے مؤکلوں کی نمائندگی کرنے کی آزادی حاصل ہونی چاہیے اور قانونی پیشے سے وابستہ افراد کے خلاف کارروائی قانون کے واضح اور شفاف طریقہ کار کے تحت ہونی چاہیے۔ پاکستانی حکام سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ دونوں وکلا کے بنیادی حقوق، منصفانہ عدالتی عمل اور قانونی نمائندگی کو یقینی بنایا جائے اور انسانی حقوق کے دفاع سے وابستہ افراد کو اپنی سرگرمیاں آزادانہ طور پر جاری رکھنے کی اجازت دی جائے۔

بنگلہ دیش کا تجارتی خسارہ جولائی میں 38 فیصد بڑھ گیا

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کا تجارتی خسارہ، اس کی بیرون ملک خرید و فروخت کے درمیان فرق، رواں مالی سال کے پہلے مہینے جولائی میں 38.36 فیصد بڑھ کر 2.08 بلین ڈالر تک پہنچ گیا، جس کی بنیادی وجہ مضبوط برآمدی نمو کے درمیان اعلیٰ درآمدی نمو ہے۔ تجارتی خسارہ گزشتہ مالی سال کے اسی مہینے میں 1.50 بلین ڈالر تھا۔ بنگلہ دیش بینک کے اعداد و شمار کے مطابق، درآمدی بل سال بہ سال 6.8 فیصد بڑھ کر 6.44 بلین ڈالر تک پہنچ گئے۔ اسی وقت، برآمدی آمدنی 1.6 فیصد کم ہو کر 3.54 بلین ڈالر رہ گئی۔ درآمدی بلوں میں، پٹرولیم اشیاء کی درآمدات مالی سال 27 کے جولائی میں 3.83 فیصد بڑھ کر 1.37 بلین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ صنعت کے اندرونی ذرائع نے بتایا کہ حالیہ دنوں میں ایران کے ساتھ امریکہ۔اسرائیل جنگ کی وجہ سے تیل کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے درآمدی بلوں کی ادائیگیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ تجارتی فرق کے علاوہ، ملک کا کرنٹ اکاؤنٹ بیلنس جولائی میں 66 ملین ڈالر تک گر گیا جو گزشتہ مالی سال کے اسی مہینے میں 125 ملین ڈالر تھا۔ بی او پی میں کرنٹ اکاؤنٹ بیلنس کسی ملک کے سامان، خدمات، آمدنی اور باقی دنیا کے ساتھ منتقلی کے خالص بہاؤ کی پیمائش کرتا ہے۔ تاہم، مالی سال 27 کے جولائی میں، مالی کھاتوں کا خسارہ کم ہو کر 677 ملین ڈالر رہ گیا جو گزشتہ سال کے اسی مہینے میں 746 ملین ڈالر تھا۔

بنگلہ دیش کو سیاسی انتقام اور جبر کے چکر سے نکلنے کی ضرورت: تجزیہ کار

بنگلہ دیش میں حکومتیں بدلنے کے باوجود سیاسی مخالفین کے خلاف ریاستی اداروں کے استعمال، گرفتاریوں اور انتقامی سیاست کا سلسلہ جاری رہنے پر تشویش بڑھ رہی ہے

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں حکومتیں بدلنے کے باوجود سیاسی مخالفین کے خلاف ریاستی اداروں کے استعمال، گرفتاریوں اور انتقامی سیاست کا سلسلہ جاری رہنے پر تشویش بڑھ رہی ہے۔ 2024 کی عوامی بغاوت نے ملک کو پرانے سیاسی نظام سے نکلنے کا موقع فراہم کیا تھا، لیکن اقتدار کی تبدیلی کے باوجود سیاسی عدم برداشت کے کئی پرانے طریقے برقرار دکھائی دیتے ہیں۔ ملک میں کئی دہائیوں سے سیاسی جماعتوں اور ان کی طلبہ تنظیموں کے درمیان تصادم سیاست کا حصہ رہا ہے۔ عوامی لیگ، بی این پی اور جماعت اسلامی سے وابستہ طلبہ تنظیموں پر مختلف ادوار میں تشدد اور مخالفین کو دبانے کے الزامات لگتے رہے ہیں۔ اس ماحول نے ایسی سیاسی ثقافت کو فروغ دیا جس میں مخالف کو حریف کے بجائے دشمن سمجھنے کا رجحان مضبوط ہوا۔ شیخ حسینہ کی حکومت کے دوران ہونے والی مبینہ زیادتیوں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی شفاف تحقیقات ضروری ہیں، تاہم ان واقعات کو سابق حکومت سے وابستہ افراد کے خلاف اجتماعی انتقام کا جواز نہیں بنایا جا سکتا۔ اگست 2026 میں سامنے آنے والی انسانی حقوق کی رپورٹس کے مطابق سابق عوامی لیگ حکومت سے وابستہ سینکڑوں افراد اب بھی بغیر فرد جرم کے جیلوں میں تھے۔ حراست میں اموات، طبی سہولتوں کی مبینہ عدم فراہمی اور ضمانت ملنے کے بعد نئے مقدمات درج کر کے دوبارہ گرفتار کیے جانے جیسے معاملات پر بھی سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ سیاسی شمولیت کے معاملے میں بھی یکساں اصول اپنانے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ 2025 میں جماعت اسلامی کی رجسٹریشن بحال ہونے اور اس کی انتخابی سیاست میں واپسی نے ظاہر کیا کہ سیاسی اخراج مستقل نہیں ہونا چاہیے۔ اسی اصول کے تحت عوامی لیگ کے لاکھوں ووٹروں اور حامیوں کو بھی پرامن سیاسی عمل میں حصہ لینے کا حق ملنا چاہیے۔ تاہم سیاسی بحالی کو کسی فرد کے خلاف مجرمانہ الزامات سے بریت نہیں سمجھا جا سکتا۔ جس شخص کے خلاف قابل اعتماد ثبوت موجود ہوں، اس کا منصفانہ عدالتی عمل کے ذریعے احتساب ہونا چاہیے، خواہ اس کا تعلق کسی بھی سیاسی جماعت سے ہو۔ شیخ حسینہ کی ممکنہ واپسی بھی بنگلہ دیش کے عدالتی نظام کے لیے ایک اہم امتحان قرار دی جا رہی ہے۔ انہیں وکیل تک رسائی، اپنے خلاف شواہد دیکھنے، دفاع کی تیاری اور عدالتی فیصلوں کو چیلنج کرنے کا مکمل حق ملنا چاہیے، جبکہ ان کی ذاتی سلامتی بھی یقینی بنائی جانی چاہیے۔ بنگلہ دیش کے لیے اصل چیلنج صرف حکومت تبدیل کرنا نہیں بلکہ اس سیاسی روایت کو تبدیل کرنا ہے جس میں اقتدار میں آنے والا فریق اپنے مخالفین کو وہ حقوق دینے سے انکار کر دیتا ہے جن کا مطالبہ وہ خود حزب اختلاف میں رہتے ہوئے کرتا تھا۔ ملک میں پائیدار جمہوریت کے لیے سیاسی مفاہمت، آزاد عدالتی عمل، صحافیوں اور اقلیتوں کا تحفظ، من مانی گرفتاریوں کا خاتمہ اور تمام سیاسی قوتوں کے لیے پرامن سرگرمیوں کی گنجائش ضروری ہے۔ انقلاب کے بعد حقیقی تبدیلی اسی وقت ممکن ہوگی جب انصاف کا معیار اس بات سے طے نہ ہو کہ اقتدار میں کون ہے۔

بحرالکاہل میں چین کے بڑھتے اثر و رسوخ کو روکنے کی کوششیں تیز

پلاؤ: بحرالکاہل کے خطے میں چین کے بڑھتے سیاسی، اقتصادی اور عسکری اثر و رسوخ کے درمیان علاقائی ممالک، امریکا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ اپنی حکمت عملی کو مزید فعال کر رہے ہیں۔ حالیہ پیسیفک آئی لینڈز فورم میں چین کی سرگرمیاں، تائیوان کا معاملہ اور بیجنگ کے میزائل تجربے پر تشویش نمایاں موضوعات رہے۔ پلاؤ میں منعقدہ 55ویں پیسیفک آئی لینڈز فورم میں چین نے تائیوان کی شرکت پر اعتراض کیا۔ تاہم کئی علاقائی رہنماؤں نے واضح کیا کہ بحرالکاہل کے ممالک اپنے فیصلے خود کریں گے اور بیرونی طاقتوں کو خطے کی ترجیحات طے کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ چین کے حالیہ بین البراعظمی بیلسٹک میزائل تجربے نے بھی خطے میں تشویش پیدا کی۔ فورم کے رہنماؤں نے میزائل تجربات کے دوران مناسب پیشگی اطلاع اور شفافیت پر زور دیا۔ پلاؤ کے صدر سورنگیل وپس جونیئر نے سوال اٹھایا کہ بحرالکاہل کو ایسی عسکری سرگرمیوں کا میدان کیوں بنایا جا رہا ہے۔ دوسری جانب چین بحرالکاہل کے چھوٹے ممالک میں بنیادی ڈھانچے، قرضوں، ترقیاتی منصوبوں اور موسمیاتی تبدیلی سے متعلق پروگراموں کے ذریعے اپنا اثر بڑھا رہا ہے۔ خطے میں چینی سفارتی موجودگی بھی گزشتہ برسوں کے دوران نمایاں طور پر بڑھی ہے۔

آپریشن سندور کے بعد پاکستان گھنے جنگلات میں

دہشت گردی کے کیمپ دوبارہ بنا رہا ہے: رپورٹ

نئی دہلی: ایسا لگتا ہے کہ پاکستان نے آپریشن سندور کے دوران حاصل ہونے والے اپنے فوجی اور دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانے سے بہت کم سیکھا ہے۔ اعلیٰ انٹیلی جنس ذرائع کے مطابق، پاکستانی فوج اب جنگی بنیادوں پر ہندوستانی فوج اور فضائیہ کے حملوں میں تباہ ہونے والی پوسٹوں کی مرمت کر رہی ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ پاکستان نہ صرف اپنی فوجی چوکیوں کو بحال کر رہا ہے بلکہ مئی 2025 میں مختصر تنازع کے دوران تباہ ہونے والے دہشت گردی کے بنیادی ڈھانچے کی تعمیر نو بھی کر رہا ہے۔ بھارتی تھرمل امیجرز، پودوں میں گھسنے والے ریڈار اور سیٹلائٹ کی نگرانی سے بچنے کے لیے، نئے کیمپ لائن آف کنٹرول کے قریب گھنے جنگلات کے اندر چھوٹے، منتشر سہولیات کے طور پر بنائے جا رہے ہیں۔ ان مقامات میں لونی، پنوال، ٹیپو پوسٹ، جمیلہ پوسٹ، عمران والی، چپراڑ، فارورڈ کہوٹہ، چھوٹا چک اور جنگلوڑ شامل ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ کیمپوں کو ڈرون مخالف نظام اور تھرمل سینسرز سے بھی لیس کیا جا رہا ہے۔ 10 مئی کی جنگ بندی کے بعد دو مہینوں تک تعمیر نو میں بہت کم پیش رفت ہوئی۔ تاہم، پچھلے تین مہینوں میں سرگرمیوں میں تیزی آئی ہے۔ کچھ بنیادی ڈھانچے آپریشنل حالت میں واپس آ گئے ہیں، جبکہ کئی سہولیات عارضی یا عارضی سیٹ اپ سے کام کرتی رہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ کچھ مقامات پر، تنازعہ کے بعد سے نقصانات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ بھارت نے پہلگام دہشت گردانہ حملے کے جواب میں 7 مئی 2025 کی اولین ساعتوں میں آپریشن سندور شروع کیا۔ ابتدائی حملوں میں پاکستان اور پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر میں جیش محمد، لشکر طیبہ اور حزب المجاہدین سے منسلک نو کیمپوں کو نشانہ بنایا گیا۔ تنازعہ بڑھتے ہی بھارت نے 11 پاکستانی ائیر بیسوں کو بھی نشانہ بنایا جن میں نور خان، سرگودھا، رفیقی، مرید، سکھر، سیالکوٹ، پسرور، چونیاں، سکردو، بھولاری اور جیکب آباد شامل ہیں۔ 88 گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی کے دوران، بارڈر سیکیورٹی فورس نے، ہندوستانی فوج کی کمان میں کام کرتے ہوئے، 118 پاکستانی سرحدی چوکیوں کو نشانہ بنایا۔ حملوں میں مواصلاتی نظام، دفاعی قلعے اور نگرانی کے دستے تباہ ہو گئے۔ پاکستان کے اپنے ڈویژنر نے بعد میں پشاور، جھنگ، گجرات، بہاولنگر، اٹک، حیدرآباد اور سندھ میں چھ سے سات اضافی اڈوں پر بھارتی حملوں کا اعتراف کیا۔ اس کے بعد پاکستان نے تباہ شدہ اڈوں کی مرمت اور JF-17 لڑاکا طیاروں اور C-130 ٹرانسپورٹ طیاروں کی بحالی کے لیے کروڑوں ڈالر کے ٹینڈر جاری کیے تھے۔

پاکستان کی بھارت کے خلاف 'قانونی جنگ' کی حکمت عملی کمزور پڑ گئی

پاکستان کی جانب سے بین الاقوامی قانونی اور ثالثی فورمز کے استعمال کے خلاف زیادہ سخت حکمت عملی اختیار کی ہے

نئی دہلی: سندھ طاس معاہدے پر ہیگ میں ثالثی کی تازہ کارروائی کے بعد بھارت نے پاکستان کی جانب سے بین الاقوامی قانونی اور ثالثی فورمز کے استعمال کے خلاف زیادہ سخت حکمت عملی اختیار کی ہے۔ بھارت نے نہ صرف ثالثی عدالت کے فیصلے کو مسترد کیا بلکہ اس ٹریبونل کے دائرۂ اختیار اور تشکیل کو تسلیم کرنے سے بھی انکار کر دیا ہے۔ پاکستان طویل عرصے سے بھارت کے ساتھ تنازعات کو بین الاقوامی اداروں، ثالثی فورمز اور معاہداتی نظاموں تک لے جاتا رہا ہے۔ سندھ طاس معاہدے کے تحت بھارتی پن بجلی منصوبوں، خصوصاً کشن گنگا اور رتلے، پر اعتراضات بھی اسی طویل قانونی کشمکش کا حصہ رہے ہیں۔ بھارت کا مؤقف رہا ہے کہ تکنیکی اختلافات کے حل کے لیے غیر جانب دار ماہر کا طریقۂ کار زیادہ مناسب ہے۔ اس قانونی حکمت عملی کا ایک اہم اثر بھارتی منصوبوں میں تاخیر اور ان کی لاگت میں اضافہ رہا ہے۔ کسی منصوبے پر برسوں تک بین الاقوامی سطح پر اعتراضات اور کارروائیاں جاری رہنے سے تعمیراتی عمل متاثر ہو سکتا ہے، خواہ بالآخر منصوبے کو آگے بڑھانے کی اجازت ہی کیوں نہ مل جائے۔ تاہم پہلگام دہشت گرد حملے اور آپریشن سندور کے بعد نئی دہلی کی حکمت عملی میں نمایاں تبدیلی آئی۔ بھارت نے سندھ طاس معاہدے کو اس وقت تک التوا میں رکھنے کا اعلان کیا جب تک پاکستان سرحد پار دہشت گردی کی حمایت کو قابل اعتبار اور ناقابل واپسی انداز میں ترک نہیں کرتا۔ ہیگ کی ثالثی عدالت نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ بھارت کے معاہدے کو التوا میں رکھنے کے باوجود سندھ طاس معاہدہ نافذ العمل ہے۔ بھارت نے اس موقف کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ایسی کارروائی میں شریک نہیں ہوگا جس کے دائرۂ اختیار کو وہ ابتدا ہی سے غیر قانونی یا معاہدے کے طے شدہ طریقۂ کار سے متصادم سمجھتا ہے۔ اس نئی پالیسی کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ پاکستان کسی بین الاقوامی فورم کو یکطرفہ طور پر فعال کر کے بھارت کو لازماً اس عمل میں شامل ہونے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ بھارت کے مطابق کسی بھی فیصلے کے پابند ہونے سے پہلے متعلقہ ادارے کا جائز اور تسلیم شدہ دائرۂ اختیار ہونا ضروری ہے۔ اس حکمت عملی کے نتیجے میں پاکستان اب بھی بین الاقوامی فورمز سے رجوع کر سکتا ہے اور اپنے حق میں آنے والے فیصلوں کو سفارتی کامیابی کے طور پر پیش کر سکتا ہے، لیکن بھارت کی عدم شرکت ایسے عمل کی سیاسی اور عملی اہمیت کو محدود کر سکتی ہے۔

انسانی حقوق کونسل نے افغانستان میں انسانی حقوق کی صورتحال پر متبادلہ خیال کیا

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بین الاقوامی برادری کو افغانوں کی آنے والی نسلوں کے لیے موجودہ صورتحال کے طویل مدتی نتائج پر غور کرنا چاہیے

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے اجلاس میں ایک بار پھر افغانستان میں انسانی حقوق کی صورتحال پر غور کیا گیا۔ آسٹریلیا، لکسمبرگ، نیوزی لینڈ، جرمنی، ترکی، کینیڈا، جاپان اور ملائیشیا سمیت متعدد ممالک کے نمائندوں نے افغانستان میں انسانی حقوق کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا اور خواتین اور لڑکیوں پر خاص طور پر تعلیم اور سماجی زندگی پر عائد پابندیاں ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بین الاقوامی برادری کو افغانوں کی آنے والی نسلوں کے لیے موجودہ صورتحال کے طویل مدتی نتائج پر غور کرنا چاہیے۔ جاپان کے نمائندے اتسویوکی اوایمکے نے کہا کہ جاپان طالبان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ افغانستان کی بین الاقوامی انسانی حقوق کی ذمہ داریوں کا احترام کریں، خواتین اور لڑکیوں پر سے پابندیاں اٹھائیں، اور ان کے انسانی حقوق کے مکمل اور مساوی لطف اندوز ہونے کو یقینی بنائیں۔'' آسٹریلیا کے نمائندے نے امارت اسلامیہ کے کئی سینئر ارکان کے خلاف پابندیوں کا اعلان کیا اور کہا کہ آسٹریلیا اپنے بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ مل کر خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمے کے کنونشن کے تحت افغانستان کو اپنی ذمہ داریوں کے لیے جوابدہ بنانے کی کوششیں کر رہا ہے۔ آسٹریلیا کے نمائندے جیمی کو پرنے کہا آسٹریلیا نے افغانستان کے خلاف ہماری خود مختار پابندیوں کے نظام کے تحت طالبان کے متعدد سینئر ارکان کو منظور کیا ہے۔ آسٹریلیا، ہمارے بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ، خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیازی سلوک کے خاتمے کے کنونشن کے تحت افغانستان کے خلاف

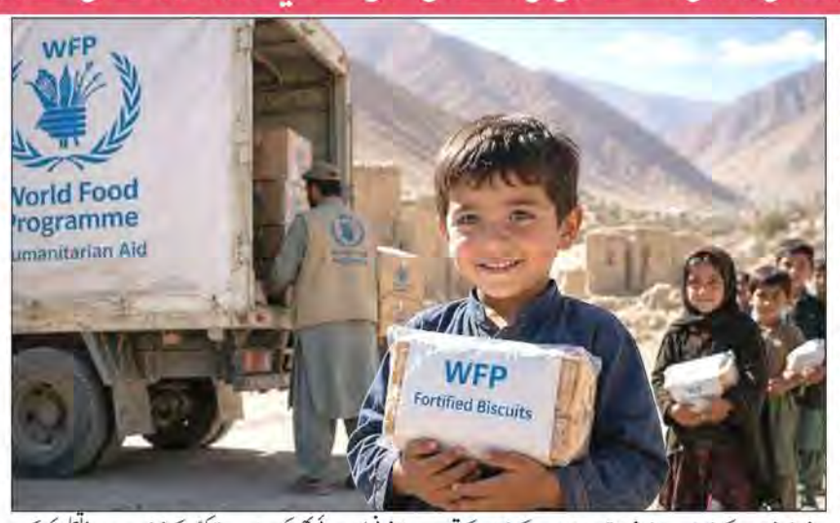

قانونی کارروائی بھی کر رہا ہے۔ ترکئی کے نمائندے نے تعلیم کو ایک عالمی انسانی حق قرار دیا اور کہا کہ انسانی حقوق کے احترام اور ایک جامع حکومت کے بغیر افغانستان میں پائیدار استحکام حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اس دوران ملائیشیا کے نمائندے نے افغانستان کے ساتھ بات چیت اور مشغولیت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ملک کے طویل مدتی استحکام اور ترقی کے لیے تمام افغانوں کی شرکت ضروری ہے۔ ملائیشیا نے بچوں کی مدد کے لیے اقوام متحدہ کے ساتھ تعاون جاری رکھنے پر بھی زور دیا۔ ملائیشیا کے نمائندے مصطفیٰ جمال راشدی نے کہا کہ ملائیشیا اس بات پر زور دیتا ہے کہ افغانستان کے طویل مدتی استحکام اور ترقی کے لیے تمام افغانوں کی بامعنی شرکت کی ضرورت ہے۔ ہم ڈی فیکٹو حکام کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ شمولیت کے لیے عملی اقدامات کریں، بشمول اس بات کو یقینی بنانا کہ خواتین اور لڑکیاں اپنی تعلی

ایسے لوگ یا تو جاہل ہیں یا متعصب اور بدترین خائن ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) کا عظیم ترین معجزہ قرآن مجید ہے اور اس میں شک بھی کیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر معجزاتِ رسول (ﷺ) کا انکار کر دیا جائے، غیر ناطق مخلوقات سے رسول اللہ (ﷺ) کا کلام فرمانا اور ان مخلوقات کا حضور (ﷺ) کے حکم کی اطاعت اور آپ (ﷺ) کی طرف رغبت ومحبت کے ساتھ ساتھ آپ کی رسالت کو پہچاننا بھی معجزات نبوی (ﷺ) میں شامل ہے۔ معجزات کے ظہور کا مقصد بھولی بھٹکی مخلوق کو اپنے خالق سے روشناس کرایا جائے اسی لیے آپ (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنی برہان قرار دیا اور تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپ (ﷺ) کی سیرت طیبہ کو اپنے لیے نمونہ عمل ٹھہرائیں اور صورت طیبہ کے انوار سے اپنے قلوب اور اپنی ارواح کو جلا بخشیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 9.1 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہوگا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیبتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گیبتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ممبئی رابطہ MUMBAIRAABTA مرشدانِ خبر
۱۰ ستمبر۔ ۲۰۲۶

اتر پردیش، ماحول بگاڑا جارہا ہے

ملک کی سب سے بڑی اور سیاسی اعتبار سے اہمیت کی حامل ریاست اتر پردیش میں آئندہ چند مہینوں میں اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں۔ تمام سیاسی جماعتوں کی جانب سے اپنے اپنے طور پر تیاریوں کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ ہر جماعت سیاسی ماحول کو اپنے موافق بنانے کیلئے کوشش کر رہی ہے اور عوام کی تائید حاصل کرنے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ جہاں تک موجودہ آدتیہ ناتھ حکومت کا سوال ہے تو اس کی جانب سے اقتدار پر برقراری کیلئے محض فرقہ وارانہ منافرت کے کھیل کو ہی ہوا دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سہارنپور میں ایک سو سال سے زائد عرصہ سے موجود مسجد کو غیر قانونی قرار دے کر عدالتی فیصلے کے خلاف اپیل کا موقع دئے بغیر چند گھنٹوں کے اندر مسمار کر دیا گیا۔ مسجد کو شہید کر کے ہی دم لیا گیا۔ اس کے بعد اب مراد آباد کی ایک اور مسجد کے تعلق سے ماحول تیار کیا جا رہا ہے۔ مراد آباد کی مسجد مصطفی کو بھی نوٹس جاری کر دی گئی ہے۔ کہا گیا ہے کہ 300 گز سرکاری اراضی پر غیر مجاز طور پر یہ مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ مسجد کمیٹی سے کہا گیا ہے کہ وہ اندرون پندرہ دن مسجد کا تخلیہ کرتے ہوئے عمارت کو منہدم کر دے بصورت دیگر انتظامیہ کی جانب سے انہدامی کارروائی کی جائے گی اور اراضی کو سرکاری قبضہ میں لے لیا جائے گا۔ یہ ایک طریقہ کار بنا لیا گیا ہے اور عدالتوں کو گمراہ کرتے ہوئے توڑ مروڑ کر ثبوت پیش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور عدالتوں سے احکام حاصل کرتے ہوئے کسی اپیل کا موقع دئے بغیر مسجدوں کو منہدم کرنے اور شہید کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ دراصل آدتیہ ناتھ حکومت کی انتخابی تیاری ہے اور ریاست کے ماحول کو فرقہ وارانہ منافرت کا شکار کرنے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ آدتیہ ناتھ حکومت کے پاس عوام کی دوبارہ تائید حاصل کرنے کیلئے کوئی کارنامے نہیں ہے اور نہ ہی عوام کی فلاح و بہبود کے کاموں کا کوئی ریکارڈ ہے۔ اسی لئے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سیاسی اور انتخابی فائدہ کیلئے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو قربان کیا جا رہا ہے۔ گذشتہ پارلیمانی انتخابات میں بی جے پی نے رام مندر کی تعمیر کی دہائی دیتے ہوئے عوام سے ووٹ مانگا تھا لیکن ریاست کے عوام نے اسے مسترد کر دیا اور بی جے پی کو لوک سبھا حلقہ ایودھیا ہی میں شکست سے دوچار کر دیا تھا۔ بی جے پی کو اس بار بھی مندر کا مسئلہ بھاری پڑ سکتا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے رام مندر میں چندہ چوری اور چڑھاوا چوری کے مسئلہ کو اجاگر کیا گیا ہے جس سے بی جے پی کی ہندوتوا پالیسی ٹھپ ہونے لگی تھی اور لوگ بی جے پی کے ہندوتوا کے دعووں پر ہی شکوک کرنے لگے تھے۔ بی جے پی سے سوال کیا جا رہا تھا۔ اس صورتحال میں بی جے پی حالات کو بگاڑنے اور عوام کی توجہ مندر کی چندہ چوری اور چڑھاوا چوری سے ہٹانے کی کوشش کرنے کے سواء کوئی اور راستہ نظر نہیں آ رہا ہے اور شائد یہی وجہ ہے کہ ایک بار پھر سے ریاست میں مسجدوں کو نشانہ بنانے کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ قانونی عمل کی تکمیل کا موقع دئے بغیر مسجدوں کو مسمار کیا جا رہا ہے اور اس کے ذریعہ بی جے پی فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کرتے ہوئے فائدہ اٹھانے کے منصوبے پر عمل کرتی نظر آ رہی ہے۔ بی جے پی کی یہ روش خطرناک ہے۔ یہ ملک کے دستور اور آئین کی خلاف ورزی ہے۔ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو متاثر کرنے کی کوشش ہے اور اقلیتوں کے حقوق کو تلف کرنے کی سوچی سمجھی سازش ہے۔ اس طرح کی کوششوں سے یو پی حکومت اور بی جے پی دونوں ہی کو گریز کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں تک اتر پردیش کے عوام کا سوال ہے تو انہیں اس حقیقت کو سمجھنا چاہئے کہ بی جے پی اپنی ناکامیوں اور اپنے حاشیہ برداروں کے کالے کرتوت کو چھپانے کیلئے مسلمانوں اور ان کی عبادتگاہوں کو نشانہ بنا رہی ہے اور مساجد کو مسمار کیا جا رہا ہے۔ ایسی کوششیں کرنے والوں سے ہوشیار اور چوکس رہنے اور انہیں اور ان کے عزائم دونوں کو ناکام بنانا چاہئے۔ عوام کو فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو متاثر کرنے والی طاقتوں کے جال میں پھنسے بغیر عقل و ہوش کا استعمال کرتے ہوئے ایسے عناصر کو سبق سکھانا چاہئے۔

ضوابط کی آڑ میں اقلیتی تعلیمی حقوق کا محاصرہ

مختصر یہ کہ ایران کا حالیہ سانحہ محض ایک ملک کا مسئلہ نہیں بلکہ پوری مسلم دنیا کے لیے ایک آئینہ ہے جس میں وہ اپنی کمزوریاں دیکھ سکتی ہے۔ عالمی سیاست کی سرد مہری اور مفاد پرستی کے دور میں اگر اسلامی ممالک باہمی تعاون، اعتماد اور عملی یکجہتی کو فروغ نہیں دیتے تو ان کی سیاسی خودمختاری بتدریج کمزور ہوتی جائے گی۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ جب مسلمان متحد ہوئے تو انہوں نے علم، تہذیب اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کیا، اور جب انتشار کا شکار ہوئے تو بیرونی قوتوں کے لیے آسان ہدف بن گئے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ جذباتی نعروں کے بجائے عملی حکمت عملی اختیار کی جائے۔ ایسی حکمتِ عملی جو مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ مفاد اور اجتماعی وقار کو مقدم رکھے۔ عالمی سیاست کی بساط پر عزت و وقار اسی قوم کو ملتا ہے جو اپنے داخلی اختلافات پر قابو پا کر مشترکہ قوت میں تبدیل ہو جائے۔

افتخار احمد قادری

اتر اکھنڈ میں مدارس کے خلاف جاری سرکاری کارروائیوں نے ایک مرتبہ پھر یہ سوال پوری شدت کے ساتھ کھڑا کر دیا ہے کہ کیا کسی ریاست میں تعلیمی نظم ونسق قائم کرنے کے نام پر کسی مخصوص مذہبی اقلیت کے تعلیمی اداروں کو مسلسل نشانہ بنایا جا سکتا ہے؟ اگر تعلیمی اداروں کے لیے قوانین اور ضوابط ضروری ہیں تو ان کا اطلاق یکساں طور پر تمام اداروں پر ہونا چاہیے لیکن جب ضابطہ محض ایک مخصوص طبقے کے اداروں کے لیے شکنجہ بن جائے اور اسی ضابطے کی بنیاد پر مدارس کو بند، سیل یا غیر فعال کیا جانے لگے تو معاملہ محض انتظامی کارروائی نہیں رہتا بلکہ اس کے اندر امتیازی سلوک کا ایک نہایت سنگین پہلو پیدا ہو جاتا ہے۔ دہرادون اور ہلدوانی میں مزید پانچ مدارس کے خلاف کارروائی کی اطلاعات نے اس تشویش کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ دستیاب اطلاعات کے مطابق ان کارروائیوں کے بعد ریاست میں بند کیے گئے مدارس کی تعداد بیس تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں سترہ مدارس کو سیل کیے جانے کی بات سامنے آئی ہے جبکہ تین مدارس کی انتظامیہ سے مبینہ طور پر تحریری حلف نامے یا یقین دہانیاں حاصل کی گئی ہیں کہ وہ اپنی تعلیمی سرگرمیاں موقوف کر چکے ہیں۔ اگر یہ تمام تفصیلات سرکاری ریکارڈ سے بھی اسی صورت میں ثابت ہوتی ہیں تو یہ صورت حال محض چند اداروں کی انتظامی خامیوں کا مسئلہ نہیں بلکہ ریاستی اقلیتی تعلیمی پالیسی کے وسیع تر رخ پر سنجیدہ سوالات عائد کرتی ہے۔ دہرادون کی آزاد کالونی میں واقع مدرسہ جامعۃ السلام الاسلامیہ کو سیل کیے جانے کی کارروائی نے بالخصوص غریب اور متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے ان طلبہ کے مستقبل کو متاثر کیا ہے جو انہی اداروں میں دینی وعصری تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ مدارس صرف اینٹ، پتھر اور در و دیوار کا نام نہیں ہوتے بلکہ ان کے ساتھ ہزاروں خاندانوں کی امیدیں، بچوں کا تعلیمی مستقبل، اساتذہ کی روزی اور ایک پوری تعلیمی روایت وابستہ ہوتی ہے۔ کسی مدرسے کو اچانک بند کر دینا محض ایک عمارت پر تالا لگانا نہیں بلکہ اس ادارے سے وابستہ طلبہ، اساتذہ اور ان کے خاندانوں کو ایک غیر یقینی صورت حال میں دھکیل دینا بھی ہے۔ ماجرا کی آزاد کالونی میں مدرسہ دارالرقم اور مدرسہ دارالعلوم رحیمیہ کی انتظامیہ سے کام بند کرنے کی تحریری یقین دہانی حاصل کیے جانے کی اطلاعات بھی تشویش ناک ہیں۔ اگر کسی ادارے میں قانونی یا دستاویزی خامی موجود ہے تو حکومت کے پاس اصلاح، مہلت، سماعت، اپیل اور قانونی چارہ جوئی کے متعدد راستے موجود ہوتے ہیں۔ ایک مہذب جمہوری نظام میں انتظامی اختیار کا مقصد اداروں کو یک قلم ختم کرنا نہیں بلکہ انہیں قانون کے دائرے میں لانا ہونا چاہیے۔ اس لیے ضروری ہے کہ حکومت واضح کرے کہ ان اداروں کو اپنی خامیاں دور کرنے کے لیے کتنا وقت دیا گیا، کیا انہیں مکمل سماعت کا موقع فراہم کیا گیا اور کیا ان کے خلاف کارروائی سے قبل مناسب قانونی طریقہ کار اختیار کیا گیا؟

ہلدوانی میں گوجا جالی ناتھ کے شنی بازار روڈ پر واقع مدرسہ جامعہ نوریہ برکاتِ آمنہ اور بن بھول پورہ کے اندرا نگر میں قائم ایک مدرسے کو مطلوبہ دستاویزات اور منظوری کے کاغذات پیش نہ کرنے کی بنیاد پر سیل کیے جانے کی اطلاع بھی اسی وسیع تر کارروائی کا حصہ معلوم ہوتی ہے۔ اگر کسی ادارے کے پاس مطلوبہ دستاویزات مکمل نہیں تھیں تو کیا اسے دستاویزات مکمل کرنے کے لیے معقول مہلت دی گئی؟ کیا انتظامیہ کو اپنی پوزیشن واضح کرنے کا پورا موقع ملا؟ کیا ایک ایسا شفاف طریقہ کار اختیار کیا گیا جس میں ادارے کے ذمہ داران اپنے حقوق کا دفاع کر سکتے تھے؟ ان سوالات کے جوابات سامنے آنا ضروری ہیں، کیونکہ قانون کی بالادستی صرف قانون نافذ کرنے کا نام نہیں بلکہ قانون کے منصفانہ اطلاق کا بھی تقاضا کرتی ہے۔ ریاستی حکام کی جانب سے یہ مؤقف پیش کیا جا رہا ہے کہ مقررہ شرائط پر پورا نہ اترنے والے مدارس کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے اور کوئی بھی تعلیمی ادارہ ضوابط اور منظوری کے بغیر کام نہیں کر سکتا۔ اصولی طور پر یہ بات قابلِ فہم ہے کہ ہر تعلیمی ادارے کو قانونی تقاضوں کی پابندی کرنی چاہیے۔ مدارس بھی ریاست کے اندر قائم تعلیمی ادارے ہیں اور ان کے لیے بھی قانونی، حفاظتی اور تعلیمی معیار کا احترام ضروری ہے۔ لیکن مسئلہ وہاں پیدا ہوتا ہے جہاں قانون کی پاس داری کے نام پر اصلاح کے بجائے اخراج، معاونت کے بجائے محاصرہ اور انتظامی نگرانی کے بجائے یک طرفہ کارروائی کا راستہ اختیار کیا جائے۔ ضابطہ کاری اور ادارہ جاتی خاتمہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ ضابطہ کاری کا مقصد تعلیمی معیار بلند کرنا، بنیادی سہولیات بہتر بنانا، طلبہ کے حقوق محفوظ کرنا، اساتذہ کے معیار کو بہتر بنانا اور اداروں کو قانونی دائرے میں لانا ہوتا ہے۔ اگر ضابطے اس مقام تک پہنچ جائیں جہاں معمولی یا قابلِ اصلاح خامیوں کی بنیاد پر پورے ادارے کا وجود ہی ختم کر دیا جائے تو پھر یہ سوال لازماً پیدا ہوگا کہ اصل مقصد اصلاح ہے یا اخراج؟۔

اتر اکھنڈ میں مدرسہ بورڈ کی تحلیل اور اس کے بعد اقلیتی تعلیمی اداروں کے لیے نئے انتظامی ڈھانچے کے قیام نے بھی اسی بحث کو جنم دیا ہے۔ ریاستی حکومت نے سابقہ مدرسہ بورڈ کے نظام کو ختم کر کے اقلیتی تعلیمی اداروں کے لیے ایک نیا ادارہ جاتی نظام نافذ کیا ہے۔ اس تبدیلی کے حامی اسے تعلیمی انتظام وانصرام کی نئی صورت قرار دے سکتے ہیں، لیکن ناقدین کے نزدیک اس کے نتیجے میں مسلم مدارس کی مخصوص شناخت اور خود اختیاری محدود ہوئی ہے۔ اس اختلاف کو محض سیاسی نعرے کے طور پر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، بلکہ اس کا جائزہ آئینی اصولوں، قانونی دفعات اور زمینی حقائق کی روشنی میں لینا ضروری ہے۔ مدارس ہندوستانی معاشرے میں صدیوں سے دینی تعلیم کے مراکز رہے ہیں۔ ان اداروں نے مذہبی علوم، عربی وفارسی زبانوں، فقہ، تفسیر، حدیث اور اسلامی تہذیب کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ آزادی کے بعد بھی مدارس نے ملک کے مختلف حصوں میں تعلیمی خدمات انجام دی ہیں۔ ان میں ایسے طلبہ بھی بڑی تعداد میں زیر تعلیم ہوتے ہیں جن کے خاندان مہنگے نجی تعلیمی اداروں کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لیے مدارس کو محض مذہبی عمارتوں کے طور پر دیکھنا ان کے سماجی اور تعلیمی کردار کو محدود کر کے دیکھنے کے مترادف ہوگا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ مدارس کے نظام میں اصلاح اور بہتری کی گنجائش ہمیشہ موجود رہی ہے۔ نصاب میں مناسب عصری مضامین کا اضافہ، طلبہ کی بنیادی تعلیمی ضروریات کی تکمیل، اساتذہ کی تربیت، انتظامی شفافیت، مالیاتی نظم ونسق، صحت وسلامتی کے تقاضے اور سرکاری قوانین کی پابندی جیسے امور کسی بھی تعلیمی ادارے کے لیے اہم ہیں۔ مدارس بھی ان تقاضوں سے مستثنیٰ نہیں۔ لیکن اصلاح کا راستہ بند شں نہیں بلکہ معاونت، رہنمائی، تربیت اور مرحلہ وار بہتری سے گزرتا ہے۔ یہاں ہندوستانی آئین کی روح بھی پیش نظر رہنی چاہیے۔ مذہبی اور لسانی اقلیتوں کو اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور چلانے کے حقوق آئینی تحفظ رکھتے ہیں۔ دستور ہند کا آرٹیکل 30 اقلیتوں کو اپنی پسند کے تعلیمی ادارے قائم اور چلانے کا حق فراہم کرتا ہے۔ اس حق کا مطلب یہ نہیں کہ اقلیتی ادارے ریاستی قوانین سے بالاتر ہو جاتے ہیں، بلکہ ریاست کو معیارِ تعلیم اور انتظامی تقاضوں کے لیے معقول ضابطے بنانے کا اختیار حاصل ہے۔ تاہم ضابطہ کاری ایسی نہیں ہونی چاہیے جو آئینی حق ہی کو عملاً بے معنی کر دے۔

سپریم کورٹ آف انڈیا نے بھی مدارس سے متعلق اپنے اہم فیصلے میں اقلیتی تعلیمی حقوق، ریاستی ضابطہ کاری اور تعلیمی معیار کے درمیان توازن کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ عدالتِ عظمیٰ نے واضح کیا تھا کہ آئینی دفعات کو باہم ہم آہنگ کر کے پڑھا جانا چاہیے۔ اس عدالتی فکر کا بنیادی نکتہ یہی ہے کہ ریاست تعلیمی معیار کو منظم کر سکتی ہے، لیکن اقلیتوں کے آئینی حقوق کو غیر ضروری طور پر مجروح نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت نے ریاستی ضابطہ کاری کے امکان کو تسلیم کرتے ہوئے اسے مطلق اختیار میں تبدیل نہیں کیا۔ ریاست اگر یہ کہتی ہے کہ مدارس میں تعلیمی معیار بہتر ہونا چاہیے تو اس مطالبے کو عملی اصلاحات کے ذریعے آگے بڑھانا چاہیے۔ اگر کسی مدرسے میں کاغذات نامکمل ہیں تو حکومت اسے مکمل کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ اگر عمارت کے متعلق قانونی مسئلہ ہے تو اس کی اصلاح کا راستہ دیا جا سکتا ہے۔ اگر حفاظتی معیار ناقص ہیں تو انتظامیہ کو مناسب مدت دے کر ان خامیوں کو دور کرنے کا موقع فراہم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے برعکس فوری سیل بندی آخری اقدام ہونا چاہیے، معمول کا انتظامی طریقہ نہیں۔ اتر اکھنڈ میں مدارس کے خلاف کارروائیوں کا ایک اور تشویش ناک پہلو یہ ہے کہ ان کا تعلق ایک ایسے ماحول سے جوڑا جا رہا ہے جہاں مسلمانوں کے مذہبی وعائلی معاملات سے متعلق متعدد پالیسی فیصلے پہلے ہی شدید سیاسی اور سماجی بحث کا موضوع بن چکے ہیں۔ ریاست میں یکساں سول کوڈ کے نفاذ کے بعد بھی اقلیتی حلقوں کی جانب سے متعدد تحفظات کا اظہار کیا گیا ہے۔ ایسے ماحول میں جب ایک ہی ریاست میں مدارس کے خلاف مسلسل کارروائیاں ہوتی ہیں تو فطری طور پر مسلمانوں کے اندر یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ ان کے مذہبی اور تعلیمی ادارے ایک وسیع تر انتظامی دباؤ کی زد میں ہیں۔

جمہوری حکومتوں کی اصل آزمائش یہ نہیں کہ وہ اکثریت کے لیے کیا کرتی ہیں بلکہ یہ بھی ہے کہ وہ اقلیتوں کے حقوق اور تحفظات کے ساتھ کس قدر انصاف کرتی ہیں۔ اقلیتوں کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ ریاست ان کی مخالف نہیں بلکہ ان کی آئینی محافظ ہے۔ اگر کسی مسلمان شہری کو یہ خدشہ لاحق ہو کہ اس کا مدرسہ صرف اس لیے نشانہ بن سکتا ہے کہ وہ ایک اقلیتی مذہبی ادارہ ہے تو یہ صورت حال ریاست اور شہری کے درمیان اعتماد کے رشتے کو کمزور کرتی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت کے لیے سب سے بہتر راستہ شفافیت ہے۔ ہر بند کیے گئے مدرسے کے خلاف کارروائی کی مکمل قانونی بنیاد عوام کے سامنے رکھی جانی چاہیے۔ یہ بتایا جانا چاہیے کہ کس ادارے نے کون سا قانون توڑا، اسے کب نوٹس دیا گیا، جواب کے لیے کتنا وقت دیا گیا، سماعت کب ہوئی اور بندش کا حتمی حکم کس قانونی اختیار کے تحت جاری ہوا۔ اگر کسی ادارے نے واقعی سنگین قانونی خلاف ورزی کی ہے تو حکومت کو اس کا ثبوت پیش کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہونی چاہیے۔ لیکن اگر کارروائی صرف بہم الزامات اور عمومی دعووں کی بنیاد پر ہو تو اس سے شکوک وشبہات مزید گہرے ہوں گے۔ ریاستی حکومت کو یہ بھی واضح کرنا چاہیے کہ مدارس کی بندش کے بعد وہاں زیر تعلیم طلبہ کے لیے متبادل تعلیمی انتظام کیا گیا ہے یا نہیں۔ ایک ادارہ بند کرنے کا فیصلہ صرف عمارت اور انتظامیہ تک محدود نہیں ہوتا۔ اس کے سب سے بڑے متاثرین طلبہ ہوتے ہیں۔ غریب خاندانوں کے بچوں کو اگر اچانک تعلیمی ادارے سے محروم کر دیا جائے تو ان کے تعلیمی سلسلے میں تعطل پیدا ہوتا ہے۔ اگر حکومت واقعی طلبہ کے مستقبل کے بارے میں سنجیدہ ہے تو ہر کارروائی کے ساتھ ان کے متبادل تعلیمی انتظام کی بھی ضمانت دینی چاہیے۔ مدارس کے بارے میں ایک متوازن قومی بحث کی بھی ضرورت ہے۔ نہ مدارس کو تنقید سے بالاتر سمجھا جا سکتا ہے اور نہ انہیں شک کی نگاہ سے دیکھ کر ان کے پورے نظام کو مشتبہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

مجلس ابناء قدیم نے اپنے اساتذہ کرام کو نیک خواہشات پیش کی

5 ستمبر کو ٹیچرس ڈے کے موقع پر عصری تعلیم گاہوں میں بڑے اہتمام کے ساتھ الگ الگ طریقے سے منایا جاتا ہے اور اپنے اساتذہ کرام کو خراج تحسین پیش کیا جائے گا اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے مجلس ابناء قدیم بھی شرعی حدود کے پیش نظر اپنے چند اساتذہ کرام جن میں حافظ خلیل احمد جمالی۔ مولانا انیس احمد جمالی۔ مولانا امتیاز احمد صدیقی۔ مولانا سلیم احمد صاحبان کو ضیافت پر مدعو کر کے ایک دوستانہ ماحول میں سبھی اراکین نے یہ اعتراف کیا کہ ہم جن مقام پر فائز ہیں وہ آپ جیسے اساتذہ کرام کی توجہ کا نتیجہ ہے کہ ہم مساجد مکاتب کی خدمت پر فائز ہیں مجلس کے اراکین نے اپنے اساتذہ کرام کی خدمت میں ہدایا پیش کر کے دعائیہ کلمات پیش کیا اس بابرکت تقریب کی صدارت مولانا ابواسامہ یوسفی صاحب نے فرمائی۔ مولانا سفیان احمد جمالی نے اساتذہ کرام کو تہنیتی ودعائیہ یہ کلمات پیش کیا اور بتایا کہ اساتذہ یہ صرف ایک لفظ نہیں یہ ایک احساس ہے۔ یہ ایک ذمے داری ہے۔ یہ ایک سایہ ہے۔ یہ وہ چراغ ہے جو خود جلتا ہے تاکہ دوسروں کی زندگی روشن ہو سکے۔ اساتذ ہماری شخصیت کو جنم دیتا ہے اور آپ ہی اساتذہ کرام کی دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ مجلس کے پلیٹ فارم سے ہر شعبے میں اپنا دائرہ وسیع کئے ہوئے ہے اور الحمدللہ مجلس ابناء قدیم کی نگرانی میں چلنے والے مکاتب میں 22 اگست کو 330 طلباء وطالبات نے ششماہی امتحان میں حصہ لیا اس طرح کئی کاموں میں مجلس اپنا کام خاموشی سے کر رہی ہے جس اجر یقیناً ہمارے ساتھ ساتھ ہمارے اساتذہ کرام کو بھی ملے گا ان شاء اللہ مولانا شفیق الرحمن جمالی نے استاذ پر خوبصورت نظم پیش کر کے سماں باندھ دیا اخیر میں استاذ محترم مولانا انیس احمد جمالی صاحب نے مجلس کے اراکین کو دعائیہ یہ کلمات سے نوازا مولانا ابواسامہ یوسفی صاحب کی دعا پر تقریب کا اختتام ہوا رسم شکریہ مولانا سفیان احمد نے پیش کیا۔ ضیافت کا نظم۔ حافظ سفیان احمد جمالی۔ مولانا رفیق احمد جمالی۔ حافظ شہزاد اعظمی جمالی صاحبان کی جانب سے تھا مذکورہ تقریب ہوٹل فوڈ قصبہ میں منعقد ہوئی۔ علم کی شمع روشن کرنے اور ہماری زندگیوں کو تہذیب، اخلاق اور کامیابی کے راستے پر گامزن کرنے میں آپ کا کردار ہمیشہ ہمارے دلوں میں زندہ رہے گا۔ مجلس ابناء قدیم آپ کی بے لوث محنت، مخلصانہ رہنمائی اور شفقت پر آپ کے لیے دل کی گہرائیوں سے سپاس گزاری اور احترام کا اظہار کرتی ہے۔

نیو اراسیمی انگلش نیٹورک میں باامقصد ریڈنگ کمپیٹیشن کا انعقاد

نیو اراسیمی ان

مالی تفاوت کے معاملے میں بھی انسان کو اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے جو مال و دولت عطا فرمائی ہے، اس پر شکر ادا کرتے ہوئے حلال ذرائع سے مزید جدوجہد کرتے رہنا چاہیے۔ کسی دوسرے سے اپنی دولت کا موازنہ کرتے رہنا مناسب نہیں، کیونکہ ایسا موازنہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی ناقدری اور ناشکری کی طرف لے جاسکتا ہے اور حسد جیسی مہلک بیماری میں مبتلا کرسکتا ہے۔ اگر کبھی انسانی فطرت کے تقاضے کے تحت دوسروں کا مال و دولت یا ظاہری حالت دیکھ کر دل میں محرومی کا احساس پیدا ہوجائے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ایک مؤثر علاج بتایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل وصورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اسے ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہیے جو اس سے کم درجہ کا ہے۔

موازنہ کی نفسیات اور اس کے اثرات۔۔۔

محمد جاوید قاسمی

کائناتِ خداوندی انتہائی سحر انگیز، حسین اور دل کش ہے۔ اس کی خوبصورتی کا ایک بڑا راز اس میں پائے جانے والے اختلاف وتنوع میں مضمر ہے۔ کائنات کا ہر وجود دوسرے سے کسی نہ کسی اعتبار سے مختلف ہے، یک رنگی و یکسانیت اس کی فطرت کے خلاف ہے۔ یہی صورتِ حال اس کائنات کے اہم ترین اور اشرف وجود، یعنی انسان کی بھی ہے۔ ہر انسان دوسرے انسان سے جسمانی ساخت، قد وقامت، رنگ وروپ، طبیعت ومزاج، احساسات وجذبات، مال و دولت اور صلاحیت و استعداد اور ذہنی ساخت کے اعتبار سے مختلف ہے۔ کوئی کالا ہے، کوئی گورا اور کوئی سانولا، کوئی حسین ہے تو کسی کو اس کے مقابلے میں کم حسن عطا ہوا ہے۔ کسی کا جسم دبلا ہے تو کوئی فربہ ہے، کوئی دراز قامت ہے تو کوئی پستہ قد۔ اسی طرح ذہنی صلاحیتوں میں بھی یکسانیت نہیں، کوئی اعلیٰ ذہن رکھتا ہے، کوئی متوسط اور کوئی نسبتاً کم ذہنی صلاحیتوں کا حامل ہے۔ طبیعت ومزاج میں بھی نمایاں تفاوت پایا جاتا ہے، کوئی نرم مزاج ہے تو کوئی سخت طبیعت، کسی کو جلد غصہ آتا ہے تو کسی کو دیر سے۔ کسی کی پسند وناپسند دوسروں سے مختلف ہوتی ہے، کوئی آرام پسند ہے تو کوئی محنت اور مجاہدے کو ترجیح دیتا ہے۔ یہ تمام اختلافات انسانی معاشرے کا فطری حصہ ہیں، خالق کائنات نے اپنی حکمت اور مصلحت کے تحت ہر انسان کو ایک خاص صورت، مزاج اور صلاحیت عطا کی ہے۔ اسی حقیقت کو قرآن یوں واضح کرتا ہے: وہی ہے جو ماؤں کے پیٹ میں جس طرح چاہتا ہے تمہاری صورت بناتا ہے۔ (آل عمران:6) اور جس صورت میں چاہا، اس نے تجھے جوڑ کر تیار کیا۔ (انفطار:8) ایک جگہ یوں ارشاد فرمایا: ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں ڈھال کر پیدا کیا ہے۔ (التین:4)۔ انسانوں کے درمیان فرق محض شکل وصورت تک محدود نہیں، بلکہ صلاحیتوں اور استعداد میں بھی نمایاں تفاوت پایا جاتا ہے۔ کسی کے اندر مؤثر خطاب کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے تو کوئی قلم کا شہسوار ہوتا ہے، کسی میں قائدانہ صلاحیتیں ہوتی ہیں، کسی کے اندر تدریسی استعداد اور کوئی انتظامی امور میں غیر معمولی مہارت رکھتا ہے، کوئی جسمانی کام میں ممتاز ہوتا ہے تو کوئی ذہنی کام میں، کسی کو بات جلد سمجھ میں آجاتی ہے تو کسی کو سمجھنے میں کچھ وقت لگتا ہے۔ کوئی خلوت پسند ہوتا ہے تو کوئی لوگوں میں گھلنے ملنے کو پسند کرتا ہے۔ کوئی غیر معمولی قوت حافظہ کا مالک ہوتا ہے، کسی میں تجزیاتی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے اور کسی میں تخلیقی صلاحیت نمایاں ہوتی ہے۔ اسی طرح مال و دولت کے اعتبار سے بھی اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے درمیان تفاوت رکھا ہے، سب کی معاشی حالت یکساں نہیں، کسی کے پاس زیادہ دولت ہے تو کسی کے پاس کم۔ ارشادِ خداوندی ہے: دنیوی زندگی میں ان کی روزی کے ذرائع بھی ہم نے تقسیم کر رکھے ہیں اور ہم نے ہی ان میں سے ایک کو دوسرے پر درجات میں فوقیت دی ہے تاکہ وہ ایک دوسرے سے کام لے سکیں (زخرف 32) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے معاشی تفاوت ذکر کرنے کے ساتھ اس کی ایک حکمت بھی بیان فرمائی ہے کہ انسان ایک دوسرے کے کام آسکیں۔ اگر سب کی مالی حالت یکساں ہوتی تو باہمی تعاون اور تقسیم کار کی وہ بنیاد باقی نہ رہتی جس کے ذریعے انسانی معاشرہ اپنا نظام چلاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ انسانوں میں تفاوت اور اختلاف اللہ رب العالمین کی حکمت کا حصہ ہے، مختلف شکل وصورت عطا کرنا، الگ الگ صلاحیتوں سے نوازنا اور مال و دولت میں ایک کو دوسرے پر فوقیت دینا، سب امورِ الٰہی ہے۔ اسی لیے اس میں کسی بھی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں اور اگر کوئی ناکام کوشش کرتا بھی ہے تو اسے فطرت سے بغاوت کے نتائج کا سامنا ضرور کرنا ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ روزگارِ کائنات کو رواں دواں رکھنے کے لیے دنیا میں مختلف صلاحیتوں اور کرداروں کا وجود ناگزیر ہے، اگر تمام انسان یکساں ہوجائیں تو کاروبارِ دنیا جمود وتعطل کا شکار ہوجائے گا۔ اسی تناظر میں اگر موازنہ کی نفسیات کا جائزہ لیا جائے تو ان چیزوں میں موازنہ کرنا جس میں انسان کو کسی قسم کا اختیار نہیں دیا گیا ہے بے سود نظر آتا ہے۔ اس لیے اگر کوئی شخص اپنی شکل وصورت اور جسمانی ساخت کا موازنہ کسی دوسرے سے کرتا ہے اور اپنے خدوخال سے ہمہ وقت پریشان رہتا ہے تو یہ رویہ اس کے لیے تباہ کن ثابت ہوسکتا ہے۔ ایسی کوشش سے کوئی حقیقی فائدہ حاصل نہیں ہوتا؛ اس کے نتیجے میں حسرت، یاس، ناشکری اور احساسِ کمتری پیدا ہوسکتا ہے، جو انسانی سکون کے دشمن ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنی فطری صلاحیتوں کا موازنہ دوسروں سے کرتا ہے اور ایسی استعداد حاصل کرنے کی کوشش کرے جس میں اس کا کوئی اختیار ہی نہیں تو یہ خواہش بھی پریشانی کا باعث بن سکتی ہے۔ مثال کے طور پر کوئی عورت یہ خواہش کرے کہ کاش وہ مرد ہوتی تاکہ مردوں کے بعض مخصوص کام انجام دے سکتی۔ تو ایسی تمنا خواہش فطرت کے خلاف ہے قرآن کریم نے بھی ایسی تمنا کرنے سے منع کیا ہے جس میں انسان کو اختیار حاصل نہیں۔ چنانچہ جب دورِ نبوی ﷺ میں بعض صحابیات نے یہ تمنا کی کہ اگر وہ مرد ہوتیں تو وہ بھی جہاد میں حصہ لے کر مزید اجر حاصل کرلیتیں تو اس پر اللہ نے وحی نازل فرما کر متنبہ فرمایا اور جن چیزوں میں ہم نے تم کو ایک دوسرے پر فوقیت دی ہے، ان کی تمنا نہ کرو، مرد جو کچھ کمائی کریں گے، ان کو اس میں سے حصہ ملے گا، اور عورتیں جو کچھ کمائی کریں گی، ان کو ان میں سے حصہ ملے گا۔ اور اللہ سے اس کا فضل مانگا کرو، بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والے ہیں۔ (النساء: 32) اس آیت کریمہ کا حکم صرف ان صحابیات تک ہی محدود نہیں بلکہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ ان امور میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہے جن میں اس کا اپنا کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو ایک اعتبار سے فضیلت دی ہے تو کسی دوسرے کو کسی اور اعتبار سے۔ اس لیے ایسی چیزوں کی تمنا کرتے رہنا جنہیں انسان بدل نہیں سکتا، اکثر بے فائدہ حسرت اور ذہنی پریشانی ہی کا سبب بنتا ہے۔ البتہ جن چیزوں کے حصول میں انسان کو اختیار دیا گیا ہے، ان میں وہ بھرپور جدوجہد کرسکتا ہے، بلکہ اسے کرنی چاہیے۔ دوسروں کے اچھے اخلاق دیکھ کر اپنے اندر وہ اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کرنا، کسی کو زیادہ علم والا دیکھ کر خود علم حاصل کرنے کی محنت کرنا، اور کسی کی عبادت ونیکی سے متاثر ہوکر اپنی اصلاح اور ترقی کی کوشش کرنا مثبت موازنے کی مثالیں ہیں۔

مالی تفاوت کے معاملے میں بھی انسان کو اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے جو مال و دولت عطا فرمائی ہے، اس پر شکر ادا کرتے ہوئے حلال ذرائع سے مزید جدوجہد کرتے رہنا چاہیے۔ کسی دوسرے سے اپنی دولت کا موازنہ کرتے رہنا مناسب نہیں، کیونکہ ایسا موازنہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی ناقدری اور ناشکری کی طرف لے جاسکتا ہے اور حسد جیسی مہلک بیماری میں مبتلا کرسکتا ہے۔ اگر کبھی انسانی فطرت کے تقاضے کے تحت دوسروں کا مال و دولت یا ظاہری حالت دیکھ کر دل میں محرومی کا احساس پیدا ہوجائے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ایک مؤثر علاج بتایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل وصورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اسے ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہئے جو اس سے کم درجہ کا ہے۔ (بخاری) اس تعلیم کا فائدہ یہ ہے کہ انسان اپنی نعمتوں کو حقیر نہیں سمجھتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور حسد جیسی مہلک بیماری سے محفوظ رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی حقیقت سے ناواقفیت کی وجہ سے انسان موازنہ کا شکار ہوجاتا ہے اور ان چیزوں میں بھی دوسروں سے اپنا موازنہ کرنے لگتا ہے جن میں اس کا کوئی اختیار نہیں، مثلاً شکل وصورت، حسن و جمال، پیدائشی ذہنی وجسمانی صلاحیتیں اور بعض معاشی حالات۔ نتیجتاً وہ ذہنی پریشانی، احساسِ کمتری اور بے اطمینانی کا شکار ہوجاتا ہے۔ اس سلسلے میں بچوں کے ساتھ بھی بڑی ناانصافی کی جاتی ہے، بعض والدین معمولی معمولی باتوں پر اپنے بچوں کا موازنہ دوسرے بچوں سے کرتے ہیں جس سے بچے کے اندر احساسِ کمتری جیسا نفسیاتی عارضہ جنم لے لیتا ہے جو اس کی ذہنی، فکری اور شخصی نشوونما کے لیے نقصان دہ ہے۔ یہ رجحان عام ہے کہ تعلیم کے معاملے میں بعض اوقات بچے کے فطری رجحان اور صلاحیت کو سمجھے بغیر محض دوسروں بچوں سے موازنہ کرکے انہیں وہ سبجیکٹ پڑھنے پر مجبور کیا جاتا ہے جس میں انہیں کوئی دلچسپی نہیں۔ بعض مرتبہ والدین کی طرف سے ایسا دباؤ ہوتا ہے کہ بچہ خودکشی کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ بہرکیف، ان امور میں موازنہ کرنا جن میں انسان کو کوئی اختیار حاصل نہیں، بے سود ہے اور اسے ناقدری، ناشکری، حسرت اور احساسِ کمتری میں مبتلا کرسکتا ہے۔ اس کے برعکس مثبت موازنہ جیسے علم میں آگے بڑھنا، اخلاق کو بہتر بنانا، عبادت میں سبقت کرنا، صدقہ وخیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور خدمتِ خلق میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرنا، نہ صرف جائز ہے بلکہ قابلِ تحسین بھی ہے۔

□□□

ذات، صنف اور مذہب کی بنیاد پر تشدد کیوں؟

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

بھارت کا آئین ہر شہری کو مساوات، آزادی، عزتِ نفس اور قانون کے یکساں تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ آئین کی نظر میں نہ کوئی اونچی ذات ہے نہ نیچی، نہ مرد کو عورت پر فطری برتری حاصل ہے اور نہ مذہب کسی شہری کے بنیادی حقوق کا معیار بن سکتا ہے۔ اس کے باوجود ہندوستانی معاشرے میں ذات، صنف اور مذہب کی بنیاد پر تشدد آج بھی ایک سنگین حقیقت ہے۔ سوال یہ ہے کہ آئینی مساوات کے باوجود سماجی زندگی میں یہ عدم مساوات کیوں برقرار ہے؟ قومی جرائم ریکارڈ بیورو NCRB اور انسانی حقوق کمیشن NHRC کی رپورٹیں ذات، صنف اور مذہب کی بنیاد پر جرائم کی ایک ایسی تصویر پیش کرتی ہیں جو تشویش میں مبتلا کرتی ہے۔ بھارتیہ سماج میں ذات صرف شناخت نہیں ہے بلکہ یہ سماجی مرتبے، پیشے، رہائش، شادی، وسائل اور طاقت کے تعین کا ذریعہ ہے۔ آئین نے چھوت چھات ختم کی، مساوات کی ضمانت دی اور دلتوں کے تحفظ کے لیے خصوصی قوانین بنائے، لیکن سماج کی ذہنیت تبدیلی قانونی حکم سے ممکن نہیں۔

دلتوں کے خلاف تشدد کے واقعات میں اکثر زمین، پانی، روزگار، سماجی برابری، بین ذات شادی، سیاسی خود اختیاری یا محض ''روایتی حدود'' عبور کرنے جیسے عوامل سامنے آتے ہیں۔ یعنی جرم صرف اس وقت نہیں ہوتا جب کوئی دلت قانون توڑتا ہے، بعض اوقات اس وقت بھی تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب وہ اپنے قانونی اور آئینی حقوق استعمال کرنا چاہتا ہے۔ قومی جرائم ریکارڈ بیورو کے اعداد اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ 2023 میں درج فہرست ذاتوں کے خلاف 789,57 جرائم درج ہوئے، جبکہ 2022 میں یہ تعداد 582,57 تھی۔ اتر پردیش میں سب سے زیادہ 15130 مقدمات درج ہوئے اس کے بعد راجستھان میں 8449 اور مدھیہ پردیش میں 8232 مقدمات درج ہوئے۔ این سی آر بی کے مطابق درج فہرست ذاتوں کی آبادی کے ہر ایک لاکھ افراد پر جرائم کی شرح 28.7 رہی۔ 2023-2019 کے دوران درج فہرست ذاتوں کے خلاف جرائم میں 8.25 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ محض ایک اعداد نہیں، ان کے پیچھے مار پیٹ، دھمکی، توہین، جنسی تشدد، قتل اور ذات کی بنیاد پر دوسرے مظالم کے واقعات موجود ہیں۔ خواتین کے خلاف جرائم کا مسئلہ اس سے بھی زیادہ پیچیدہ ہے، کیونکہ اس کا بڑا حصہ ایسے ماحول میں جنم لیتا ہے جسے معاشرہ ''نجی'' سمجھتا ہے۔ شوہر یا سسرال کا ظلم، جہیز، جنسی تشدد، عصمت دری، تعاقب، سائبر ہراسانی، اغوا اور کام کی جگہ پر جنسی استحصال بی یہ سب عورت کے خلاف طاقت کے استعمال کی مختلف شکلیں ہیں۔ قومی جرائم ریکارڈ بیورو کے مطابق 2023 میں خواتین کے خلاف 211,48,4 جرائم درج ہوئے۔ جبکہ 2022 میں یہ تعداد 256,45,4 تھی۔ 2024 میں گھٹ کر 534,41,4 ہوگئی، یعنی تقریباً ڈیڑھ فیصد کی کمی آئی۔ بظاہر یہ کمی اطمینان بخش معلوم ہوتی ہے، لیکن چار لاکھ سے زیادہ مقدمات کا سالانہ اندراج ہمیں یہ بتانے کے لیے کافی ہے کہ خواتین کی سلامتی کا مسئلہ معمولی نہیں۔ خواتین کے خلاف تشدد کی بنیادی وجہ محض مجرمانہ ذہنیت نہیں بلکہ پدرانہ سماجی ڈھانچہ بھی ہے۔ عورت کو خاندان کی عزت، مرد کی ملکیت یا گھر کی ذمہ داری سمجھنے والی سوچ اس کی آزادی اور خودمختاری کو محدود کرتی ہے۔ جہاں مرد کو فیصلہ کرنے والا اور عورت کو تابع سمجھنے کی تربیت دی جائے، وہاں عورت کی خودمختاری، تعلیم، ملازمت، شادی، لباس، نقل وحرکت اور جائیداد جیسے معاملات بھی تنازع کا سبب بن سکتے ہیں۔ سب سے افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ عورت کے خلاف تشدد کسی اجنبی کی طرف سے نہیں بلکہ کسی قریبی یا خاندان کے شخص کی طرف سے ہوتا ہے۔ کئی مرتبہ اسے خاندان کی ''اندرونی بات'' کہہ کر نظرانداز کردیا جاتا ہے۔ یوں متاثرہ عورت کو انصاف حاصل کرنے کے لیے اپنوں سے ہی مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اسی لیے قومی جرائم ریکارڈ بیورو نے خواتین کے حقوق کے سلسلے میں One Stop Centers، قانونی امداد، مشاورت، محفوظ پناہ گاہوں اور ادارہ جاتی حساسیت کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ لیکن محض ادارے قائم کردینا کافی نہیں ہوگا، عورت کو یہ اعتمادہ ہونا چاہئے کہ اگر وہ ظلم کے خلاف کھڑی ہوگی تو خاندان، پولیس، معاشرہ اور عدالت اس کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔

مذہب کی بنیاد پر تشدد کا مسئلہ اعداد وشمار کے اعتبار سے سب سے زیادہ پیچیدہ ہے۔ قومی جرائم ریکارڈ بیورو مذہب کی بنیاد پر جرائم کے اعداد تو جاری نہیں کرتا لیکن فرقہ وارانہ، مذہبی فسادات یا تشدد کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ دستیاب سرکاری اعداد کے مطابق 2020 میں ایسے واقعات میں غیر معمولی اضافہ ہوا تھا۔ اس کے بعد 2021 اور 2022 میں نمایاں کمی آئی۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا کہ مذہبی منافرت ختم ہوگئی۔ فرقہ وارانہ نوعیت کے تشدد میں کمی سے مسئلہ کی سنگینی ختم نہیں ہوتی۔ کسی شخص کو مذہب کی وجہ سے دھکا، عبادت گاہ کو نقصان پہنچانا، مذہبی شناخت کی بنیاد پر سماجی یا معاشی بائیکاٹ، نفرت انگیز مہم چلانا یا سوشل میڈیا پر کسی برادری کو مجرم قرار دینا یا افواہ کی بنیاد پر ہجوم کو مشتعل کرنا، یہ سب وسیع تر معنوں میں مذہبی تعصب کے مظاہر ہیں۔ ذات اور مذہب کی بنیاد پر تشدد کی سب سے خطرناک شکل ہجومی تشدد ہے۔ ہجوم جب کسی فرد کو عدالت کے فیصلے کے بغیر مجرم قرار دے کر سزا دینے لگے تو یہ صرف ایک قتل یا حملہ نہیں رہتا بلکہ ریاست کے قانونی اختیار کے لیے چیلنج بن جاتا ہے۔ ہجومی تشدد کے بارے میں مستند سرکاری اعداد وشمار دستیاب نہیں۔ لیکن مختلف اداروں کی رپورٹس موجود ہیں ان میں اختلاف کا ہونا فطری ہے۔ سٹیزن فار جسٹس اینڈ پیس کے مطابق 2014 سے جولائی 2018 تک ہجومی تشدد کے 109 معاملے درج ہوئے۔ ان میں 174 زخمی اور 78 کی موت ہوئی، مرنے والوں میں سب سے زیادہ 32 مسلمان تھے جبکہ 17 کی ذات یا مذہب معلوم نہیں ہوسکا۔ ویژن اے آئی اے ایس نے 2014 سے اب تک 180 معاملے درج ہونے کی بات کہی ہے۔ وہیں سی ایس ایس نے 2014 سے 2025 تک ہجومی تشدد میں 90 مسلمانوں کے مارے جانے کا انکشاف کیا ہے۔ ہجوم اکثر افواہ، مذہبی تعصب، ذات پات، گائے، چوری، بچوں کے اغوا، داڑھی ٹوپی یا کسی اور الزام کے نام پر قانون ہاتھ میں لیتا ہے۔ سوشل میڈیا افواہ کو تیزی سے پھیلا کر بھیڑ کو اکٹھا کردیتا ہے جسے حکومت کو روکنا چاہیے۔ بظاہر ذات، صنف اور مذہب کے مسائل الگ الگ ہیں، لیکن ان کی جڑ میں ایک مشترک عنصر ہے طاقت کا عدم توازن۔ ذات پات میں طاقت ور ذات کمزور ذات کو محکوم رکھنا چاہتی ہے۔ صنفی تشدد میں مردانہ بالادستی عورت کی خودمختاری کو محدود کرتی ہے۔ مذہبی تشدد میں اکثریتی یا طاقت ور گروہ کی اجتماعی شناخت اقلیت کو ''دوسرا'' بنا سکتی ہے۔ یعنی تشدد اس وقت جنم لیتا ہے جب شناخت انسانی وجود سے بڑی ہوجاتی ہے اور کسی شخص کو اس کی ذات، مذہب یا جنس کے ذریعے پرکھا جانے لگتا ہے۔

تشدد کے پس منظر میں معاشی عدم مساوات ہے۔ جس شخص کے پاس زمین، روزگار، تعلیم، سیاسی رسائی اور قانونی مدد کم ہو، وہ تشدد کے خلاف مزاحمت میں زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ NHRC کی 2023-24 رپورٹ بھی محروم طبقات کے مسائل کو سماجی اور معاشی حالات سے جوڑتی ہے۔ اس لیے دلتوں، اقلیتوں اور خواتین کے خلاف تشدد کا مقابلہ صرف پولیس کارروائی سے نہیں کیا جاسکتا، اس کے لیے تعلیم، روزگار، زمین، رہائش، سماجی تحفظ اور قانونی امداد تک مساوی رسائی بھی ضروری ہے۔ ذات، صنف اور مذہب پر مبنی تشدد کی ایک وجہ وہ سیاسی اور سماجی ماحول بھی ہے جس میں شناخت کو انسانیت پر ترجیح دی جاتی ہے۔ جب انتخابی یا سیاسی فائدے کے لیے کسی طبقہ کے خلاف نفرت وارانہ زہر پھیلایا جاتا ہے۔ تو یہ فوراً تشدد میں تبدیل نہیں ہوتا، لیکن اس سے ایسا ماحول پیدا ہوتا ہے جس میں تشدد معمول یا قابلِ جواز محسوس ہونے لگتا ہے۔ اسی لیے آزادئ اظہار اور نفرت انگیز اشتعال کے درمیان قانونی واخلاقی فرق کو سمجھنا ضروری ہے۔ جمہوریت میں حکومت پر تنقید، مذہبی یا سیاسی اختلاف اور سخت سیاسی گفتگو کی گنجائش ہونی چاہیے؛ لیکن کسی پورے سماج کو انسانیت سے محروم قرار دینا یا اس کے خلاف تشدد کو جائز ٹھہرانا جمہوری آزادی نہیں۔ سوال ہے کہ یہ مسئلہ حل کیسے ہوگا، میرا خیال ہے کہ موجودہ قوانین کا غیر جانب دارنہ اور تیز رفتار نفاذ ضروری ہے۔ ذات، صنف یا مذہب سے قطع نظر مجرم کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ پولیس، انتظامیہ، عدالتوں اور انسانی حقوق کے اداروں کو سیاسی اور سماجی دباؤ سے آزاد ہوکر کام کرنا ہوگا۔ متاثرین کے لیے قانونی امداد اور گواہوں کے تحفظ کا مؤثر نظام ہونا چاہیے۔ ساتھ ہی اسکولوں، یونیورسٹیوں، میڈیا اور مذہبی وسماجی اداروں کو مساوات، آئینی اقدار اور انسانی وقار کو فروغ دینا ہوگا۔ ذات اور مذہب کی بنیاد پر نفرت کو معمول بننے سے روکنا ہوگا اور لڑکیوں کی تعلیم وخودمختاری کو حقیقی ترجیح دینی ہوگی۔ بھارت کی اصل ترقی تبھی ممکن ہے جب کسی دلت کو اپنی ذات چھپانے کی ضرورت نہ ہو، کسی مسلمان کو اپنی مذہبی شناخت کی وجہ سے خوف نہ ہو اور کسی عورت کو اپنے وجود، لباس، تعلیم یا آزادی کے لیے اجازت نہ مانگنی پڑے۔ یہی آئینی مساوات کا حقیقی مفہوم اور انسانی حقوق کا بنیادی تقاضا ہے۔

غزلہ

شہر میں بے رہ روی کے عام ہو جانے کے بعد
گھر سے باہر مت نکلنا شام ہو جانے کے بعد

کس طرح بیٹا بدل لیتا ہے تیور ، دیکھنا
باپ کی جاگیر اپنے نام ہو جانے کے بعد

دل سے تجدیدِ تعلق کی طلب جاتی رہی
آخری کوشش میں بھی ناکام ہو جانے کے بعد

خواہشِ پرواز جب سینے میں گھٹ کے مر گئی
کھل گیا پنجرہ اسیرِ دام ہو جانے کے بعد

کس قدر مطلب پرستی ہے تمہارے شہر میں
کوئی بھی ملتا نہیں ہے کام ہو جانے کے بعد

مجرموں کا نام لینے سے بھی ڈرتے ہو تو پھر
شور کیسا ؟ عزتیں نیلام ہو جانے کے بعد

کومل جوئیہ

امریکہ میں موہن بھاگوت کی مسلم نوازی

ڈاکٹر عبداللہ فیصل

ہندو مسلم اتحاد، ہم سب ایک ہیں اور انسانیت کے بغیر انسانی زندگی کا تصور بیکار ہے ایسی باتیں آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت کے منہ سے غیر مناسب لگتی ہے آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت نے اپنے دورہ امریکہ میں امریکن ہندوز فار انگیجمنٹ اینڈ ڈائلاگ (American Hindus for Engagement and Dialogue) نامی ایک تنظیم کے زیر اہتمام منعقدہ اجلاس سے خطاب میں بڑی بڑی باتیں کی اور مسلم دوستی کا حوالہ دیا "کہ ہم سب ایک ہیں" انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ زیادتی اور ظلم وستم کو ہندوؤں کے لئے خطرناک بتایا ہے بتایا ہے ایسے لوگ ہندو ہی نہیں ہیں موہن بھاگوت نے کھلے عام کہا ہندو مسلم اتحاد کی بات کرتے ہوئے یہاں تک کہا کہ اگر کوئی ہندو یہ سمجھتا ہے کہ بھارت میں کسی مسلم کو نہیں رہنا چاہئے تو وہ ہندو ہندو ہے نہیں موہن بھاگوت نے ایک سیکولر لیڈر کی طرح ہندو مسلم اتحاد پر یہ بھی کہا کہ حقیقت میں ہم ایک ہیں۔ امریکہ میں موہن بھاگوت جی نے مسلم دشمنی اور مخالفت کا چولا اتار دیا اور ایکتا واتحاد کی بات کی موہن بھاگوت نے امریکہ میں اپنا لب ولہجہ، انداز بیان، الفاظ اور جملے سب کے سب بدل کر رکھ دیئے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ خطاب سنگھ پریوار کی سربراہ تنظیم آر ایس ایس کے سربراہ نہیں بلکہ کوئی سیکولر لیڈر ہو یا کوئی کمیونسٹ لیڈر کا ہو جن کو مذہب دھرم سے کچھ لینا دینا نہ ہو۔ بڑی بیباکی سے بیان دیا ہے۔ موہن بھاگوت کو سماج وادی پارٹی کے رکن راجیہ سبھا وممتاز قانون داں کپل سبل، کانگریس لیڈران ادت راج، سریندر راجپوت اور ٹی ایم سی لیڈر سوگت رائے نے شاندار بیان دیا ہے اور موہن بھاگوت کو ان کی مخصوص سوچ وفکر کے نظریہ اور سنگھ پریوار کے ملک مخالف ایجنڈہ کی یاد دلاتے ہوئے شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور سخت سرزنش کی ہے سپریم کورٹ کے سابق جج مارکنڈے کٹجو نے اپنے ایک مضمون میں جو تبصرہ کیا وہ کئی لحاظ سے منفرد اور اچھوتا ہے۔ مارکنڈے کٹجو اپنے مضمون میں بتاتے ہیں کہ حالیہ دنوں میں نیویارک کے ایک مشہور مرکز میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت نے پرزور انداز میں کہا کہ اگر کوئی ہندو یہ سمجھتا ہے کہ بھارت میں کسی مسلمان کو نہیں رہنا چاہئے تو وہ ہندو باقی نہیں رہے گا" انہوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ مزید کہا کہ ہر انسان کا وقار اس کی اپنی عزت نفس ہوتی ہے اور انسانوں میں کوئی فرق نہیں ہے اور حقیقت میں دیکھا جائے تو ہم سب (ہندو مسلم) ایک ہیں۔ مسٹر مارکنڈے کٹجو کے مطابق دیکھنے میں سننے میں اور پڑھنے میں مسٹر بھاگوت کے مذکورہ الفاظ قابل تعریف ہیں لیکن جب ہم ان کی تقریر کا گہرائی سے جائزہ لیتے ہیں تو بھاگوت اور آر ایس ایس کی سوچ وفکر، نظریہ اور ایجنڈہ بے نقاب ہوجاتا ہے اور مسائل سامنے آتے ہیں۔ جسٹس (ریٹائرڈ) مارکنڈے کٹجو کے مطابق اصل اہمیت الفاظ کی نہیں بلکہ اقدامات کی ہے اور اقدامات ہی قابل غور ہیں۔ یہ بات بھی ہر کوئی جانتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ کس طرح کا ناروا سلوک روا رکھا جارہا ہے۔ ظلم وزیادتی ہورہی ہے آر ایس ایس اس میں پیش پیش رہی ہے ہر آنتک میں ہر خرابی کی کاروائی میں جسے تعمیری کام سے ان کو الرجی ہے۔ خاص طور پر 2014ء میں بی جے پی کے مرکز میں برسر اقتدار آنے کے بعد مسلمانوں کو ظلم وجبر کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ان کا عرصہ حیات تنگ کیا جارہا ہے آر ایس ایس اور اسکی ذیلی تنظیمیں وشوہندو پریشد، بجرنگ دل، کے غنڈہ نما ہندو روز مسلمانوں مارنے کاٹنے کی دھمکی دے رہے ہیں اور ان کے بیانات کے سماج پر مضر اثرات پڑتے ہیں کہیں کہیں خونی وارادات بھی انجام دے دیتے ہیں اور ان کی گرفتاری ہوتی ہے بعد میں آسانی کے ساتھ چھوٹ جاتے ہیں آر ایس ایس ملک میں دہشت کا ماحول پیدا کردیا ہے اسکی ذیلی تنظیمیں بجرنگ دل، وشوہندو پرشید ودیگر ہندو شدت پسند تنظیمیں ان کے کارکنان ایسے بیانات دیتے ہیں کہ ان پر ملک سے غداری کے مطابق ہے کھلے منچ سے ایک ہندو آتنک وادی نے بیان دیا تھا کہ ہم چاہے دہلی میں بم بلاسٹ کرنا پڑے چاہے بھیانک فساد کرنا پڑے چاہے کسی کو مارنا پڑے جو کچھ بھی کرنا پڑے حکومت ہم بنائیں گے، یہ اتنا خطرناک بیان ہے اس کے مضر اثرات خوشگوار ماحول پر کتنا پڑے گا اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے لیکن اب تک نہ گرفتاری ہوئی ہے نہ کورٹ نے ایکشن لیا ہے ایسے لوگ ماحول کو خراب کرنے والے بہت زیادہ تعداد میں بڑھ رہے ہیں افسوس! عدلیہ مقننہ انتظامیہ قانون کا نہ خوف ہے نہ ڈر ہے بے لگام دہشت پھیلا رہے ہیں مسلمانوں کو مارنے کاٹنے کی دھمکیاں روز دی جاتی ہیں۔

جب ظلم گزرتا حد سے قدرت کو جلال آجاتا ہے
فرعون کا سر جب اٹھتا ہے تو موسیٰ پیدا ہوتا ہے

اسلام اور دورِ حاضر کے چیلنجز

انسانی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور اپنے دامن میں کچھ نئے سوالات، نئے امکانات اور نئے چیلنجز لے کر طلوع ہوا ہے۔ کبھی انسان کے سامنے جہالت اور ضلالت کا مسئلہ تھا، کبھی ظلم و استبداد نے اسے اپنی گرفت میں لے رکھا تھا، کبھی تہذیبی تصادم نے انسانی معاشروں کو متاثر کیا اور کبھی فکری و نظریاتی کشمکش نے انسان کے عقائد وافکار کو متزلزل کیا۔ عصرِ حاضر بھی اس عمومی تاریخی قانون سے مستثنیٰ نہیں؛ بلکہ موجودہ دور میں تبدیلی کی رفتار اس قدر تیز ہے کہ گزشتہ صدیوں کے مقابلے میں انسان کو بیک وقت کئی جہتوں سے نئے مسائل کا سامنا ہے۔ سائنس وٹیکنالوجی کی حیرت انگیز ترقی نے جہاں انسانی زندگی کو بے شمار سہولتیں فراہم کی ہیں، وہیں مادیت، صارفیت، الحاد، اخلاقی بحران، خاندانی انتشار، فکری بے یقینی، سوشل میڈیا کے منفی اثرات، تہذیبی کشمکش، انتہا پسندی اور مذہب سے دوری جیسے مسائل نے ان

کلکٹریٹ سہارنپور کی مسجد کے انہدام کے پس پشت فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنے کا منصوبہ تھا؟

آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے وفد کا سہارنپور کا دورہ، قانونی وانتظامی صورتِ حال کا جائزہ

نئی دہلی: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے سہارنپور کا دورہ کرکے کلکٹریٹ کے احاطے میں واقع قدیم مسجد کے انہدام کے واقعے کا جائزہ لیا۔ وفد نے مسجد کے انہدام کے پسِ پشت قانونی و انتظامی صورتِ حال، زمین کی ملکیت، وقف کی حیثیت اور آئندہ کی قانونی حکمتِ عملی پر متعلقہ افراد اور وکلاء سے تفصیلی مشاورت کی۔ وفد میں بورڈ کے سکریٹری مولانا ڈاکٹر یاسین علی عثمانی بدایونی، ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس، ڈاکٹر عبد المالک مغیثی، ایڈووکیٹ محمد زاہد فلاحی اور محمد عارف اخلاق شامل تھے۔ وکلاء اور مسجد کے ذمہ داران سے ملاقاتیں: وفد نے ضلعی سطح پر مقدمے کی پیروی کرنے والے وکلاء، ہائی کورٹ کے سینئر وکلاء، مسجد کے متولی ایڈووکیٹ تنویر احمد اور شہر قاضی ندیم اختر سے ملاقاتیں کی۔ ملاقاتوں میں مسجد کے انہدام، زمین کی ملکیت، وقف رجسٹریشن، انتظامیہ کی کارروائی اور آئندہ کی ممکنہ قانونی حکمتِ عملی پر تفصیلی غور کیا گیا۔ مشاورت کے دوران اس بات پر زور دیا گیا کہ مسجد کی تعمیر والی زمین کی ملکیت اور قانونی حیثیت کا باقاعدہ تعین ضروری ہے۔ دستیاب معلومات کے مطابق مسجد وقف بورڈ میں رجسٹرڈ بتائی جاتی ہے، تاہم اس کی حتمی تصدیق متعلقہ سرکاری ریکارڈ اور دستاویزات سے ہونا باقی ہے۔ وفد نے اس بات پر بھی زور دیا کہ زمین کی ملکیت سے متعلق تمام دستاویزات اور وقف ریکارڈ آئندہ قانونی کارروائی میں عدالت کے سامنے پیش کئے جائیں۔ انہدام کے قانونی پہلوؤں کا جائزہ: دستیاب معلومات کے مطابق 16 / جولائی کو حکمِ امتناعی حاصل کیا گیا تھا، جو 24 / جولائی کو جاری ہوا۔ بتایا گیا ہے کہ 2 / ستمبر کو مذکورہ حکمِ امتناعی واپس لئے جانے یا منسوخ کئے جانے کے بعد مسجد کو منہدم کر دیا گیا۔ وفد نے اس امر پر گہری تشویش کا اظہار کیا کہ دستیاب معلومات کی حد تک بظاہر کسی مجاز عدالت نے مسجد منہدم کرنے کا براہِ راست حکم جاری نہیں کیا تھا۔ تاہم وفد نے واضح کیا کہ معاملے کی حتمی قانونی حیثیت متعلقہ عدالتی ریکارڈ، سرکاری دستاویزات اور دیگر شواہد کے مکمل جائزے کے بعد ہی متعین کی جاسکتی ہے۔ وفد کے مطابق انتظامی کارروائی کا جائزہ قانونی طریقۂ کار، حقوقِ ملکیت، قانونِ وقف اور آئینی تحفظات کی روشنی میں لیا جانا چاہئے۔ یہ بھی جانچنا ضروری ہے کہ آیا متعلقہ حکام نے اپنے قانونی دائرۂ اختیار سے تجاوز کیا یا اختیارات کا نامناسب استعمال کیا۔ ہائی کورٹ سے رجوع کرنے کا فیصلہ: وفد کی مشاورت میں انتظامیہ کی کارروائی کو الٰہ آباد ہائی کورٹ میں چیلنج کرنے کے لئے نئی قانونی کارروائی شروع کرنے کی تجویز پر اتفاق کیا گیا۔ قانونی ٹیم مسجد کی حیثیت، زمین کی ملکیت، وقف ریکارڈ، متعلقہ عدالتی احکامات اور انتظامی کارروائی سے متعلق تمام دستیاب دستاویزات عدالت کے سامنے پیش کرے گی۔ ممکنہ قانونی مطالبات میں، حقائق اور قانون کی روشنی میں، اسی مقام پر مسجد کی دوبارہ تعمیر، ذمہ دار افسران یا دیگر متعلقہ افراد کے خلاف قانونی کارروائی، شواہد کی بنیاد پر ایف آئی آر کے اندراج کی درخواست، زمین کی ملکیت کا تعین اور وقف دستاویزات کا جائزہ شامل ہوسکتا ہے۔ ان مطالبات پر حتمی فیصلہ متعلقہ عدالت یا مجاز اتھارٹی کرے گی۔ فوری قانونی معاونت کے لئے مستقل سیل کی تجویز: شہر قاضی ندیم اختر نے وفد کو بتایا کہ مسجد کے انہدام کی رات چیف جسٹس آف انڈیا، صدرِ جمہوریہ، گورنر اور دیگر متعلقہ حکام کو فوری طور پر ای میل ارسال کی گئی تھی۔ ان پیغامات میں اس خدشے کا اظہار کیا گیا تھا کہ عدالتی کارروائی کے دوران انتظامیہ مسجد کو منہدم کرسکتی ہے۔ انہوں نے مستقبل میں مساجد، وقف املاک اور مذہبی اداروں سے متعلق ایسے معاملات میں فوری قانونی معاونت فراہم کرنے کیلئے بورڈ کے تحت ایک مستقل سیل، پلیٹ فارم اور ہیلپ لائن قائم کرنے کی تجویز بھی پیش کی۔ پُرامن اور آئینی جدوجہد جاری رکھنے کا عزم: بورڈ کی جانب سے ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس اور مولانا ڈاکٹر یاسین علی عثمانی نے میڈیا سے گفتگو کی۔ وفد نے شہر قاضی، مسجد کے متولی اور دیگر متأثرہ افراد کو ہر ممکن قانونی، اخلاقی اور تنظیمی تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ وفد نے اس عزم کا اظہار کیا کہ معاملے کو پُرامن، آئینی اور قانونی ذرائع سے آگے بڑھایا جائے گا اور مسجد و وقف املاک کے حقوق کے تحفظ کے لئے تمام دستیاب قانونی راستے اختیار کئے جائیں گے۔

بھارت مستقبل کے خلائی اسٹیشنوں کی تعمیر کیلئے تیار ہے

نئی دہلی: ناسا کے خلاباز سنیتا ولیمز نے بدھ کے روز کہا کہ ہندوستان مستقبل کے خلائی اسٹیشنوں کی تعمیر کے چیلنج کے لیے تیار ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ جدید ٹیکنالوجی، خودمختار نظام اور بین الاقوامی تعاون اہم ہوگا کیونکہ انسانی خلائی پرواز بین الاقوامی خلائی اسٹیشن (ISS) سے آگے بڑھتی ہے۔ خلائی ایکسپوسیشن خلائی کا اگلا باب: ایکسپلوریشن، سائنس اور انوویشن پر گفتگو سے خطاب کرتے ہوئے، ولیمز نے کہا کہ خلائی اسٹیشنوں کی اگلی نسل ایسے نظاموں کو تیار کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے جو زمین پر انحصار کو کم کر سکتے ہیں۔ آئی ایس ایس پر اپنے تجربے کی عکاسی کرتے ہوئے، ولیمز نے کہا کہ خلاباز صرف اسی طرح خلاء میں ڈیٹا بیس یا سرچ انجن پر انحصار نہیں کر سکتے جس طرح زمین پر لوگ کر سکتے ہیں۔ یہ ایک بہت اچھا سوال ہے۔ میرے خیال میں اس کمرے میں موجود ہر ایک کے ذہن میں ایک سوال تھا، اور پھر اپنا فون نکالا اور جواب تلاش کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ بین الاقوامی خلائی اسٹیشن پر یہ اتنا آسان نہیں ہے۔ ہمارے پاس تمام سوالات کے جوابات دینے میں مدد کرنے کے لیے ڈیٹا بیس موجود نہیں ہے، اس لیے ہم زمین کے ساتھ اچھی بات چیت پر انحصار کرتے ہیں۔ اس لیے میں امید کرتی ہوں کہ نئی ٹیکنالوجیز ہمارے پاس مستقبل کے لیے ہمارے پاس ڈیٹا کی سہولت فراہم کرنے کے لیے سٹیشن کے ڈیٹا کو فراہم کرے گی۔ صرف کچھ تلاش کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کا ڈیٹا بیس محض نفسیاتی طور پر مفید نہیں ہوگا بلکہ مشن کے دوران تکنیکی مسائل کو حل کرنے کے لیے اہم ثابت ہوسکتا ہے، خاص طور پر جب خلائی جہاز زمین سے دور سفر کرتے ہیں۔ اور یہ کیوں ضروری ہے؟ یہ صرف نفسیاتی طور پر اہم نہیں ہے--صرف کسی چیز کا جواب جاننا اچھا لگتا ہے۔ لیکن حقیقت میں، یہ ایسا ہی ہے، میں اسے کیسے ٹھیک کروں؟ مجھے یقین ہے کہ سامعین میں سے بہت سے لوگوں نے یہ بھی دیکھا ہے، کسی اور کو یہ چیز ٹوٹ گئی ہے۔ یہ کیسے ٹھیک ہوجاتی ہے؟ اگر ہمارے پاس ڈیٹا بیس پر تھوڑا سا ریکس ہو سکتا ہے اور جیسا کہ ہم زمین سے دور اور دور جاتے ہیں، اور ہمیں جوابات ملنے میں تاخیر ہوتی ہے، جب ہم چیزوں کو ٹھیک کرنے یا اگلا قدم اٹھانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں، تو یہ اہم ہوجاتا ہے۔

شنگھائی میں عالمی ہنر مقابلہ میں

ہندوستان گیارہ نئے ہنر کے زمروں میں شرکت کرے گا

نئی دہلی: بھارت 22 سے 27 ستمبر 2026 تک چین کے شہر شنگھائی میں منعقد ہونے والے 48 ویں عالمی ہنر مقابلہ میں گیارہ نئے ہنر کے زمروں میں پہلی بار شرکت کے ساتھ اپنی عالمی مہارتوں کے نقشے کو وسعت دینے کے لیے تیار ہے۔ ٹیم سکل انڈیا تقریباً 70 حریفوں کے دستے کے ساتھ 64 میں سے 63 مہارتوں میں حصہ لے گی، جو اسے ورلڈسکلز میں آج تک ہندوستان کی سب سے بڑی اور متنوع نمائندگیوں میں سے ایک بنائے گی۔ گیارہ نئی مہارتیں جن میں ہندوستان پہلی بار مقابلہ کرے گا وہ ہیں ڈینٹل پروسٹیٹکس، ڈیجیٹل انٹرایکٹو میڈیا ڈیزائن، آٹومیٹیچٹ سیکیورٹی ٹیکنالوجی، لینڈ اسکیپ گارڈننگ، آپٹو الیکٹرانک ٹیکنالوجی، ریٹیل سیلز، بغیر پائلٹ ایریل سسٹمز، انڈسٹریل میکینکس، سافٹ ویئر ٹیسٹنگ اور ہیوی وہیکل ٹیکنالوجی، ہوائی جہاز کی دیکھ بھال۔ ان نئے زمروں میں ہندوستان کی شرکت ملک کے ہنر مندی کے ماحولیاتی نظام کی بڑھتی ہوئی گہرائی اور پختگی کی عکاسی کرتی ہے، جو روایتی تجارت میں مضبوط بنیادوں سے جدید ٹیکنالوجیز، خصوصی خدمات، تخلیقی صنعتوں اور اگلی نسل کی صنعتی صلاحیتوں تک پھیل رہا ہے۔ اس شرکت کی قیادت ہنر مندی کی ترقی اور انٹرپرینیورشپ کی وزارت (MSDE) کے تحت کی جارہی ہے، جس میں نیشنل اسکل ڈیولپمنٹ کارپوریشن (NSDC) صنعتی شراکت داروں، تربیتی اداروں اور ڈومین ماہرین کے ساتھ قریبی تعاون کے ذریعے ہندوستان کی عالمی مہارتوں کی تیاری کو آگے بڑھا رہی ہے۔ ہندوستان کی شرکت پر بات کرتے ہوئے، محترمہ دیباشری مکھرجی، سکریٹری، ایم ایس ڈی ای، نے کہا، ان نئی مہارتوں میں ہندوستان کی شرکت ہمارے ہنر مندی کے ماحولیاتی نظام کے مستقبل کو درپیش اور عالمی سطح پر متعلقہ صلاحیتوں کے ارتقاء کی عکاسی کرتی ہے۔ مضبوط شراکت داری اور سخت تیاری کے ذریعے، ہم اپنے نوجوانوں کو عالمی سطح پر ہم آہنگ کرنے کے لیے خود کو قابل بنا رہے ہیں۔ نئے زمرے ابھرتے ہوئے علاقوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو کام کے مستقبل کو تشکیل دے رہے ہیں۔ ان کی شمولیت عالمی صنعت کی ضروریات کے ساتھ ہنر مندی کی ترقی کو ہم آہنگ کرنے اور بین الاقوامی سطح پر بینچ مارک شدہ مہارت کے ڈومینز میں نوجوانوں کے لیے راستے بنانے پر ہندوستان کی توجہ کو واضح کرتی ہے۔

ہند۔امریکہ تجارتی معاہدہ تقریباً حتمی، جلد دستخط متوقع: کامرس سکریٹری

کامرس سکریٹری راجیش اگروال نے بدھ کو کہا کہ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاہدہ ''تقریباً'' حتمی شکل اختیار کر چکا ہے

ممبئی: کامرس سکریٹری راجیش اگروال نے بدھ کو کہا کہ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تجارتی معاہدہ ''تقریباً'' حتمی شکل اختیار کر چکا ہے اور دونوں ممالک معاہدے پر دستخط سے قبل ترجیحی مارکیٹ رسائی کے لیے ایک فریم ورک تیار کرنے پر کام کر رہے ہیں۔ گلوبل فن ٹیک فیسٹ 2026 کے موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے اگروال نے کہا، ''کچھ معاملات پر دونوں فریق بات چیت کر رہے ہیں، لیکن اس پر مناسب وقت پر دستخط کیے جائیں گے۔'' انہوں نے کہا کہ معاہدے کے تحت ہندوستان اور امریکہ کو ایک دوسرے کی منڈیوں تک ترجیحی رسائی یقینی بنانا ہوگی۔ ان کے مطابق ہندوستان زیادہ تر 'موسٹ فیورڈ نیشن' (ایم ایف این) ٹیرف کے تحت کام کرتا ہے، جبکہ امریکہ ایگزیکٹو ٹیرف کے ذریعے کام کر رہا ہے، اس لیے ایسا نظام تیار کرنے کی ضرورت ہے جو ہندوستان کے لیے مختلف اور ترجیحی مارکیٹ رسائی فراہم کر سکے۔ اگروال نے کہا کہ دونوں ممالک کے کاروباری ادارے پہلے ہی مضبوطی سے ایک دوسرے کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور دونوں حکومتوں کے درمیان طے پانے والی مجموعی مفاہمت سے مطمئن ہیں۔ دیگر تجارتی مذاکرات کے بارے میں اگروال نے کہا کہ ہندوستان-چلی آزاد تجارتی معاہدہ حتمی مرحلے میں ہے، تاہم کچھ معاملات پر اب بھی بات چیت جاری ہے۔ انہوں نے کہا، ''ہمیں امید ہے کہ اگلے دو سے تین ماہ میں اس سمت میں کچھ پیش رفت ہوگی۔'' انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان، ہندوستان-نیوزی لینڈ آزاد تجارتی معاہدے کو 'جلد از جلد' نافذ کرنے کی امید کر رہا ہے اور یہ اکتوبر میں بھی ممکن ہوسکتا ہے۔ برآمد کنندگان کو درپیش مال برداری کے اخراجات کے بارے میں اگروال نے کہا کہ حکومت برآمد کنندگان کے ساتھ مل کر بحری جہازوں اور کنٹینرز تک رسائی یقینی بنانے اور سامان کی ترسیل میں تاخیر اور اخراجات کو کم کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے چار ماہ میں برآمدات میں 15 فیصد سے زیادہ اضافہ ہوا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مال برداری کے زیادہ اخراجات کا اثر توقع سے زیادہ نہیں رہا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اگروال نے ہندوستان کی فن ٹیک خدمات کو عالمی سطح پر، خاص طور پر گلوبل ساؤتھ کے ممالک میں وسعت دینے کے مواقع پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان ڈیجیٹل ادائیگی، قرض، انشورنس اور تجارتی فنانس کے شعبوں میں اپنے تجربے سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی تارک وطن کارکنوں کی جانب سے بھیجی جانے والی رقم کی اوسط لاگت کو 5 سے 6 فیصد سے کم کر کے 3 فیصد کرنے سے ان کے ہاتھ میں مزید 5 ارب ڈالر آسکتے ہیں، جبکہ عالمی سطح پر اسی طرح کی کمی سے تارکین وطن کی آبادی کو 30 ارب ڈالر کا فائدہ ہوسکتا ہے۔ ای کامرس برآمدات کے بارے میں اگروال نے کہا کہ عالمی ای کامرس تجارت میں ہندوستان کا موجودہ حصہ تقریباً 5 ارب ڈالر ہے، جبکہ عالمی ای کامرس تجارت کا حجم 1 کھرب ڈالر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے گزشتہ پانچ برسوں میں نو تجارتی معاہدے کیے ہیں۔

اروناچل پردیش ہندوستان کا اٹوٹ حصہ۔ نائب صدر

ایٹانگر: نائب صدر سی پی رادھا کرشنن نے بدھ کو کہا کہ اروناچل پردیش ہندوستان کی وحدت کا اٹوٹ حصہ ہے اور وزیر اعظم نریندر مودی کی ایکٹ ایسٹ پالیسی سے ملنے والی رفتار کے باعث شمال مشرقی خطہ ملک کی ترقی کا ایک اہم انجن بن کر ابھر رہا ہے۔ یہاں اروناچل پردیش اسمبلی کے خصوصی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ ریاست ہندوستان کی سرحدوں کی ایک شاندار محافظ ہے اور اس کی ترقی ملک کی پیش رفت سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اروناچل پردیش ثقافتی اعتبار سے ایک مالا مال ریاست ہے اور اس میں لامحدود امکانات موجود ہیں۔ رادھا کرشنن نے کہا کہ مرکزی حکومتوں نے وقتاً فوقتاً شمال مشرقی خطے کی ترقی کو مسلسل زیادہ ترجیح دی ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی نے شمال مشرقی خطے کی ترقی کی وزارت قائم کی تھی۔ انہوں نے کہا، وزیر اعظم نریندر مودی کی ایکٹ ایسٹ پالیسی اور شمال مشرق کی آٹھ ریاستوں کو اشٹ لکشمی قرار دینا اس خطے کی بے پناہ صلاحیتوں کی عکاسی کرتا ہے۔ نائب صدر نے کہا کہ رواں سال کے مرکزی بجٹ میں شمال مشرقی خطے کی ترقی کی وزارت کے لیے 6,800 کروڑ روپے سے زیادہ مختص کیے گئے ہیں، جو شمال مشرقی خطے پر مرکزی حکومت کی مسلسل توجہ کو ظاہر کرتا ہے۔ اروناچل پردیش کی ترقی پر روشنی ڈالتے ہوئے رادھا کرشنن نے کہا کہ ریاست کا تقریباً 79 فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہے۔ ریاست حیاتیاتی تنوع، جنگلات، دریاؤں اور ماحولیاتی وسائل سے مالا مال ہے، جو ملک کی ماحولیاتی سلامتی اور موسمیاتی تبدیلی سے نمٹنے کی صلاحیت کے لیے انتہائی اہم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اروناچل پردیش ملک میں کیوی پھل کا سب سے بڑا پیدا کنندہ بن کر ابھرا ہے اور کسانوں کو ایک لاکھ سے زیادہ مٹی کی صحت کے کارڈ جاری کیے جا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا، ریاست کی فی کس آمدنی دوگنی سے زیادہ ہوگئی ہے، جبکہ سڑکوں کی تعمیر کی رفتار بڑھ کر تقریباً 1,800 کلومیٹر سالانہ ہوگئی ہے۔

بھارت اور خلیجی ممالک کے تعلقات انتہائی مضبوط: جے شنکر

نئی دہلی: بھارت کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے خلیجی ممالک اور مغربی ایشیا و شمالی افریقہ کے خطے کے ساتھ بھارت کے تعلقات کو انتہائی قریبی اور دیرینہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ تجارت، سرمایہ کاری، توانائی، بحری تعاون اور عوامی روابط ان شراکت داریوں کے اہم ستون ہیں۔ نئی دہلی میں مغربی ایشیا کے ساتھ بھارت کے تعلقات پر مشاورتی کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے جے شنکر نے کہا کہ خلیجی خطے کے ساتھ بھارت کی شراکت داری کئی شعبوں میں مسلسل مضبوط ہوئی ہے۔ انہوں نے تجارت اور سرمایہ کاری کے ساتھ توانائی اور بحری شعبوں میں تعاون کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔ جے شنکر نے بتایا کہ خطے میں تقریباً ایک کروڑ بھارتی شہریوں کی فلاح و بہبود نئی دہلی کی اہم ترجیح ہے۔ موجودہ علاقائی تنازعات کے دوران بھارت توانائی اور کھاد کی سلامتی یقینی بنانے کے ساتھ تجارت اور رابطوں کو برقرار رکھنے کے لیے بھی اقدامات کر رہا ہے۔ اجلاس میں وزیر مملکت برائے امور خارجہ پیتر امار گرینا، خارجہ سیکریٹری وکرم مصری اور دیگر اعلیٰ حکام بھی شریک ہوئے۔ مغربی ایشیا میں کشیدگی کے پیش نظر بھارتی حکومت توانائی کی فراہمی اور خطے میں موجود بھارتی شہریوں اور بحری جہازوں پر کام کرنے والے افراد کی حفاظت پر بھی خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی زیر صدارت کابینہ کمیٹی برائے سلامتی کے اجلاس میں ان معاملات کا تفصیلی جائزہ لیا جاچکا ہے۔ حکومت نے ایل این جی، ایل پی جی اور کھاد کی مسلسل دستیابی یقینی بنانے کے لیے متبادل ذرائع پر بھی کام کیا ہے۔ ایل پی جی کی خریداری کے ذرائع کو متنوع بنایا گیا ہے، جبکہ بھارتی ریفائنریز بلند پیداواری سطح پر کام کر رہی ہیں تاکہ پٹرولیم مصنوعات کی فراہمی متاثر نہ ہو۔ جے شنکر کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ خلیجی ممالک اب بھارت کے لیے صرف توانائی فراہم کرنے والے شراکت دار نہیں بلکہ تجارت، سرمایہ کاری، بحری سلامتی، رابطوں اور بڑے بھارتی تارکین وطن کی موجودگی کے باعث اس کی خارجہ پالیسی میں مرکزی اہمیت رکھتے ہیں۔

بھارت کی قیادت میں برکس کو عملی اور مؤثر عالمی پلیٹ فارم بنانے کی کوشش

برکس کی بڑھتی اہمیت کے ساتھ بھارت بھی عالمی معیشت میں زیادہ مرکزی کردار حاصل کر رہا ہے

نئی دہلی: 12 اور 13 ستمبر کو نئی دہلی میں ہونے والا 18 واں برکس سربراہی اجلاس ایسے وقت منعقد ہو رہا ہے جب عالمی نظام تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے اور بھارت اس گروپ کو محض مغرب مخالف اتحاد بنانے کے بجائے ترقی، تجارت، ٹیکنالوجی اور گلوبل ساؤتھ کے مفادات کے لیے ایک عملی اور مؤثر پلیٹ فارم کے طور پر آگے بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ برکس کی بڑھتی اہمیت کے ساتھ بھارت بھی عالمی معیشت میں زیادہ مرکزی کردار حاصل کر رہا ہے۔ دنیا کی اقتصادی سرگرمیوں کا مرکز تیزی سے ایشیا کی جانب منتقل ہوا ہے اور بھارت عالمی ترقی کے اہم محرکات میں شامل ہو چکا ہے۔ دوسری جانب خلیجی ممالک کی توانائی اور مالی طاقت اور برازیل سمیت دیگر ارکان کی اقتصادی صلاحیت نے توسیع شدہ برکس کا عالمی وزن مزید بڑھا دیا ہے۔ برکس کے اندر سیاسی اختلافات کے باوجود بھارت کی حکمت عملی اسے کسی نظریاتی یا فوجی اتحاد میں تبدیل کرنے کے بجائے ایسے شعبوں پر توجہ مرکوز کرنے کی ہے جہاں رکن ممالک کے مفادات مشترک ہیں۔ نئی دہلی کی صدارت میں لچک، اختراع، تعاون اور پائیدار ترقی پر توجہ دی گئی ہے، جبکہ موسمیاتی تبدیلی، توانائی، ڈیجیٹل تعاون اور پائیدار ترقی بھی ایجنڈے کے اہم حصے ہیں۔ بھارت کی یہ پالیسی اس لیے بھی اہم ہے کہ نئی دہلی برکس میں فعال کردار ادا کرنے کے ساتھ امریکہ اور یورپ کے ساتھ اپنے تعلقات مضبوط رکھنا، روس کے ساتھ توانائی تعاون جاری رکھنا اور چین کے ساتھ ایک مستحکم تعلق برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ اس طرح بھارت برکس کو کسی ایک طاقت کے زیر اثر آنے یا واضح طور پر مغرب مخالف اتحاد بننے سے بچانے میں اہم توازن پیدا کرسکتا ہے۔ نئی دہلی اجلاس میں عملی اقتصادی تعاون پر خصوصی توجہ متوقع ہے۔ مقامی کرنسیوں میں تجارت، متبادل ادائیگی کے نظام، نیو ڈیولپمنٹ بینک کے ذریعے انفرا سٹرکچر کی مالی معاونت، توانائی اور خوراک کی سلامتی، مضبوط سپلائی چین، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر اور کلائمیٹ فنانس ایسے شعبے ہیں جہاں برکس ٹھوس نتائج دے سکتا ہے۔ بھارت کا نقطۂ نظر یہ بھی ہے کہ برکس کی کامیابی کے لیے اسے امریکہ یا مغرب کے خلاف محاذ بنانے کی ضرورت نہیں۔ زیادہ تر رکن ممالک واشنگٹن اور بیجنگ میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے کے بجائے اپنی اسٹریٹجک خودمختاری برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ یہی تصور بھارت کی خارجہ پالیسی سے بھی مطابقت رکھتا ہے۔ نئی دہلی سربراہی اجلاس بھارت کے لیے گلوبل ساؤتھ کی آواز کو زیادہ مؤثر بنانے کا ایک اہم موقع بھی ہے۔ عالمی مالیاتی اداروں، اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں میں اصلاحات کا مطالبہ طویل عرصے سے ترقی پذیر ممالک کی ترجیح رہا ہے اور برکس ان مطالبات کو اجتماعی وزن فراہم کرسکتا ہے۔ اگر بھارت اپنی صدارت کے دوران مختلف سیاسی مفادات رکھنے والے ممالک کو تجارت، توانائی، ٹیکنالوجی، موسمیاتی تبدیلی اور ترقی جیسے مشترکہ معاملات پر ایک ساتھ رکھنے میں کامیاب ہوتا ہے۔

بھارتی تاجروں کیلئے بدیش سے پیمنٹ لینا اب مزید آسان ہوگا

جیو پیمنٹ سالیوشنز نے شروع کی کراس: بارڈر سروس

ممبئی: بیرون ملک سامان یا خدمات فروخت کرنے والے ہندوستانیوں کے لیے ادائیگی لینا آسان ہوگا۔ جیو فائنینشیل سروس کی کمپنی جیو پیمنٹ سالیوشنس لمیٹڈ (JPSL) نے واضح طور پر کراس۔ بارڈر پیمنٹ سروس شروع کی ہے۔ اس کے ذریعے ہندوستانی ایکسپورٹرز دنیا بھر کے صارفین سے ورچوئل، انٹرنیشنل کارڈ اور لوکل پیمنٹ نیٹ ورک کے ذریعہ پیسہ لے سکیں گے۔ جے پی ایس ایل کو آر بی آئی سے کراس۔ بارڈر پیمنٹ ایگری گیٹر کی منظوری ملی ہے، جو ایکسپورٹ اور امپورٹ دونوں طرح کے ٹرانجیکشن کو کور کرتی ہے۔ تاہم لانچ کی گئی سروس کا بنیادی فوکس بیرون ملک سے پیمنٹ لینا آسان بنانے پر ہے۔ اس سروس کا فائدہ آن لائن سیلرز، ڈیجیٹل بزنس، فری لانسرز، کریئٹرز اور سافٹ ویئر سروس دینے والی کمپنیوں کو بھی مل سکتا ہے۔ ابھی بدیشی گراہکوں سے پیمنٹ لینے میں الگ الگ کرنسی، کئی پارٹنرز، کاغذی کام اور پیمنٹ ملان جیسی دقتیں آتی ہیں۔ کمپنی کا کہنا ہے نیا پلیٹ ان پروسیز کو آسان کرے گا اور کاروباریوں کو بدیشی گراہکوں سے ان کی لوکل پیمنٹ اریجنمنٹ کے ذریعہ پیسہ لینے کی سہولت دے گا۔ جے پی ایس ایل کے مطابق اس کی کراس۔ بارڈر پیمنٹ سروس بھارت کے قریب 50 فیصدی ایکسپورٹ فٹ پرنٹ کو کور کرتی ہے۔ امریکہ، برطانیہ، یوروپ، متحدہ عرب امارات، سنگاپور، ملائیشیا اور آسٹریلیا جیسے بازروں میں بھارتیہ کاروباری خریدا کی مقامی کرنسی میں قیمت بتا سکیں گے اور پیمنٹ لے سکیں گے۔ آنے والے مہینوں میں لاطینی امریکہ، ساؤتھ ایسٹ ایشیا اور مڈل ایسٹ میں بھی نئے لوکل پیمنٹ طریقے جوڑنے کا منصوبہ ہے۔ کمپنی کے مطابق کاروباریوں کو بھگتان کا سیٹلمنٹ ٹرانزیکشن کو دو کاروباری دن کے اندر مل سکے گا اور رقم کا کوئی حصہ روک کر نہیں رکھا جائے گا۔ بدیشی بھگتان سے جڑے ضروری دستاویز بھی اسی کاروباری دن میں دستیاب کرانے کا بندوبست ہے۔ اس سروس کیلئے JSPL نے سٹی (Citi) کے ساتھ شراکت داری کی ہے۔ جیو پیمنٹ سالیوشنز لمیٹڈ (JPSL) نے بھارتی ایکسپورٹرز اور تاجروں کے لیے ایک نئی کراس بارڈر (بین الاقوامی) پیمنٹ سروس شروع کر دی ہے، جس کے بعد اب غیر ممالک سے رقم وصول کرنا انتہائی آسان ہوجائے گا۔

پرم ویر چکر فاتح ویر عبدالحمید کا ۶۱ واں یوم شہادت تقریب وادریسیہ درزی اَدھیکار سمّیلن آج

وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری، نائب وزیر اعلیٰ وجے چودھری سمیت دیگر معززین کی شرکت متوقع

حاجی پور پٹنہ: ویر عبدالحمید فاؤنڈیشن و ادریسیہ درزی فیڈریشن کے زیر اہتمام 10 ستمبر 2026 بروز جمعرات کو 12 بجے دن سے پٹنہ شہر واقع تاریخی رویندر بھون کے وسیع ہال میں پرم ویر چکر فاتح ویر عبدالحمید یوم شہادت تقریب وادریسیہ درزی اَدھیکار سمّیلن کا شاندار انعقاد آج۔ جس کی ساری تیاریاں تقریباً تقریباً مکمل کرلی گئی ہیں۔ اس پروگرام کے لئے ریاستی اور ضلعی عہدیداران کی جانب سے مسلسل عوامی رابطہ مہم، میٹنگوں اور سماجی رابطے کے ذریعے لوگوں کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جا چکی ہے۔ اس بارے میں ویر عبدالحمید فاؤنڈیشن و ادریسیہ درزی فیڈریشن کے بانی و قومی صدر جناب علی امام بھارتی نے پریس ریلیز جاری کر بتایا ہے کہ اس پروگرام میں بہار کے وزیر اعلیٰ جناب سمراٹ چودھری، نائب وزیر اعلیٰ جناب وجے چودھری، وزیر جناب شرون کمار، وزیر جناب رام کرپال یادو، سابق وزیر جناب شیام رجک، جدیو پارٹی کے ریاستی صدر جناب امیش کشواہا، بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ پٹنہ کے چیئرمین جناب سلیم پرویز، قانون ساز کونسل کے رکن جناب سنجے سنگھ عرف گاندھی جی، قانون ساز کونسل کے رکن جناب للن سراف وغیرہ ہم کو مدعو کیا گیا ہے۔ جبکہ بہار کے مختلف اضلاع سے تمام طبقات کے ہزاروں افراد کے علاوہ سماجی کارکنان، نوجوان، دانشور، کاریگر اور مختلف سماجی طبقات کے نمائندے شرکت کریں گے۔ کانفرنس میں کئی اہم سماجی اور سیاسی شخصیات کی موجودگی بھی متوقع ہے۔ جناب علی امام بھارتی نے کہا ہے کہ ویر عبدالحمید کی زندگی حب الوطنی، بہادری اور جدوجہد کی تحریک دیتی ہے۔ 10 ستمبر کی کانفرنس سماج کو متحد کرنے اور اپنے حقوق کے لیے جمہوری طریقے سے مضبوط آواز بلند کرنے کا ایک اہم موقع ہے۔ انہوں نے بہار کے عوام سے بڑی تعداد میں پٹنہ پہنچنے کی اپیل کی۔ ریاستی پرنسپل جنرل سکریٹری جناب حاجی بلال عرف پپو نے کہا کہ سماج کی سماجی اور معاشی ترقی کے لیے مضبوط تنظیم ضروری ہے۔ کانفرنس کے ذریعے سماج کے مسائل اور مطالبات کو وسیع پیمانے پر اٹھایا جائے گا اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو تنظیم سے جوڑنے کی کوشش کی جائے گی۔ قومی جنرل سکریٹری جناب محبوب عالم نے کہا کہ سماج کو سماجی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ سیاسی فیصلہ سازی کے عمل میں بھی مؤثر شراکت داری یقینی بنانی ہوگی۔ تعلیم، روزگار اور عزت کے ساتھ سیاسی نمائندگی بھی سماج کی بنیادی ضرورت ہے۔ قومی جنرل سکریٹری جناب مظہر حسنین نے کہا کہ سماج کے حقوق کی جدوجہد کو گاؤں اور بلاک کی سطح تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ کانفرنس میں بہار کے مختلف علاقوں سے ہونے والی شرکت تنظیم کے اتحاد اور مضبوطی کا پیغام دے گی۔ ادریسیہ درزی فیڈریشن کے ریاستی صدر جناب راجو وار

تربیت کے بغیر تعلیم سے انا غرور اور خود پسندی پیدا ہونے کا اندیشہ

تعلیم و تربیت دونوں لازم و ملزوم۔علم، کردار، عاجزی اور اخلاقی تربیت کے ساتھ ہم آہنگ ہو

بنگلورو: تقدس مآب حضرت ڈاکٹر حافظ سید محمد علی الحسینی صاحب قبلہ، سجادہ نشین درگاہ حضرت خواجہ بندہ نوازؒ و چانسلر کے بی این یونیورسٹی نے تعلیم کے ساتھ تربیت پر زور دیتے ہوئے دونوں کو لازم وملزوم قرار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ تربیت کے بغیر تعلیم نامکمل ہے اور بعض صورتوں میں نقصاندہ بھی ہوسکتی ہے۔ حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ نے فرمایا کہ تعلیم کیساتھ تربیت نہ ہو تو انسان اپنے علم پر فخر اور اپنی ذات پر غرور کرنے لگتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں انسان کی انا مضبوط ہوتی ہے، اس لئے تعلیم کیساتھ ایسی تربیت ضروری ہے جو انسان کو عاجزی، انکساری اور خود احتسابی کا سبق دے۔ آپ نے فرمایا کہ تربیت انسان کو اپنی روزمرہ زندگی میں اپنی انا کو قابو میں رکھنے اور اس پر غالب آنے کا طریقہ سکھاتی ہے۔ صوفیائے کرام نے بھی ہمیشہ اپنی انا کے خلاف مسلسل جدوجہد کی اور ہر لمحہ اسے ختم کرنے کی کوشش کی۔ یہی ان کی روحانی عظمت اور بلندی کا ایک اہم راز تھا۔ بنگلورو میں الامین ایجوکیشن سوسائٹی کی جانب سے منعقدہ الامین فاؤنڈرس ڈے تقریب سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ نے علم، تعلیم و تربیت، عاجزی، انا کی نفی اور اولیائے کرام کی تعلیمات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ علم انسان کے لئے عظیم نعمت ہے اور اسلامی تعلیمات میں علم کے حصول کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے۔ الامین تحریک کے بانی ڈاکٹر ممتاز احمد خان کی یوم پیدائش کی مناسبت سے الامین ایجوکیشن سوسائٹی ہر برس اس طرح فاؤنڈرس ڈے تقریب کا انعقاد کرتی ہے اور ہر برس قومی سطح پر تعلیمی، فلاحی و ملی شعبوں میں گرانقدر خدمات انجام دینے والی شخصیات کو سالانہ 'الامین آل انڈیا کمیونٹی لیڈر شپ ایوارڈ' دیا جاتا ہے۔ اس برس الامین ایجوکیشن سوسائٹی نے یہ ایوارڈ تقدس مآب حضرت ڈاکٹر حافظ سید محمد علی الحسینی صاحب قبلہ، سجادہ نشین درگاہ حضرت خواجہ بندہ نوازؒ کی خدمت میں پیش کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ ایوارڈ کو شرف قبولیت بخشنے کے بعد حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ نے فرمایا کہ انسان جب تک خود جاننے اور سیکھنے والا نہیں بنتا، اس وقت تک دوسروں کو صحیح معنوں میں سکھانے کا اہل نہیں ہوسکتا۔ آپ نے فرمایا کہ علم حاصل کرنے کے بعد اسے دوسروں تک پہنچانا بھی ایک اہم ذمہ داری ہے، تاہم تعلیم کے ساتھ عمدہ تربیت نہ ہو تو انسان کے اندر انا اور خود پسندی پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ علم انسان کے کردار، عاجزی اور اخلاقی تربیت کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔ معزز چانسلر نے فرمایا کہ تعلیم کا اصل مقصد محض معلومات حاصل کرنا نہیں، بلکہ اس کے ذریعے انسان کے کردار اور عمل میں بہتری پیدا ہونا بھی ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب انسان خود علم حاصل کرتا اور سیکھنے کے مراحل سے گزرتا ہے، تب ہی وہ دوسروں کی صحیح رہنمائی اور تعلیم دینے کے قابل بنتا ہے۔ معزز چیئرمین نے فرمایا کہ انسان کو بھی اولیائے اللہ کے راستے پر چلنے کیلئے اپنی انا، خود پسندی اور احساس برتری سے دور رہنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ جب انسان اپنی ذات کی نفی کر کے عاجزی اور انکساری کو اختیار کرتا ہے تو اس کے لئے بزرگان دین اور اولیائے کرام کی تعلیمات پر عمل کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ نے الامین ایجوکیشن سوسائٹی کے تاریخی اور قابل قدر کردار کا ذکر کرتے ہوئے تقریب میں مدعو کئے جانے پر مسرت کا اظہار فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ان کے لئے بڑی خوشی اور اعزاز کی بات ہے کہ انہیں ایک ایسے تاریخی اسٹیج پر مدعو کیا گیا، جس سے ایک عظیم تعلیمی اور سماجی تحریک وابستہ رہی ہے۔ آپ نے الامین ایجوکیشن سوسائٹی کی گزشتہ کئی دہائیوں پر محیط خدمات کو خراج تحسین پیش فرمایا اور چیئرمین کو اس اہم ذمہ داری سنبھالنے پر مبارک باد دی۔ اپنی پرانی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ نے فرمایا کہ تقریباً دو دہائی قبل بھی آپ اپنے دادا محترم غفران مآب خلد مکان حضرت سید شاہ محمد محمد الحسینیؒ صاحب قبلہ سجادہ نشین بارگاہ حضرت خواجہ بندہ نوازؒ کے ہمراہ الامین کے ایک پروگرام میں شریک ہو چکے ہیں۔ اس وقت الامین تحریک کے بانی ڈاکٹر ممتاز احمد خان صاحب باحیات تھے اور آپ کے دادا محترم کی خدمت میں الامین سوسائٹی نے ایوارڈ پیش کرنے کا اعزاز حاصل کیا تھا۔ آپ نے اس تاریخی تعلق کو یاد کرتے ہوئے اس موقع کو اپنے لئے باعث مسرت قرار دیا۔ تقریب میں پیش کئے گئے سپاس نامے اور خدمات کے اعتراف میں دیئے گئے توصیف نامے پر انتہائی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے حضرت سجادہ نشین صاحب قبلہ نے فرمایا کہ حاصل ہونے والی تمام عزتیں، تعریف و توصیفات دراصل اسلاف اور بزرگان دین کی محنتوں، قربانیوں اور خدمات کا صدقہ ہیں۔

بھارتی خلائی اسٹارٹ اپ 'گیل کس آئی' نے

سیٹلائٹ امیجنگ ٹیکنالوجی کے لیے امریکی پیٹنٹ حاصل کیا

نئی دہلی: ہندوستانی خلائی ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپ گیلیکس آئی (GalaxEye) نے ٹیکنالوجی کے لیے ایک امریکی پیٹنٹ حاصل کیا ہے جو مصنوعی سیاروں پر آپٹیکل اور ریڈار سینسرز کو ہم آہنگ کرتی ہے، جس سے بڑھتی ہوئی عالمی ارتھ آبزرویشن مارکیٹ میں کمپنی کی پوزیشن مضبوط ہوتی ہے۔ پیٹنٹ شدہ ٹیکنالوجی گیلیکس آئی کے OptoSAR امیجنگ سسٹم کا بنیادی حصہ ہے، جو آپٹیکل امیجنگ کو مصنوعی اپرچر ریڈار (SAR) کے ساتھ جوڑتی ہے۔ اس نظام کو ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ کے عین مطابق مسلک مشاہدات کو حاصل کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے، جو بادل کے احاطہ اور اندھیرے میں بھی سیٹلائٹ پر مبنی نگرانی کی اجازت دیتا ہے۔ گیلیکس آئی نے کہا کہ امریکی پیٹنٹ اپنی دانشورانہ املاک کی پوزیشن کو مضبوط کرتا ہے کیونکہ یہ زمین کے مشاہدے کے کاروبار کو بڑھانے کی تیاری کرتا ہے۔ کمپنی نے کہا کہ یہ پہلا ہندوستانی اسٹارٹ اپ ہے جس نے خاص طور پر سیٹلائٹ امیجنگ ٹیکنالوجی کے لیے امریکی پیٹنٹ حاصل کیا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی قومی سلامتی، زراعت، بنیادی ڈھانچے کی نگرانی، انشورنس، میری ٹائم انٹیلی جنس اور ڈیزاسٹر رسپانس جیسے شعبوں میں اپیلی کیشنز کی مدد کر سکتی ہے۔ روایتی آپٹیکل امیجری کے برعکس، ریڈار پر مبنی نظام تاریکی میں اور چیلنجنگ موسمی حالات کے ذریعے ڈیٹا اکٹھا کر سکتے ہیں، ممکنہ طور پر زمین کے مشاہدے کی زیادہ مستقل معلومات فراہم کرتے ہیں۔ گیلیکس آئی، جس کی بنیاد انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی مدراس کے انجینئرز نے رکھی ہے، نے تقریباً 21 ملین ڈالر اکٹھے کیے ہیں اور اگلے پانچ سالوں میں 30 سیٹلائٹس کا ایک نکشتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، جس کی مدد ملکی اور بین الاقوامی صارفین کی بڑھتی ہوئی پائپ لائن سے ہوتی ہے۔ اس سٹارٹ اپ نے اگست میں بنگلورو میں قائم خلائی جہاز انجینئرنگ کمپنی StarOps کو بھی حاصل کیا تاکہ اس کے اندرون ملک مینوفیکچرنگ اور سیٹلائٹ سسٹم کی صلاحیتوں کو مضبوط کیا جا سکے۔ گیلیکس آئی کے سی ای او سوایش سنگھ نے کہا، یہ پیٹنٹ شدہ ٹیکنالوجی ہمیں عالمی منڈیوں کی خدمت کرنے اور تمام شعبوں میں موسمیاتی امیجنگ کی صلاحیتیں فراہم کرنے کے قابل بناتی ہے۔ یہ ترقی اس وقت سامنے آئی ہے جب ہندوستان کا نجی خلائی شعبہ تیزی سے پھیل رہا ہے، جس میں اسٹارٹ اپ تیزی سے سیٹلائٹ مینوفیکچرنگ، ارتھ آبزرویشن، لانچ سسٹم اور اسپیس بیسڈ ڈیٹا سروسز میں بڑھ رہے ہیں۔ ہندوستان کو توقع ہے کہ اس کی تجارتی خلائی صنعت اگلی دہائی میں تقریباً 44 بلین ڈالر تک پہنچ جائے گی۔ گیلیکس آئی کا یو ایس پیٹنٹ بین الاقوامی منڈیوں کے لیے خاص طور پر تیزی سے بڑھتے ہوئے ارتھ امیجنگ اور سیٹلائٹ انٹیلی جنس کے شعبے میں نجی طور پر تیار کردہ خلائی ٹیکنالوجیز بنانے کی ہندوستان کی کوشش میں ایک اور قدم کی نشاندہی کرتا ہے۔

انڈیا سری لنکا کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا رہے گا: راج ناتھ سنگھ

تین روزہ سری لنکا کے دورے پر گئے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کولمبو میں سری لنکا کے صدر انورا کمارا ڈسانائیکے سے ملاقات کی

کولمبو: تین روزہ سری لنکا کے دورے پر گئے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کولمبو میں سری لنکا کے صدر انورا کمارا ڈسانائیکے سے ملاقات کی۔ ملاقات کے بعد راج ناتھ سنگھ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا، ''آج کولمبو میں سری لنکا کے معزز صدر انورا کمارا ڈسانائیکے کے ساتھ انتہائی مفید ملاقات ہوئی۔ میں نے انہیں وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے نیک خواہشات پیش کیں اور ان کی حکومت کے دو سال مکمل ہونے پر مبارکباد دی۔ مہذب جڑواں ممالک، قریبی پڑوسی اور بحری شراکت دار ہونے کے ناطے ہندوستان اور سری لنکا نے اپنے ممالک کی ترقی اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے مل کر کام جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔'' انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک نے خطے کی سلامتی، تحفظ، امن اور خوشحالی کے لیے مل کر کام کرنے کے عزم کو بھی دہرایا ہے۔ منگل کو اپنے دیگر پروگراموں کے دوران راج ناتھ سنگھ نے سری لنکا میں ہندوستانی برادری سے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے ہندوستان کی عالمی اقتصادی تبدیلی کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں گزشتہ ایک دہائی کے دوران ہندوستان نے 38 ممالک کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدے مکمل کیے ہیں۔ 2014 سے پہلے کے دور سے موجودہ صورتحال کا موازنہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یو پی اے حکومت نے صرف چار ممالک کے ساتھ جامع تجارتی معاہدے کیے تھے۔ وزیر دفاع نے ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان تاریخی آزاد تجارتی معاہدے کو بین الاقوامی سطح پر ''تمام معاہدوں کی ماں'' قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس معاہدے سے تقریباً 27 ٹریلین ڈالر کی بڑی یورپی یونین کی منڈی تک رسائی کا راستہ کھلا ہے۔ ان کے مطابق یہ معاہدہ وزیر اعظم مودی کی قیادت، ہندوستان کی سفارتی اور اقتصادی صلاحیت کا ثبوت ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان آزاد تجارتی معاہدہ نافذ ہو چکا ہے۔ ملک کی مجموعی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ہندوستان دنیا کی تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشتوں میں شامل ہے اور عالمی اقتصادی ترقی میں 16 فیصد سے زیادہ حصہ ڈال رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی معیشت گزشتہ ایک دہائی کے دوران 2014 کے 2 ٹریلین ڈالر سے بڑھ کر تقریباً 4 ٹریلین ڈالر ہوگئی ہے۔ عالمی اقتصادی چیلنجز کے باوجود مالی سال 2026-27 کی پہلی سہ ماہی میں معیشت نے 8.7 فیصد کی شرح سے ترقی کی، جبکہ گزشتہ 12 برسوں کے دوران اوسط مہنگائی تقریباً 4.7 فیصد رہی، جو اس سے پہلے 10 سے 11 فیصد تھی۔ وزیر دفاع نے مینوفیکچرنگ اور برآمدات میں اضافے کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اشیا اور خدمات کی برآمدات کی مالیت 2014 میں 45 لاکھ کروڑ روپے سے بڑھ کر مالی سال 2025-26 میں 79 لاکھ کروڑ روپے ہوگئی۔ الیکٹرانک اشیا کی پیداوار 1.9 لاکھ کروڑ روپے سے بڑھ کر 11 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہوگئی، جبکہ ان کی برآمدات 700 فیصد بڑھ کر 3 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ ہوگئیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان دنیا کا دوسرا سب سے بڑا موبائل فون برآمد کنندہ بن گیا ہے۔ راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کی ترقی کا سفر ابھی جاری ہے اور ملک کا ہدف 2047 تک ایک ترقی یافتہ معیشت بننا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی ترقی کا فائدہ پورے خطے کو ہوگا اور ہندوستان کی ترقی کو اپنے پڑوسیوں کی ترقی سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی ترقی کا ایک اہم پہلو اس کی دفاعی صنعت کی ترقی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی دفاعی برآمدات 2014 کے 686 کروڑ روپے سے بڑھ کر 2025-26 میں 38 ہزار کروڑ روپے ہوگئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اب 100 سے زیادہ ممالک کو دفاعی سازوسامان برآمد کر رہا ہے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ ہندوستان کی دفاعی صنعت کی ترقی کا سہرا ہندوستان کے نوجوانوں کے سر جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے نوجوانوں کی صلاحیتوں پر اعتماد کیا گیا ہے اور ان کی صلاحیتوں کو بروئے کار لایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی دفاعی صنعت کی ترقی کا سہرا ہندوستان کے نوجوانوں کے سر جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی دفاعی صنعت کی ترقی کا سہرا ہندوستان کے نوجوانوں کے سر جاتا ہے۔

بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی اور چینی صدر شی کی نئی قربت

بھارت اور چین 2.8 ارب لوگوں کے تعلقات دوبارہ استوار کرنے کی کوشش میں

نئی دہلی ریجنگ: بھارت اور چین دنیا کے سب سے بڑے اور اہم دوطرفہ تعلقات میں سے ایک کو دوبارہ پٹری پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان بڑھتی ہوئی سفارتی سرگرمی اس بات کا اشارہ ہے کہ دونوں ایشیائی طاقتیں برسوں کی سرحدی کشیدگی اور سیاسی بداعتمادی کے بعد تعلقات کو زیادہ مستحکم سمت دینا چاہتی ہیں۔ مضمون نے اس تعلق کو دونوں ممالک کی مجموعی 8.2 ارب آبادی کے تناظر میں پیش کیا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان 2020 کے سرحدی تصادم کے بعد تعلقات شدید متاثر ہوئے تھے۔ تاہم حالیہ عرصے میں اعلیٰ سطحی رابطوں، سرحدی کشیدگی کم کرنے کی کوششوں اور اقتصادی مفادات نے نئی دہلی اور بیجنگ کو دوبارہ عملی تعاون کی طرف بڑھنے کی گنجائش فراہم کی ہے۔ بھارت کے لیے چین کے ساتھ تعلقات بہتر کرنے کا مطلب اپنے اسٹریٹجک مفادات سے سمجھوتہ کرنا نہیں بلکہ ایک ایسے بڑے پڑوسی کے ساتھ کشیدگی کو قابو میں رکھنا ہے جس کے ساتھ وسیع تجارتی اور اقتصادی روابط موجود ہیں۔ نئی دہلی بیک وقت اپنی سرحدی سلامتی، اقتصادی مفادات اور خارجہ پالیسی کی خودمختاری برقرار رکھنے پر زور دے رہا ہے۔ چین کے لیے بھی بھارت کے ساتھ مستحکم تعلقات کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ عالمی تجارت میں بے یقینی اور بڑی طاقتوں کے درمیان بڑھتی ہوئی مسابقت کے ماحول میں دنیا کی دو بڑی ابھرتی معیشتوں کے درمیان مسلسل محاذ آرائی دونوں کے مفاد میں نہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان اختلافات بدستور گہرے ہیں، خصوصاً سرحد، تجارتی عدم توازن اور علاقائی اسٹریٹجک مسابقت کے معاملات پر۔ اسی لیے موجودہ پیش رفت کو مکمل مفاہمت کے بجائے محتاط اور عملی بحالی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ بھارت کی حکمت عملی کا اہم پہلو یہ ہے کہ وہ چین کے ساتھ رابطے بہتر کرتے ہوئے امریکہ، جاپان، یورپ اور دیگر شراکت داروں کے ساتھ اپنے تعلقات بھی مضبوط رکھے۔ اس طرح نئی دہلی کسی ایک طاقت کے کیمپ میں جانے کے بجائے اپنی اسٹریٹجک خودمختاری برقرار رکھتے ہوئے مختلف عالمی طاقتوں کے ساتھ اپنے قومی مفادات کے مطابق تعلقات آگے بڑھا رہا ہے۔

منقسم مغربی ایشیا میں بھارت اور متحدہ

عرب امارات کی دفاعی شراکت داری نئی اہمیت اختیار کر گئی

نئی دہلی/ابوظہبی: مغربی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی اور بدلتے ہوئے علاقائی اتحادوں کے درمیان بھارت اور متحدہ عرب امارات اپنے دفاعی تعلقات کو تیزی سے مضبوط کر رہے ہیں۔ دونوں ممالک کی شراکت داری اب روایتی تجارت، توانائی اور سرمایہ کاری سے آگے بڑھ کر دفاع، میری ٹائم سکیورٹی، ٹیکنالوجی اور مشترکہ دفاعی پیداوار تک پہنچ رہی ہے۔ اس پیش رفت کا اہم سنگ میل مئی 2026 میں اسٹریٹجک ڈیفنس پارٹنرشپ فریم ورک پر دستخط تھے۔ اس سے قبل جنوری میں دونوں ممالک نے اس فریم ورک کو حتمی شکل دینے کے لیے لیٹر آف انٹینٹ پر اتفاق کیا تھا۔ بھارت اور امارات کے درمیان دفاعی تعاون پہلے ہی مشترکہ فوجی مشقوں، اعلیٰ سطحی دوروں، تربیت اور تینوں افواج کے درمیان مذاکرات کے ذریعے بڑھ رہا تھا۔ اب توجہ دفاعی صنعت، ٹیکنالوجی ٹرانسفر، مشترکہ منصوبوں اور دفاعی سازوسامان کی تیاری پر بھی مرکوز ہو رہی ہے۔ یہ شراکت داری ایسے وقت میں مضبوط ہوئی ہے جب مغربی ایشیا اسرائیل، ایران اور دیگر علاقائی تنازعات کے باعث شدید تقسیم اور غیر یقینی کا شکار ہے۔ بھارت اور متحدہ عرب امارات دونوں کسی ایک علاقائی کیمپ کا حصہ بننے کے بجائے مختلف طاقتوں کے ساتھ عملی تعلقات برقرار رکھنے کی پالیسی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ بھارت کے لیے متحدہ عرب امارات خلیج میں ایک اہم اقتصادی اور سکیورٹی پارٹنر بن چکا ہے۔ دفاعی تعاون کے ساتھ دونوں ممالک توانائی، مصنوعی ذہانت، سپر کمپیوٹنگ، میری ٹائم انفراسٹرکچر اور سرمایہ کاری میں بھی شراکت داری بڑھا رہے ہیں۔ بحری سلامتی بھی اس تعلق کا اہم ستون بنتی جا رہی ہے۔ خلیج اور آبنائے ہرمز سے بھارت کی توانائی اور تجارت کے بڑے مفادات وابستہ ہیں۔ جون میں دونوں ممالک کی قیادت نے آبنائے ہرمز کے ذریعے آزاد، محفوظ اور بلا رکاوٹ جہاز رانی اور تجارت جاری رکھنے کی اہمیت پر زور دیا تھا۔ بھارت کی حکمت عملی کا بنیادی مقصد خطے میں کسی فوجی بلاک کا حصہ بننے کے بجائے اپنی اسٹریٹجک خودمختاری برقرار رکھتے ہوئے قابل اعتماد شراکت داروں کا نیٹ ورک مضبوط کرنا ہے۔ اسی طرح امارات بھی اپنی سلامتی کے لیے صرف روایتی مغربی شراکت داروں پر انحصار کے بجائے بھارت سمیت مختلف طاقتوں کے ساتھ تعلقات کو وسعت دے رہا ہے۔ اس طرح بھارت امارات دفاعی شراکت داری ایک ایسے نئے علاقائی ماڈل کی شکل اختیار کر رہی ہے جس میں اتحاد سے زیادہ عملی تعاون، دفاعی صلاحیت، میری ٹائم سکیورٹی اور مشترکہ اقتصادی مفادات کو اہمیت حاصل ہے۔

سوشل میڈیا پر کشمیری پنڈتوں کو دھمکی آمیز خطوط

۱۹۹۰ء کی ہٹ لسٹوں کی یاد تازہ

سری نگر: جموں و کشمیر میں کشمیری پنڈتوں کو نشانہ بنانے والے مبینہ دھمکی آمیز خطوط سوشل میڈیا پر سامنے آنے کے بعد برادری میں تشویش بڑھ گئی ہے۔ اگست کے دوران سامنے آنے والے تین خطوط نے 1989-90 کے اس دور کی یاد تازہ کر دی ہے جب دہشت گرد تنظیموں کی ہٹ لسٹوں، قتل اور دھمکیوں کے درمیان تقریباً ساڑھے تین لاکھ کشمیری پنڈت وادی چھوڑنے پر مجبور ہوئے تھے۔ یہ خطوط مبینہ طور پر یونائیٹڈ لبریشن کونسل کے نام سے جاری کیے گئے ہیں، جسے پاکستان میں قائم لشکر طیبہ سے منسلک فرنٹ تنظیم بتایا گیا ہے۔ 7 اگست کے پہلے خط میں جموں و کشمیر حکومت کے محکمہ مال میں کام کرنے والے چھ کشمیری پنڈتوں کے نام اور فون نمبر شامل تھے۔ 23 اگست کو سامنے آنے والے دوسرے خط میں مزید چھ پنڈتوں کے نام اور ان کے رہائشی پتے تک شائع کیے گئے۔ 27 اگست کے تیسرے خط میں حالیہ عرصے کے دوران کشمیری پنڈتوں کے قتل اور قتل عام کے پرانے مقدمات کی دوبارہ تحقیقات کا حوالہ دیتے ہوئے سنگین دھمکیاں دی گئیں۔ جموں و کشمیر کی اسٹیٹ انویسٹی گیشن ایجنسی نے حالیہ مہینوں میں سرلا بھٹ کے اغوا، زیادتی اور قتل سمیت بعض پرانے دہشت گردی کے مقدمات کی تحقیقات دوبارہ شروع کی ہیں۔ دھمکی آمیز خطوط میں بعض پنڈتوں کو ''غدار'' قرار دیتے ہوئے ان کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ نام، موبائل نمبرز اور گھروں کے پتے عام کیے جانے کے باعث یہ معاملہ مزید سنگین ہوگیا ہے اور متاثرہ خاندانوں میں اپنی سلامتی کے حوالے سے خدشات پیدا ہوئے ہیں۔ کشمیر میں 1989-90 کے دوران دہشت گردی کے عروج پر ٹیکا لال ٹپلو، نیل کنٹھ گنجو، سروانند کول پریمی اور دیگر کشمیری پنڈتوں کو قتل کیا گیا تھا۔ بعد کے برسوں میں بھی پنڈت برادری کو نشانہ بنایا گیا۔ 1997 میں وندہامہ میں 23 پنڈتوں اور 2003 میں نادی مرگ میں 24 پنڈتوں کا قتل اسی سلسلے کے انتہائی سنگین واقعات میں شامل ہے۔ تازہ دھمکیوں نے حکومت کی جانب سے کشمیری پنڈتوں کی وادی میں محفوظ واپسی و بحالی کی کوششوں کے لیے بھی ایک نیا چیلنج پیدا کر دیا ہے۔ خدشہ ہے کہ اگر ایسی دھمکیوں کے نتیجے میں وادی میں موجود یا واپس آنے والے خاندان دوبارہ نقل مکانی پر مجبور ہوئے تو کشمیر میں معمولات زندگی کی بحالی کی کوششوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

دنیاوی مفاد کی خاطر حق کو نہ چھپاؤ

للیتا پارک میں جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کا ہفتہ واری پروگرام منعقد

نئی دہلی: جماعت اسلامی ہند، لکشمی نگر یونٹ کے تحت للیتا پارک میں ہفتہ واری پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں درسِ قرآن، درسِ حدیث اور فہمِ قرآن کے موضوعات پر اہم گفتگو ہوئی۔ پروگرام میں مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی اور قرآن و سنت کی تعلیمات کو سمجھنے اور عملی زندگی میں نافذ کرنے پر زور دیا گیا۔ پروگرام کا آغاز درسِ قرآن سے ہوا، جسے امیر مقامی فلاح الدین فلاحی نے پیش کیا۔ انہوں نے سورۂ بقرہ کی آیات 40 تا 50 کا ترجمہ اور تشریح بیان کرتے ہوئے بنی اسرائیل کو دی جانے والی اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو غیر معمولی نعمتوں سے نوازا، مگر اس کے باوجود انہوں نے ناشکری اور حق سے روگردانی کا راستہ اختیار کیا۔ فلاح الدین فلاحی نے خاص طور پر اس بات کی وضاحت کی کہ قرآنِ مجید کے نزول کے بعد اہلِ کتاب کے سامنے یہ حقیقت واضح کی گئی کہ یہ کتاب ان کے پاس موجود آسمانی تعلیمات کی تصدیق کرتی ہے، لیکن ان کے بعض علماء نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو معمولی دنیاوی فائدے کے عوض استعمال کیا اور حق کو چھپانے اور حق و باطل کو خلط ملط کرنے کا رویہ اختیار کیا۔ انہوں نے قرآن کی اس ہدایت کو نمایاں کیا کہ حق کو باطل کے ساتھ نہ ملایا جائے اور جانتے بوجھتے حق کو نہ چھپایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ قرآنِ مجید کی ان آیات کا براہِ راست خطاب بنی اسرائیل سے ہے، لیکن ان میں موجود ہدایات آج کے مسلمانوں کے لیے بھی بڑا سبق رکھتی ہیں۔ انہوں نے معاشرے میں تعویذ گنڈوں، جھاڑ پھونک اور مذہبی امور کو کاروبار بنانے کے رجحان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دین کے نام پر اللہ تعالیٰ کی آیات کو دنیاوی مفادات کے لیے استعمال کرنا اور حق و باطل کو خلط ملط کرنا انتہائی خطرناک رویہ ہے۔ درسِ قرآن میں نماز اور زکوٰۃ کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ انہوں نے کہا کہ صرف رسمی طور پر چندہ یا کسی دوسرے دینی مصرف میں رقم دینے کو زکوٰۃ سمجھ لینا درست نہیں، بلکہ ہر صاحبِ نصاب مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی زکوٰۃ کا باقاعدہ حساب کرے اور شرعی طریقے سے اسے ادا کرے۔ فلاح الدین فلاحی نے اس آیت کی طرف بھی توجہ دلائی جس میں ایسے لوگوں پر گرفت کی گئی ہے جو دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں مگر خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کی تلاوت کے ساتھ اس کی تعلیمات پر عمل بھی ضروری ہے۔ اسی طرح صبر اور نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ انہوں نے بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے نجات دلائے جانے کا واقعہ بھی تفصیل سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو آلِ فرعون کے ظلم و ستم سے نجات دی۔ ان کے بچوں کو قتل کیا جاتا اور عورتوں کو زندہ رکھا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سمندر کو شق کر کے بنی اسرائیل کے لیے راستہ بنایا اور انہیں بحفاظت گزار دیا، جبکہ فرعون اور اس کا لشکر اسی راستے میں غرق ہوگیا۔ اس واقعے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت، نصرت اور اپنی نعمتوں کو یاد رکھنے کا واضح سبق موجود ہے۔ یومِ انفاق کے موقع پر درسِ حدیث، قرآن کو سمجھنے اور سنجیدگی سے لینے کی اپیل درسِ حدیث محمد اسلم صاحب، رکن جماعت نے پیش کیا۔ انہوں نے انفاق سے متعلق حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ جماعت اسلامی ہند کی جانب سے ملک بھر میں یومِ انفاق منایا جا رہا ہے، جس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے جذبے کو عام کرنا اور مسلمانوں کو انفاق کی اہمیت کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ اس موقع پر علیم الدین صاحب نے ''فہمِ قرآن'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآنِ مجید کو محض گھروں کی تاکوں اور الماریوں میں سجا کر رکھنے کے بجائے اسے سنجیدگی سے لینا، سمجھنا اور اپنی زندگی کا رہنما بنانا ضروری ہے۔ قرآن انسان کی عملی زندگی کی رہنمائی کے لیے نازل ہوا ہے، اس لیے اس کے پیغام کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ اس موقع پر للیتا پارک سرکل کے ناظم شہروز رضا، ایڈیٹر دورِ جدید نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروگرام میں صلاح الدین احمد، امیدوارِ رکن؛ اطہر حسین انصاری، امیدوارِ رکن؛ امیر الحق قاسمی؛ ذیشان قاسمی؛ ثناء اللہ؛ تعمیر اور دیگر افراد موجود تھے۔ اس موقع پر مشارجی سمیت ایک غیر مسلم شخص نے بھی شرکت کی۔ الحمدللہ، پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ شرکاء نے پروگرام کو مفید قرار دیتے ہوئے قرآنِ مجید کو سمجھنے، نماز و زکوٰۃ کی پابندی، اللہ کی راہ میں انفاق اور قرآن و سنت کی تعلیمات کو عملی زندگی میں اختیار کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔

تیجسوی یادو کی جدوجہد کا اثر، امدادی مدارس اور سنسکرت

اسکولوں کے اساتذہ کی بقایا تنخواہیں جاری: قاری صہیب

مظفر پور: (پریس ریلیز) راشٹریہ جنتا دل کے متحرک و فعال بہار قانون ساز کونسل کے رکن قاری محمد صہیب نے ریاست کے امدادی مدارس اور سنسکرت اسکولوں کے ہزاروں اساتذہ و غیر تدریسی ملازمین کی زیر التوا تنخواہوں کی ادائیگی کے لیے قائد حزب اختلاف تیجسوی یادو کا شکریہ ادا کیا ہے۔ قاری صہیب نے کہا کہ گزشتہ کئی ماہ سے مدرسہ اور سنسکرت اسکولوں کے اساتذہ و ملازمین تنخواہوں کی عدم ادائیگی کے باعث شدید مالی بحران سے دوچار تھے اور ان کے لیے اہل خانہ کی روزمرہ ضروریات پوری کرنا بھی دشوار ہو گیا تھا۔ ایسے مشکل

معذور ایتھلیٹس کا شاندار جذبہ

ورلڈ آرچری پیرا سیریز ۲۰۲۶ء کی اختتامی تقریب میں امت شاہ ہوں گے شریک

احمد آباد کے سابرمتی ریور فرنٹ پر 5 ستمبر سے جاری ورلڈ آرچری پیرا سیریز 2026 کا آج ہوگا شاندار اختتام۔ سابرمتی ریور فرنٹ پر پیرا تیراندازوں نے نشانہ آزمایا۔ گجرات کا اقتصادی دارالحکومت احمد آباد اور خوبصورت سابرمتی ریور فرنٹ گزشتہ 5 دنوں سے بین الاقوامی کھیلوں کے شائقین کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ 5 ستمبر سے شروع ہونے والی بین الاقوامی سطح کی 'دی ہنڈائی ورلڈ آرچری پیرا سیریز' کا 9 ستمبر کو شاندار اختتام ہونے جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ اس تاریخی اور باوقار اختتامی تقریب میں مرکزی وزیر داخلہ وتعاون امت شاہ بطور مہمان خصوصی شرکت کریں گے اور فاتح پیرا تیراندازوں کو اعزاز سے نوازتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کریں گے۔ اس عالمی تیراندازی مقابلے کا آغاز 4 ستمبر 2026 کو ہوا تھا، جب مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ورچوئل طور پر اس کا باضابطہ افتتاح کیا تھا۔ افتتاح کے دوران وزیر داخلہ نے ہندوستان میں پیرا کھیلوں کے بڑھتے ہوئے اثرات، کھلاڑیوں کی جدوجہد اور حکومت کی جانب سے دی جانے والی حوصلہ افزائی کی بھرپور ستائش کی تھی۔ ان کے افتتاحی پیغام کے ساتھ ہی 5 ستمبر سے سابرمتی ریور فرنٹ پر دنیا بھر کے بہترین پیرا تیراندازوں کے درمیان تمغوں کے لیے مقابلہ شروع ہو گیا تھا۔ 5 ستمبر سے 9 ستمبر 2026 تک جاری رہنے والے اس 5 روزہ بین الاقوامی ٹورنامنٹ میں دنیا بھر کے درجنوں ممالک سے آئے سرکردہ پیرا تیراندازوں نے حصہ لیا۔ احمد آباد کا معروف سابرمتی ریور فرنٹ اس عالمی سطح کے انعقاد کا گواہ بنا، جہاں جدید بنیادی ڈھانچے اور شاندار انتظامات کے درمیان عالمی معیار کے مطابق مقابلوں کا کامیاب انعقاد کیا گیا۔ 9 ستمبر کو ہونے والی شاندار اختتامی تقریب کے لیے تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اس تقریب میں ذاتی طور پر شرکت کرتے ہوئے دنیا بھر سے آئے کھلاڑیوں، کوچز اور کھیلوں کے شائقین سے خطاب کریں گے۔ وزیر داخلہ فاتح کھلاڑیوں کو میڈلز اور ٹرافی پیش کریں گے، جس کے ساتھ ہی اس 5 روزہ کھیلوں کے میلے کا باضابطہ اختتام ہو جائے گا۔ احمد آباد میں 'ورلڈ آرچری پیرا سیریز 2026' کا کامیاب انعقاد اس بات کا ثبوت ہے کہ گجرات اب بین الاقوامی کھیلوں کے بڑے مقابلوں کے ایک اہم مرکز کے طور پر اپنی جگہ بنا چکا ہے۔ سابرمتی ریور فرنٹ پر اس طرح کے بڑے عالمی معیار کے ٹورنامنٹس کے انعقاد سے نہ صرف ریاست میں سیاحت کو فروغ مل رہا ہے۔

راہل دراوڑ کے ساتھ اپنی تیاری کے بارے میں کافی بات چیت کی ہے

دیودت پڈیکل کا سری لنکا دورہ شاندار رہا، انہوں نے دونوں ٹیسٹ میں ایک ایک سنچری بنائی اور آگے ہوم گراؤنڈ پر بارڈر۔ گاوسکر ٹرافی کے ساتھ ایک بلاک بسٹر ٹیسٹ سیزن کے ساتھ، بائیں ہاتھ کا یہ کھلاڑی نمبر تین پر اپنی جگہ پکی کرنے کے لیے بے تاب ہے

دیودت پڈیکل کا سری لنکا دورہ شاندار رہا، انہوں نے دونوں ٹیسٹ میں ایک ایک سنچری بنائی اور آگے ہوم گراؤنڈ پر بارڈر۔ گاوسکر ٹرافی کے ساتھ ایک بلاک بسٹر ٹیسٹ سیزن کے ساتھ، بائیں ہاتھ کا یہ کھلاڑی نمبر تین پر اپنی جگہ پکی کرنے کے لیے بے تاب ہے۔ دیودت پڈیکل کا سری لنکا دورہ شاندار رہا، انہوں نے دونوں ٹیسٹ میں ایک ایک سنچری بنائی اور آگے ہوم گراؤنڈ پر بارڈر۔ گاوسکر ٹرافی کے ساتھ ایک بلاک بسٹر ٹیسٹ سیزن کے ساتھ، بائیں ہاتھ کا یہ کھلاڑی نمبر تین پر اپنی جگہ پکی کرنے کے لیے بے تاب ہے۔ جیو اسٹار سے بات چیت کرتے ہوئے، پڈیکل نے اپنے موقع سے فائدہ اٹھانے، راہل دراوڑ کے ساتھ ریڈ بال کی تیاری کے بارے میں اپنی بات چیت اور کیا انہیں لگتا ہے کہ انہوں نے ٹیم میں اپنی جگہ پکی کر لی ہے، اس بارے میں اپنے خیالات شیئر کیے۔ دیودت پڈیکل نے اپنے ٹیسٹ کم بیک اور موقع کو دونوں ہاتھوں سے پکڑنے کے بارے میں بتایا ''ضرور، میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔ ظاہر ہے، ایسے موقع آسانی سے نہیں ملتے۔ یہ یقینی بنانے کے لیے بہت محنت لگتی ہے کہ آپ خود کو مسلسل بہتر بنا رہے ہیں اور اس موقع کا انتظار کر رہے ہیں۔ جیسے، پرسنلی، میں جس طرح سے بیٹنگ کر رہا تھا، اس حساب سے میں اپنے کریئر کے سب سے اچھے اسٹیج پر تھا، اس لیے میں سچ میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔'' نمبر تین پر بیٹنگ کرنے اور راہل دراوڑ اور چتیشور پجارا جیسے کھلاڑیوں کی جگہ لینے کے بارے میں انہوں نے کہا ''آخر میں، یہ میدان پر جا کر بیٹنگ کرنے کے بارے میں ہے۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں کس پوزیشن پر بیٹنگ کر رہا ہوں، میں ٹیم میں اپنا تعاون دینے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ہاں، ظاہر ہے، کئی بہترین کھلاڑی ہیں جو برسوں سے ہندوستان کے لیے نمبر تین پر کھیلے ہیں، اور مجھے یقین ہے کہ مجھ پر بہت زیادہ اور بہت زیادہ جانچ ہوگی، میرا موازنہ کریں تو میں میدان پر جا کر بس اپنا کرکٹ کھیل رہا ہوں، اور جب تک میں اس کا لطف لے رہا ہوں، مجھے لگتا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔'' ٹیسٹ بیٹنگ کے بارے میں ٹیم انڈیا کے سابق ہیڈ کوچ راہل دراوڑ کے ساتھ بات چیت پر پڈیکل نے کہا ''ظاہر ہے، میں نے پچھلے کچھ سالوں میں بیٹنگ کے معاملے میں اور وہاں لمبے وقت تک کھیلنے کے لیے کیا کرنا پڑتا ہے، اس بارے میں ان سے بہت ساری باتیں کی ہیں۔ پھر سے، یہ تیاری اور یہ سمجھنے پر واپس آتا ہے کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے ان سے جو باتیں کی ہیں، وہ ایسی ہی ہیں۔'' بمپر ہوم ٹیسٹ سیزن سے پہلے ٹیسٹ ٹیم میں اپنی جگہ پکی کرنے پر پڈیکل نے کہا ''جب تک میں رنز بنا رہا ہوں، مجھے لگتا ہے کہ اس سے ہمیشہ ٹیم کو فائدہ ہوتا ہے۔ ٹیسٹ کرکٹ سب سے آسان فارمیٹ نہیں ہے، جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں، اس لیے آپ کو دن رات اچھا پرفارم کرتے رہنا ہوگا، ہندوستانی ٹیسٹ ٹیم کی جیت کے لیے۔'' یہ بیان نوجوان ہندوستانی بلے باز دیودت پڈیکل کا ہے، انہوں نے ٹیم انڈیا کے سابق ہیڈ کوچ راہل دراوڑ کے ساتھ ٹیسٹ بیٹنگ اور طویل عرصے تک کرکٹ کھیلنے کی تیاریوں کے حوالے سے ہونے والی بات چیت کا ذکر کیا ہے۔ پڈیکل کے مطابق، انہوں نے پچھلے چند سالوں میں راہل دراوڑ سے بیٹنگ کی تکنیک، کریز پر لمبا وقت گزارنے اور میچ کی تیاری کو سمجھنے کے بارے میں کافی تفصیلی گفتگو کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ٹیسٹ کرکٹ ایک مشکل فارمیٹ ہے اور اس میں مستقل مزاجی سے پرفارم کرنے کے لیے خود کو ذہنی اور تکنیکی طور پر تیار کرنا بہت ضروری ہے۔

عمران خان کی صحت پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے: وسیم اکرم کا اظہارِ تشویش

وسیم اکرم نے کہا کہ ان کی عمران خان سے تقریباً تین سال سے بات نہیں ہوئی اور موجودہ حالات ان کے لیے انتہائی افسوسناک ہیں۔

اسلام آباد: پاکستان کے سابق کرکٹ کپتان وسیم اکرم نے سابق وزیر اعظم اور اپنے سابق کپتان عمران خان کی صحت اور جیل میں ان کی طبی دیکھ بھال کے حوالے سے تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ عمران خان مجرم قرار دیے گئے ہوں یا نہ ہوں، ان کی صحت کے تحفظ پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے۔ وسیم اکرم نے کہا کہ ان کی عمران خان سے تقریباً تین سال سے بات نہیں ہوئی اور موجودہ حالات ان کے لیے انتہائی افسوسناک ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ قانونی معاملات کا فیصلہ عدالتوں کو کرنا ہے، لیکن کسی قیدی کو مناسب طبی سہولیات فراہم کرنا بنیادی انسانی تقاضا ہے۔ انہوں نے جذباتی انداز میں کہا کہ وہ عمران خان کے بارے میں ایک سیاست دان کے طور پر نہیں بلکہ ایک ایسے شخص کی حیثیت سے بات کر رہے ہیں جو اپنے سابق کپتان اور دوست کے لیے فکرمند ہے۔ اکرم نے کہا، ''میں انہیں بہت یاد کرتا ہوں۔ وسیم اکرم نے حکومت کی جانب سے عمران خان کی صحت ٹھیک ہونے کے دعووں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کے باوجود انہیں تشویش ہے اور موجودہ حالات میں یہ جاننا مشکل ہو گیا ہے کہ اصل صورت حال کیا ہے۔ انہوں نے پاکستان میں عمران خان کی صحت کے حوالے سے مؤثر آواز اٹھائے جانے پر بھی سوال کیا۔ عمران خان کی صحت اور جیل میں ان کے حالات کے بارے میں حالیہ ہفتوں میں بین الاقوامی کرکٹ شخصیات کی جانب سے بھی آوازیں اٹھائی گئی ہیں۔ 22 سابق اور موجودہ بین الاقوامی کپتانوں نے وزیر اعظم شہباز شریف کو خط لکھ کر عمران خان کے لیے مناسب طبی سہولیات اور انسانی سلوک کا مطالبہ کیا ہے۔ آسٹریلوی کپتان پیٹ کمنز اور ویسٹ انڈیز کے سابق کپتان برائن لارا بھی اس مطالبے کی حمایت کر چکے ہیں۔ پاکستان کے سابق کرکٹر جاوید میانداد، معین خان اور رمیز راجہ بھی عمران خان کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کر چکے ہیں۔ عمران خان کے بیٹوں سلیمان اور قاسم خان نے بھی اپنے والد کی صحت اور جیل کے حالات پر سنگین خدشات ظاہر کیے ہیں، جبکہ پاکستانی حکام قیدی کے ساتھ بدسلوکی کے الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہیں مناسب طبی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ وسیم اکرم کا کہنا تھا کہ سیاسی اور عدالتی اختلافات اپنی جگہ، لیکن عمران خان کی صحت اور انسانی وقار کا تحفظ ہر صورت یقینی بنایا جانا چاہیے۔ پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان اور مایہ ناز فاسٹ بولر وسیم اکرم نے جیل میں قید سابق وزیر اعظم عمران خان کی صحت پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا ادارے دی ایتھلیٹک کو دیے گئے ایک حالیہ انٹرویو میں وسیم اکرم کا کہنا تھا کہ سیاسی اور عدالتی معاملات اپنی جگہ، لیکن عمران خان کی صحت پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے۔ وسیم اکرم نے کہا کہ عمران خان ان کے بہترین دوست اور مینٹور (رہنما) ہیں اور وہ انہیں بہت یاد کرتے ہیں۔

پاکستان کو ایشیا کپ کے سیمی فائنل میں پہنچانے والی

نشرہ سندھو میدان پر کوہلی کے برانڈ کا جوتا پہنے نظر آئیں

پلیئر آف دی میچ کا ایوارڈ جیتنے والی نشرہ سندھو راٹ کوہلی کے برانڈ 'ون 8' کے جوتے پہن کر کھیل رہی تھیں، جنہیں کوہلی نے کچھ ہی وقت قبل لانچ کیا تھا۔ ویمنز ایشیا کپ میں پاکستان کی کچھ کھلاڑی وراٹ کوہلی کے برانڈ 'ون 8' کے جوتے پہن کر کھیل رہی ہیں، جن کی تصاویر سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر وائرل ہو رہی ہے۔ پیر (7 ستمبر) کو ہوئے مقابلہ میں پاکستانی خاتون ٹیم نے ہانگ کانگ کو شکست دے کر سیمی فائنل میں جگہ بنالی ہے۔ اس میچ میں نشرہ سندھو کو پلیئر آف دی میچ ایوارڈ ملا، کیونکہ انہوں نے 6 وکٹیں حاصل کی تھیں۔ گروپ اے سے سیمی فائنل میں پہنچنے والی دوسری ٹیم ہندوستان ہے۔ ویمنز ایشیا کپ کے 11 ویں مقابلے میں پاکستان نے پہلے بلے بازی کرتے ہوئے 143 رنز بنائے تھے۔ سلامی بلے باز شوال ذوالفقار نے 47 رنز بنائے تھے۔ ہدف کا پیچھا کرتے ہوئے ہانگ کانگ کی پوری ٹیم 71 رنز پر سمٹ گئی۔ نشرہ سندھو نے 4 اوورس میں 7 رنز دے کر 6 وکٹیں حاصل کیں۔ پاکستان نے یہ میچ 72 رنز سے جیت لیا۔ اس میچ میں پلیئر آف دی میچ کا ایوارڈ جیتنے والی نشرہ سندھو راٹ کوہلی کے برانڈ کے جوتے پہن کر کھیل رہی تھیں، جنہیں کوہلی نے کچھ ہی وقت قبل لانچ کیا تھا۔ واضح رہے کہ اس برانڈ کے جوتوں کو خاص طریقے سے تیار کیا گیا ہے، جس میں ایتھلیٹس اور جدید کرکٹرس کی ضرورت کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ خواتین ایشیا کپ میں پاکستان کا سیمی فائنل سری لنکا کے ساتھ ہوگا۔ سری لنکا گروپ بی میں سرفہرست رہا، جس نے اپنے تینوں میچ جیتے ہیں۔ ہندوستان سیمی فائنل میں پہنچنے والی پہلی ٹیم تھی، حالانکہ اس کا مقابلہ کس ٹیم کے ساتھ ہوگا، یہ ابھی طے نہیں ہوا ہے۔ دراصل گروپ بی کی دوسری سیمی فائنلسٹ ٹیم ابھی طے نہیں ہوئی ہے، جس سے ہندوستان کا مقابلہ ہوگا۔ آج خواتین ایشیا کپ میں بنگلہ دیش اور یو اے ای کے درمیان میچ ہے، جس کی فاتح ٹیم سیمی فائنل میں ہندوستانی ٹیم سے مقابلہ کرے گی۔ پاکستان ویمنز کرکٹ ٹیم کی بائیں ہاتھ کی اسپنر نشرہ سندھو ویمنز ایشیا کپ 2026 کے دوران بھارتی اسٹار کرکٹر وراٹ کوہلی کے مشہور برانڈ One8 کے جوتے پہنے ہوئے میدان میں نظر آئیں، جس نے سوشل میڈیا پر شائقین کرکٹ کی بھرپور توجہ حاصل کر لی ہے۔ ہانگ کانگ کے خلاف دبئی میں کھیلے گئے اس اہم میچ میں نشرہ سندھو نے تباہ کن بولنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے 4 اوورز میں محض 7 رنز دے کر 6 وکٹیں حاصل کیں۔

چیک باؤنس کیس، راجپال یادو نے

ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں دی چیلنج، ۱۵ ستمبر کو اگلی سماعت

نئی دہلی: یہ قانونی تنازع 2010 کا ہے، جب راجپال یادو نے اپنی پہلی ہندی فلم 'اتا پتا لاپتا' بنانے کے لیے دہلی کی کمپنی مُرلی پروجیکٹس پرائیویٹ لمیٹڈ سے تقریباً 5 کروڑ روپے کا قرض لیا تھا۔ وقت پر ادائیگی نہ ہونے اور سود بڑھنے کے باعث یہ رقم تقریباً 9 کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔ راجپال یادو اب تک کمپنی کو 4 کروڑ 25 لاکھ روپے ادا کر چکے ہیں، تاہم باقی رقم اور جرمانے کو لے کر تنازع عدالت میں چلتا رہا۔ چیک باؤنس کیس میں دہلی ہائی کورٹ کی جانب سے 10 ستمبر تک سرینڈر کرنے کے حکم کے خلاف بالی ووڈ اداکار راجپال یادو نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ اداکار نے ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ میں خصوصی اجازت کی درخواست (SLP) دائر کی ہے۔ سپریم کورٹ نے ابتدائی سماعت کے دوران متعلقہ فریق مُرلی پروجیکٹس پرائیویٹ لمیٹڈ کو نوٹس جاری کر کے جواب طلب کیا ہے۔ عدالت اس درخواست پر 15 ستمبر کو اگلی سماعت کرے گی۔ اس کے ساتھ ہی سپریم کورٹ نے راجپال یادو کو ہدایت دی ہے کہ وہ کل تک سپریم کورٹ کی رجسٹری میں 5 کروڑ روپے جمع کرائیں۔ عدالت نے کہا ہے کہ رقم جمع کرانے کی صورت میں فی الحال انہیں جیل نہیں جانا پڑے گا۔ اس سے قبل دہلی ہائی کورٹ کی جسٹس سوارن کانتا شرما کی بنچ نے راجپال یادو کی سزا کو برقرار رکھتے ہوئے انہیں 10 ستمبر تک سرینڈر کرنے کا حکم دیا تھا۔

ہائی کورٹ نے راجپال یادو کے خلاف درج تمام 7 مقدمات میں انہیں 3، 3 ماہ کی سادہ قید کی سزا سنائی تھی، جو ایک ساتھ چلنی تھی۔ ہر معاملے میں 1.05 کروڑ روپے کا جرمانہ بھی عائد کیا گیا تھا۔ ان کی اہلیہ رادھا راجپال یادو پر بھی ہر معاملے میں 5، 5 لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا تھا۔ عدالت نے کہا تھا کہ صرف اداکار یا فلمی شخصیت ہونے کی بنیاد پر قانون میں کسی کو خصوصی رعایت نہیں دی جا سکتی۔ یہ قانونی تنازع 2010 کا ہے، جب راجپال یادو نے اپنی پہلی ہندی فلم 'اتا پتا لاپتا' بنانے کے لیے دہلی کی کمپنی مُرلی پروجیکٹس پرائیویٹ لمیٹڈ سے تقریباً 5 کروڑ روپے کا قرض لیا تھا۔ وقت پر ادائیگی نہ ہونے اور سود بڑھنے کے باعث یہ رقم تقریباً 9 کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔ راجپال یادو اب تک کمپنی کو 4 کروڑ 25 لاکھ روپے ادا کر چکے ہیں، تاہم باقی رقم اور جرمانے کو لے کر تنازع عدالت میں چلتا رہا۔ ہائی کورٹ کے سخت موقف کے بعد راجپال یادو نے سوشل میڈیا پر ایک جذباتی پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان کی مالی حالت ٹھیک نہیں ہے اور ان کے پاس جیل جانے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں بچا ہے۔ ان کی اس مشکل گھڑی میں کئی لوگوں نے مدد کا ہاتھ بڑھایا۔

بگ باس ۲۰ ؍میں میری کوم اور ریتی تیواری کے درمیان تلخ بحث

ریتی کہتی ہیں، ''برتن کی ڈیوٹی میری ہی ہے، لیکن اب میں چائے بنا رہی ہوں۔'' اس پر میری ان سے پوچھتی ہیں، ''چائے بنانے میں کتنا وقت لگتا ہے؟

نئی دہلی: ریتی کہتی ہیں، ''برتن کی ڈیوٹی میری ہی ہے، لیکن اب میں چائے بنا رہی ہوں۔'' اس پر میری ان سے پوچھتی ہیں، ''چائے بنانے میں کتنا وقت لگتا ہے؟'' میری کا یہ سوال ریتی کو پسند نہیں آتا اور وہ میری سے ہی چائے بنانے کے لیے کہہ دیتی ہیں۔ اس کے بعد ماحول مزید گرم ہو جاتا ہے۔ بگ باس 20 کے گھر میں عام طور پر برتن، کھانا اور چائے جیسے روزمرہ کے کام ہی کئی بار بڑی لڑائی کی وجہ بن جاتے ہیں اور اس بار بھی کچھ ایسا ہی ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ آنے والی قسط کے پرومو میں 6 بار کی عالمی چیمپئن باکسر میری کوم اور بھوجپوری سپر اسٹار روبی جے پی رکن پارلیمنٹ منوج تیواری کی بیٹی ریتی تیواری کے درمیان کچن کے کام کو لے کر تلخ بحث دیکھنے کو ملے گی۔ چینل کی جانب سے شیئر کیے گئے پرومو میں میری کوم، اسکاؤٹ او پی سے پوچھتی ہیں کہ ان کے ساتھ اور کس کو برتن دھونے کی ڈیوٹی دی گئی ہے۔ قریب کھڑی ریتی بتاتی ہیں کہ برتن دھونا ان ہی کی ڈیوٹی ہے، لیکن اس وقت وہ گھر کے تمام افراد کے لیے چائے بنا رہی ہیں۔ ریتی کہتی ہیں، ''برتن کی ڈیوٹی میری ہی ہے، لیکن اب میں چائے بنا رہی ہوں۔'' اس پر میری ان سے پوچھتی ہیں، ''چائے بنانے میں کتنا وقت لگتا ہے؟'' میری کا یہ سوال ریتی کو پسند نہیں آتا اور وہ میری سے ہی چائے بنانے کے لیے کہہ دیتی ہیں۔ اس کے بعد ماحول مزید گرم ہو جاتا ہے۔ 'میرے بارے میں پیٹھ پیچھے باتیں مت کیجیے'۔ ریتی، میری کوم سے کہتی ہیں، ''مجھے معلوم ہے کہ مجھے کیا کرنا ہے۔ میں آپ کی بہت عزت کرتی ہوں، لیکن میرے بارے میں پیٹھ پیچھے باتیں مت کیجیے۔'' ریتی کی بات سن کر میری بھی جواب دینے سے پیچھے نہیں ہٹتیں۔ وہ کہتی ہیں، ''پوری دنیا مجھے جانتی ہے۔ آپ کون ہیں، میں نہیں جانتی۔'' میری کوم کا یہ جواب سن کر ریتی غصے میں کہتی ہیں کہ پوری دنیا میری کوم کا ایک الگ روپ بھی دیکھے گی۔ پرومو سامنے آنے کے بعد ناظرین یہ جاننے کے لیے بے تاب ہیں کہ دونوں کے درمیان ہونے والی یہ بحث آگے کہاں تک جاتی ہے اور کیا آنے والی قسط میں معاملہ مزید بڑھتا ہے۔ 'بگ باس 20' کا آغاز 6 ستمبر سے ہوا ہے۔ اس بار شو کے گھر میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی 16 معروف شخصیات نظر آ رہی ہیں۔ میری کوم اور ریتی تیواری کے علاوہ کنیکا مان، ماہی وِج، کشال ٹنڈن، امن گاندھی، ایشا رکھی، اریشفا خان، قاضی توقیر، آصف خان، آمر پالی دوبے، ادیتی سنگھ، تنے سنگھ یعنی اسکاؤٹ او پی، روہٹر خان، ینگ ڈی ایس اے اور لو گل بھی شو کا حصہ ہیں۔ یہ شو کلرز ٹی وی پر نشر ہو رہا ہے اور اسے جیو ہاٹ اسٹار پر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

ارشی، زیدان، اکشت اور ہردیان نے

زیادہ سے زیادہ چمپئن شپ پوائنٹس حاصل کیا

لیپ فراگ ریسنگ کی نمائندگی کرنے والی ارشی نے چند روز قبل چوتھے راؤنڈ کی طرح اس بار بھی پری فائنل اور فائنل دونوں ریس میں بہ آسانی کامیابی حاصل کی۔ فرید آباد کی 9 سالہ ارشی گپتا نے ایک بار پھر اپنی صلاحیت اور پُراعتماد انداز کا مظاہرہ کرتے ہوئے اتوار کو یہاں میکو کارٹوپیا میں میکو-ایف ایم ایس سی آئی انڈین نیشنل کارٹنگ چمپئن شپ آر ایم سی انڈیا ۲۰۲۶ء کے پانچویں راؤنڈ میں منی میکس کلاس کے دونوں پوائنٹس اسکورنگ مقابلے جیت کر زیادہ سے زیادہ چمپئن شپ پوائنٹس حاصل کئے۔ لیپ فراگ ریسنگ کی نمائندگی کرنے والی ارشی نے چند روز قبل چوتھے راؤنڈ کی طرح اس بار بھی پری فائنل اور فائنل دونوں ریس میں آرام سے کامیابی حاصل کی۔ فائنل میں انہوں نے مسلسل ۸ ؍تیز ترین لیپس بھی مکمل کئے۔ بنگلور کے پیریگرین ریسنگ کے ساتھی کھلاڑی زیدان ارشان انیس نے مائیکرو میکس اور اکشت مشرا نے سینئر میکس کلاس میں، جبکہ پونے کے ہردیان ساندھیا نے کریسٹ موٹر سپورٹس کی جانب سے جونیئر میکس کلاس میں پری فائنل اور فائنل جیت کر زیادہ سے زیادہ چیمپئن شپ پوائنٹس حاصل کئے۔ دن کے تقریباً تمام سیشنوں میں ٹکراؤ اور تصادم دیکھنے کو ملے، جس سے مقابلوں میں جوش بڑھ گیا۔ اس دوران ارشی منی میکس کی دونوں ریس میں حریفوں پر مکمل طور پر حاوی رہیں۔ منی میکس فائنل میں کوئمبٹور کے شونیل کارتیکین نے جو ہندوستان کے پہلے فارمولا ون ڈرائیور نرائن کارتیکین کے بیٹے ہیں، میدان میں کئی حریفوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے تیسری پوزیشن حاصل کی لیکن وہ ارشی کے پیچھے دوسرے مقام پر رہنے والے بنگلور کے ردھان انیل کمار کو پیچھے نہ چھوڑ سکے۔ زیدان نے ریس کے آغاز میں برتری حاصل کرنے کے بعد مسلسل رفتار برقرار رکھی اور تعاقب کرنے والے گروپ سے دور نکل گئے۔ اس گروپ میں چوتھے راؤنڈ کے فاتح کولہاپور کے آیانش پاٹل اور گڑگاؤں کے رودر پرتاپ سنگھ شیخاوت بھی شامل تھے۔ دونوں نے اتوار کو دو ریس میں پوڈیم پر جگہ بنائی۔ جونیئر میکس میں چنئی کے روایتی طور پر مضبوط امیدوار ریوان دیو پرتم کوئی ریس نہیں جیت سکے، وہ پری فائنل میں چوتھے اور فائنل میں دوسرے نمبر پر رہے۔ سینئر کلاس میں ۲۳ ؍کارٹس کے گرڈ کے باعث اکشت مشرا نے ابتدائی لیپس میں حریفوں کے دباؤ کو روکنے کے بعد پری فائنل اور فائنل دونوں جیت لیے۔

فلم 'مرزاپور: دی موووی' عالمی باکس آفس پر ۱۷۵ ؍کروڑ سے تجاوز کر گئی

علی فضل، دویندو اور پنکج ترپاٹھی کی اداکاری سے سجی فلم ''مرزاپور: دی موووی'' نے عالمی باکس آفس پر پانچویں روز ۱۷۵ ؍کروڑ روپے کا ہندسہ عبور کر لیا ہے۔

علی فضل، دویندو اور پنکج ترپاٹھی کی اداکاری سے سجی فلم ''مرزاپور: دی موووی'' نے عالمی باکس آفس پر پانچویں روز ۱۷۵ ؍کروڑ روپے کا ہندسہ عبور کر لیا ہے۔ تجارتی اندازوں کے مطابق فلم نے ریلیز کے صرف پانچ دن میں دنیا بھر میں ۱۷۶ء۶۷ ؍کروڑ روپے کا مجموعی کاروبار کر لیا ہے۔ ۴ ؍ستمبر ۲۰۲۶ء کو سنیما گھروں میں ریلیز ہونے والی ''مرزاپور: دی موووی''، ۲۰۱۸ء میں شروع ہونے والی مقبول اسٹریمنگ سیریز ''مرزاپور'' کی دنیا کو پہلی مرتبہ بڑے پردے پر لے کر آئی ہے۔ یہ سیریز تین سیزنز کے ساتھ بھارت کی کامیاب ترین اوٹی ٹی فرنچائزز میں شامل ہو چکی ہے۔ ٹریڈ ٹریکنگ ویب سائٹ سیکنلک کے مطابق فلم نے ہندوستان میں پہلے دن ۳۰ء۹۰ ؍کروڑ روپے گراس کمائے۔ دوسرے روز یعنی ہفتہ کو فلم کی کمائی ۳۸ء۴۰ ؍کروڑ روپے رہی جبکہ اتوار کو اس نے ۴۳ء۵۰ ؍کروڑ روپے کا کاروبار کیا۔ اس طرح فلم نے ابتدائی ویک اینڈ کے دوران ہی گھریلو باکس آفس پر ۱۰۰ ؍کروڑ روپے کا ہندسہ عبور کر لیا۔ پانچویں روز فلم نے بیرونِ ملک مارکیٹ سے مزید ۵۰ء۳ ؍کروڑ روپے گراس کمائے، جس کے بعد اس کی مجموعی اوورسیز کمائی ۲۷ ؍کروڑ روپے ہو گئی ہے۔ ہندوستان اور بیرونِ ملک کی آمدنی کو ملا کر فلم کا پانچ روزہ عالمی مجموعی کلیکشن ۱۷۶ء۶۷ ؍کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ فلم میں ''مرزاپور'' کی وہی بے رحم اور خونریز دنیا دکھائی گئی ہے، جہاں اقتدار کی جنگ گولیوں، دھوکے اور خونی دشمنیوں کے درمیان جاری رہتی ہے۔ فلم کی کہانی ۲۰۱۸ء کے پس منظر میں ترتیب دی گئی ہے اور اس میں سیریز کے پہلے سیزن سے جڑے ایک ایسے ان کہے باب کی جھلک دکھائی گئی ہے جسے پہلے پردے پر نہیں لایا گیا تھا۔ ''مرزاپور: دی موووی'' میں رسیکا دُگل، شریا پلگاؤنکر، شویتا ترپاٹھی اور ابھیشیک بنرجی نے سیریز میں اپنے سابقہ کردار دوبارہ ادا کیے ہیں۔ فلمی ورژن میں جتیندر کمار نے ببلو پنڈت کے کردار میں وکرانت میسی کی جگہ لی ہے۔ اس کے علاوہ روی کشن اور سونل چوہان کو فلم کی نئی کاسٹ میں شامل کیا گیا ہے۔ ''مرزاپور: دی موووی'' کو امیزون ایم جی ایم اسٹیوڈیوز اور ایکسل اینٹرٹینمنٹ نے پیش کیا ہے۔ فلم کی ابتدائی پانچ روز کی عالمی کمائی نے اسے بھارتی سینما کی حالیہ کامیاب فلموں میں نمایاں مقام دلا دیا ہے۔ فلم نے اپنی ریلیز کے صرف ۵ دنوں میں دنیا بھر سے ۱۷۶ء۶۷ ؍کروڑ روپے کا شاندار بزنس کیا ہے۔ اس فلم میں علی فضل، پنکج ترپاٹھی اور دویندو (منا بھیا) نے اپنی اداکاری کے جوہر دکھائے ہیں۔ تازہ ترین تجارتی اعداد و شمار کے مطابق، اس فلم نے اپنی ریلیز کے صرف ۵ دنوں میں دنیا بھر سے ۱۷۶ء۶۷ کروڑ روپے کا شاندار مجموعی بزنس کر کے ۱۷۵ کروڑ کا سنگ میل عبور کیا ہے۔ گرمیت سنگھ کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم میں علی فضل، پنکج ترپاٹھی اور دیویندو کی جاندار اداکاری کو شائقین بے حد پسند کر رہے ہیں۔